تعلموا النحو كما تعلمون السنن والفرائض



سوالاً جواباً

مع حل تمارین جدید



اعداد ابو محمد عبد الغفار بن عبد الخالق

متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

نظر ثانی

شیخ الحدیث عبدالوحید ؒ مولانا رحمت اللہ شاکر ﷾



دار القدس

مکتبہ سید الشہداء
ابو محمد عبد الغفار بن عبد الخالق
شیخ مدرسہ [illegible]

کتاب

ھدایۃ النحو

اعداد ابو محمد عبد الغفار بن عبد الخالق
اشاعت اگست ۲۰۱۸ء
ناشر دار القدس

ملنے کا پتا
دار القدس
ڈسٹری بیوٹرز اینڈ پبلیشرز
اردو بازار لاہور 0321-7475072

فہرس





انتساب

تمام مشفق اساتذہ کرام (حفظہم اللہ) خصوصاً شیخ الحدیث والتفسیر مولانا عبدالحمید محدث ہزاروی (حفظہ اللہ) محدث زماں بخاری وقت مولانا حافظ عبدالمنان محدث نورپوری (رحمہ اللہ) جن کے خرمن علم سے خوشہ چینی نصیب ہوئی اور مشفق والدین جن کی خصوصی توجہ، تربیت اور دعاؤں سے یہ بندہ ناچیز اس قابل ہوا۔

کتبہ

ابومحمد عبدالغفار بن عبدالخالق (عفی اللہ عنہ)

متعلم : مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

سابق مدرس: الجامعۃ الحرمین الحدیث

تقریظ

از : مولانا رحمت اللہ شاکر (حفظہ اللہ)

فاضل مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث

اللہ خالق و مالک ہے، جس نے کائنات کا اتنا بڑا نظام ترتیب دیا اور اس کو چلانے کا پورا بندوبست فرمایا ہر مخلوق کی ضروریات کا پورا خیال کرتے ہوئے اس کا وافر ذخیرہ زمین میں رکھا، تمام مخلوقات میں سے انسان اشرف ہے، اس کو جسمانی ضروریات کے ساتھ ساتھ اپنے خالق و مالک کی پہچان کے لیے ہدایت وراہنمائی کی ضرورت تھی جو اس کے مقصد تخلیق کو واضح کردے اس کیلئے آسمان سے وحی نازل فرمائی جو قرآن وحدیث کے مجموعے کا نام ہے، اور اس کو اتنا آسان بنا دیا کہ ہر انسان اس سے اپنی ضرورت کی حد تک معمولی سی کوشش سے استفادہ کرسکتا ہے لیکن اس میں رسوخ ومہارت پیدا کرنے کیلئے عربی زبان کے قواعد وضوابط کو سمجھنا ضروری ہے تاکہ اہل علم کو قرآن وسنت کی صحیح معرفت حاصل ہو اور اس کی روشنی میں لوگوں کی راہنمائی کرسکیں لہٰذا دین کے طالب علم کیلئے مختلف علوم وفنون مثلاً نحو، صرف، اصول حدیث وغیرہ میں کافی حد تک مہارت ضروری ہے عربی زبان میں یہ ذخیرہ وافر موجود ہے، ان کے تراجم اور شروحات مارکیٹ میں دستیاب ہیں جن سے کافی حد تک معاملہ آسان ہوگیا چونکہ آئے دن سہولت در سہولت کی تلاش جاری ہے لہٰذا اس مقصد کے تحت ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق (متعلم: مدینہ یونیورسٹی) نے ''اطیب المنح'' اور ''هداية النحو'' کو سوالاً جواباً تحریر کردیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے مزید دین حنیف کی خدمت کا شرف بخشے کتاب وسنت کے معاون علوم وفنون کی خدمت کے ساتھ ساتھ اصل علم قرآن وحدیث کی خدمت کا شرف بھی نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین

کتبہ: رحمت اللہ شاکر

فاضل مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث

تقریظ

از: مولانا خواجہ محمد عدنان (حفظہ اللہ)

مدیر و شیخ الحدیث الجامعۃ الحرمین اہلحدیث

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ امابعد!

علم نحو کی اہمیت کسی سے مخفی نہیں ہے، اس کو سمجھے بغیر قرآن و حدیث کو سمجھنا مشکل ہے۔ قرآن و حدیث کو سمجھنے کیلئے جس قدر اس علم کی ضرورت ہے یہی اس کی فضیلت کیلئے کافی ہے اس لحاظ سے علم نحو کی خدمت درحقیقت قرآن و حدیث کی خدمت ہے۔

ہمارے ہاں سالہا سال سے نحو کی مشہور کتاب "ھدایۃ النحو" شامل نصاب ہے، طلبہ کی سہولت کے پیش نظر ہمارے مخلص اور فاضل بھائی "ابو محمد عبد الغفار بن عبد الخالق صاحب" (معلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب) نے انتہائی علمی اور عمدہ انداز میں "ھدایۃ النحو" کتاب کا اردو خلاصہ سوالا جوابا لکھ کر معلمین اور متعلمین کو خوش کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اس میدان میں مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اس قسم کے علمی جواہرات سے طلبہ کے دامن کو مالا مال کرتے رہیں۔

آمین یارب العالمین

کتبہ: خواجہ محمد عدنان (حفظہ اللہ)

مدیر و شیخ الحدیث: الجامعۃ الحرمین اہلحدیث



تقریظ

از: محمد یحییٰ شاھین صاحب (حفظہ اللہ)

فاضل مدرس: الجامعۃ الحرمین اہلحدیث

الحمدللّٰہ وحدہ والصلٰوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد!

ماہ جولائی کے اس شدید گرم موسم میں لکھنا منقطع کیا ہوا ہے پر دل کا کیا کیا جائے مدینت سے ہماری الفت ہے ہی بہت زیادہ، مدینہ ہماری محبتوں، راحتوں کا مرکز ہے، مدینہ مسکن خیر الانام ہے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں دیار نبی ﷺ میں رہنا نصیب ہو جائے، کیا کہنے ان طالب علموں کے جو جوار رحمت میں کتاب وسنت کا لازوال علم حاصل کر رہے ہیں۔

انہی موتیوں کی لڑی کا ایک نگینہ الجامعۃ الحرمین کے سابق مدرس ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق (متعلم: مدینہ یونیورسٹی) ہیں جنہوں نے خواہش کی کہ موصوف کی کتاب ''ھدایہ النحو سوالاً جواباً'' پر ایک نظر ہو جائے اور چند سطور لکھ دی جائیں لہذا انکار ممکن نہ تھا کیونکہ میرا ایمان ہے کہ شہر رسول ﷺ سے وابستہ ہر چیز سے محبت خود آقا ﷺ سے محبت ہے۔

موصوف مدینہ یونیورسٹی کے انتہائی ذہین، ہونہار، محنتی طالب علم ہیں دو کتب ''شرح مائۃ عامل سوالاً جواباً اور اطیب المنح سوالاً جواباً'' پہلے لکھ چکے ہیں، اللہ تعالیٰ زور قلم اور زیادہ کرے! آمین

دعا ہے اللہ تعالیٰ ''اردو خلاصہ ھدایۃ النحو سوالاً جواباً'' کو سند قبولیت عطا فرمائے اور موصوف، ان کے والدین اور اساتذہ وجملہ معاونین کیلئے ذخیرہ آخرت وذریعہ نجات بنائے، اور الجامعۃ الحرمین کے تمام اساتذہ وطلباء خصوصا الشیخ عبدالودود بن عبدالخالق برادر اکبر ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق کو تادم آخر دین حنیف کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین

العبدالفقیر: محمد یحییٰ شاھین

خادم الجامعۃ الحرمین اہلحدیث

تقریظ

از: مولانا یٰسین ہزاروی (حفظہ اللہ)

فاضل مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

اللہ تعالیٰ نے اپنی مبارک کتاب (قرآن مجید) کو مخدومانہ شان سے نوازا ہے، باقی جتنے علوم ہیں وہ سب خادم کی حیثیت سے ہیں، ہمارے سلف صالحین کی یہ کوشش رہی ہے کہ اللہ کی مبارک کلام کی کسی بھی قسم کی خدمت کو اپنے لیے سعادت سمجھا ہے۔

انہی سعادت مندوں میں سے ہمارے عزیزم مولانا ابومحمد عبدالغفار بن عبدالخالق صاحب (متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب) ہیں، جنہوں نے علم نحو کی مشہور کتاب "ھدایۃ النحو" جو کہ پاک ہند کے مدارس عربیہ کے نصاب میں شامل ہے، کی تسہیل سوالاً جواباً کے طرز پہ تالیف کی ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ کسی کتاب کو حل کرنے اور سمجھنے کیلئے سوال و جواب کا انداز ایک مؤثر طریقہ ہے اس لیے موصوف نے اس کتاب میں سوال و جواب کا طریقہ اپنایا ہے، اس سے پہلے موصوف نے شرح مائۃ عامل کی تسہیل بھی سوال و جواب کی شکل میں تحریر کی ہے جو طلبہ کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی زندگی میں برکتیں نازل فرمائے اور دین حنیف کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور قبولیت سے نوازے۔

آمین یارب العالمین

کتبہ یٰسین ہزاروی

فاضل مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث

تقریظ

از: عبداللہ بن حافظ عبدالمنان نورپوری (ﷺ)

متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ امابعد!

عربی زبان بولنے، لکھنے اور سمجھنے میں نحو کو خاص اہمیت حاصل ہے، یہی وجہ ہے کہ علم نحو میں مہارت رکھنے والے علماء نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق کتب تحریر کیں اور مدارس نے انہیں اپنے نصاب کی زینت بنایا انہی کتابوں میں سے ایک اہم کتاب ''ھدایۃ النحو''ہے، جو پاک وہند میں سالہا سال سے داخل نصاب ہے۔

طلبہ کی سہولت کے پیش نظر ہمارے مخلص اور فاضل بھائی ''ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق صاحب''(متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب) نے انتہائی علمی اور عمدہ انداز میں اس کا اردو خلاصہ سوالا جوابا لکھ کر معلمین اور متعلمین کیلئے تسہیل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اس میدان میں مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اس قسم کے علمی جواہرات سے طلبہ کے دامن کو مالا مال کرتے رہیں۔

آمین یارب العالمین

کتبہ: عبداللہ بن حافظ عبدالمنان نورپوری

(متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب)

مقدمہ از: مصنف

الحمد للّٰہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ امابعد!

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی زبان خالص عربی ہے، اور اس کے جملہ احکام خالص عربی میں ہیں اور ان کو حاصل کرنے کیلئے دیگر علوم کی طرح علم نحو امتیازی حیثیت رکھتا ہے، زمانہ قدیم سے علماء کرام نے اس فن میں بہت زیادہ کتب تحریر کی اور بہت سو نے ان کی شروحات لکھی گئی، ایک کتب تو ایسی ہیں جن کی بیسیوں شروحات لکھی جا چکی ہیں، لیکن اس کے باوجود ہر شرح کے بعد مزید کام کی ضرورت پڑتی ہے، تو اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بندہ ناچیز نے نحو کی ابتدائی کتاب (هداية النحو) کو سوال وجواب کی شکل دے دی تاکہ قواعد کو سمجھنے میں آسانی ہو کیونکہ سوال وجواب کی صورت میں بات زیادہ ذہن نشین ہوتی ہے۔

اس کتاب کو مزید بہتر بنانے کیلئے راقم الحروف نے دیگر کتب کے ساتھ ساتھ خاص طور پر ''ضیاء النحو'' سے بھی استفادہ کیا، اللہ تعالیٰ اس کوشش کو کامیاب بنائے۔ آمین

اور یہ اللہ احکم الحاکمین کا خصوصی کرم ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اپنے اس بندہ ناچیز سے اپنے دین کا ادنی سا کام لے لیا ورنہ میں اس قابل کہاں تھا کہ یہ کام کر سکتا۔

اور اس کتاب کو سوال وجواب کی صورت میں پیش کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے کیونکہ یہ کتاب وسنت کے احکام سمجھنے کا ذریعہ ہے۔

میں اپنے تمام معاونین کا انتہائی مشکور ہوں خصوصاً الشیخ عبدالوحید ساجد (حفظہ اللہ) شیخ الحدیث: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث اور الشیخ رحمت اللہ شاکر (حفظہ اللہ) فاضل مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث جنہوں نے اپنی قیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر کتاب کو حرف بحرف پڑھا اور مختلف مقامات پر اصلاح فرمائی اور قدم قدم پر مفید مشوروں سے نوازا اور میں مولانا عثمان (حفظہ اللہ) مدیر: ''مکتبہ نعمانیہ'' کا بھی بہت زیادہ مشکور ہوں جنہوں نے اس

کتاب کو طبع کر کے قارئین کی نظر کیا اور دیگر حضرات کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے کسی بھی لحاظ سے حوصلہ افزائی کی اللہ تعالیٰ ان سب کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے، اور ان سب سے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے۔

اور آخر میں اپنے محسن استاذ الشیخ خواجہ محمد عدنان بن فضیلۃ الشیخ مولانا خواجہ محمد قاسم صاحب (مدیر وشیخ الحدیث: الجامعۃ الحرمین اہلحدیث) کا بھی انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے دور طالب علمی میں تدریس کا شوق دلا کر مجھے آج اس قابل بنایا کہ میں نے یہ کام کیا۔

معزز قارئین سے گزارش ہے کہ دوران مطالعہ جہاں بھی سہو پائیں تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اصلاح کی جا سکے۔

اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور اس کا نفع عام کر دے اور اس کو میرے اور تمام معاونین کیلئے توشہ آخرت بنا دے۔

کتبہ: ابو محمد عبد الغفار بن عبد الخالق

متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

سابق مدرس: الجامعۃ الحرمین اہلحدیث

ابتدائی باتیں

سوال:......هداية النحو کے مصنف کا کیا نام ہے؟

جواب:......هداية النحو کے مصنف کا نام ابوحیان سراج الدین عثمان اودہی ہے۔

سوال:......هداية النحو سے کیا مراد ہے؟

جواب:...... هداية النحو سے مراد نحو کا راستہ دکھانا ہے۔

سوال:......هداية النحو کی خصوصیات کیا ہیں؟

جواب:......هداية النحو نحو کی انتہائی مختصر اور منضبط کتاب ہے، اس میں نحو کے اہم مسائل (مقاصد) کافیہ کی ترتیب پر ہیں، اس میں تمام قواعد کو بابوں اور فصلوں میں جمع کیا گیا ہے، اس کی عبارت واضح ہے اور ساتھ مثالیں بھی دی گئی ہیں، دلائل اور علتوں کو ذکر نہیں کیا گیا تا کہ مبتدی کا ذہن پریشانی میں مبتلا نہ ہو۔

سوال:......هداية النحو کی ترتیب کیا ہے؟

جواب:......هداية النحو میں ایک مقدمہ اور تین اقسام ہیں اور آخر میں ایک خاتمہ ہے۔

مقدمة الكتاب

سوال:......مقدمہ کن چیزوں کے متعلق ہے اور اس میں کتنی فصلیں ہیں؟

جواب:......مقدمہ ان مبادیات کے متعلق ہے جن کو مقدم کرنا ضروری ہوتا ہے کیونکہ بہت سارے مسائل ان (مبادیات) پر موقوف ہوتے ہیں، اور اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل

علم نحو کی تعریف

سوال...... علم نحو کی تعریف کیا ہے؟

جواب...... ((اَلنَّحْوُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ يُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَوَاخِرِ الْكَلِمِ الثَّلٰثِ مِنْ حَيْثُ الْاِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ وَكَيْفِيَّةِ تَرْكِيْبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ))

نحو ایسے قوانین کی معرفت کا نام ہے جن کے ذریعے سے تینوں کلموں کے آخر کے حالات معرب اور مبنی کی حیثیت سے معلوم کیے جائیں، اور جن سے بعض (کلموں) کو بعض (کلموں) کے ساتھ ملانے کی ترکیبی حیثیت معلوم ہوتی ہے۔

علم نحو کا موضوع

سوال......: علم نحو کا موضوع کیا ہے؟

جواب......: علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

علم نحو کی غرض وغایت

سوال......: علم نحو کی غرض وغایت کیا ہے؟

جواب......: علم نحو کی غرض وغایت ذہن کو کلام عربی میں لفظی خطاء سے بچانا ہے، اور قرآن و سنت کا صحیح فہم حاصل کرنا ہے۔

دوسری فصل

کلمہ اوراس کی اقسام

سوال......: کلمہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: کلمہ وہ لفظ ہے جو مفرد معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو۔

سوال......: کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ① اسم ② فعل ③ حرف

اسم کی تعریف

سوال......: اسم کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے ذاتی معنی پر دلالت کرے اور اس کے معنی میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ مثلاً: (رَجُلٌ) (فَرَسٌ)

علامات اسم

سوال......: اسم کی علامات اور خواص کیا ہیں؟

جواب......: اسم کی علامات اور خواص مندرجہ ذیل ہیں:

① مسند الیہ ہو (اس سے خبر دینا صحیح ہو)۔ مثلاً (حَمَّادٌ قَائِمٌ)۔

② مضاف ہو۔ مثلاً (غُلَامُ حَامِدٍ)۔

③ لام تعریف داخل ہو۔ مثلاً (اَلرَّجُلُ) اور (اَلْحَمْدُ)۔

④ حرف جر داخل ہو۔ مثلاً (بِحَمَّادٍ)۔

⑤ تنوین داخل ہو۔ مثلاً: (رَجُلٌ) اور (اِنْسٌ)۔

⑥ تثنیہ ہو۔ مثلاً (رَجُلَانِ)۔

⑦ جمع ہو۔ مثلاً (رِجَالٌ)۔

⑧ صفت ہو۔ مثلاً (رَجُلٌ صَالِحٌ)۔

⑨ تصغیر ہو۔ مثلاً (قُرَيْشٌ) (رُجَيْلٌ)۔

⑩ منادی ہو۔ مثلاً (يَاخَالِدُ) (يَارَجُلُ)۔

سوال.....: مسند الیہ (اخبار عنہ) کا کیا مطلب ہے؟

جواب.....: مسند الیہ (اخبار عنہ محکوم علیہ) کا مطلب ہے کہ اس سے خبر دینا صحیح ہو کیونکہ محکوم علیہ یا فاعل ہوتا ہے یا مفعول (مالم یسم فاعلہ یعنی کہ نائب فاعل) ہوتا ہے یا مبتدا ہوتا ہے۔

سوال.....: اسم کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب.....: اسم کو اپنے دونوں ہم مثلوں سے بلند ہونے کی وجہ سے اسم کہا جاتا ہے نہ کہ علامت ہونے کی وجہ سے۔ (کیونکہ بصریوں کے نزدیک اسم سِمْوٌ سے مشتق ہے اس کے معنی بلند ہونے کے ہیں اور یہ فعل اور حرف پر بلند ہوتا ہے کیونکہ یہ مسند اور مسند الیہ دونوں بن سکتا ہے جبکہ فعل صرف مسند اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ اور کوفیوں کے نزدیک وسم سے مشتق ہے اور اس کے معنی علامت ہونا ہے اور یہ اپنے مسمی پر علامت اور دال ہوتا ہے لیکن مصنف کے نزدیک پہلا مذہب مختار ہے کیونکہ اگر وَسْمٌ سے مشتق مانا جائے تو اسم کی تعریف جامع اور مانع نہیں رہے گی کیونکہ فعل بھی اپنے معنی پر علامت اور دال ہوتا ہے تو اس کو بھی اسم کہنا چاہیے۔)

فعل کی تعریف

سوال.....: فعل کی تعریف کیا ہے؟

جواب: فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے ذاتی معنی پر دلالت کرے اور اس کے معنی کے ساتھ تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ مثلاً (ضَرَبَ) اس نے مارا (يَضْرِبُ) وہ مارتا ہے یا مارے گا (اِضْرِبْ) تو مار

علامات فعل

سوال......: فعل کی علامات کیا ہیں؟

جواب......: فعل کی علامات اور خواص مندرجہ ذیل ہیں:

① مسند (محکوم بہ) ہو۔ مثلاً (عَامِرٌ ضَرَبَ)۔

② اس پر قد داخل ہو۔ مثلاً (قَدْ ضَرَبَ)۔

③ اس پر سین اور سوف داخل ہو۔ مثلاً (سَیَضْرِبُ) (سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ)۔

④ جزم داخل ہو۔ مثلاً (لَمْ یَضْرِبْ)۔

⑤ ماضی مضارع، امر اور نہی کی طرف اس کی گردان ہو (یعنی تصریف ہو) مثلاً (ضَرَبَ، ضَرَبَا......) (یَضْرِبُ، یَضْرِبَانِ......) (اِضْرِبْ اِضْرِبَا......) (لَا تَضْرِبْ لَا تَضْرِبَا......)

⑥ ضمیر مرفوع بارز اس کے ساتھ متصل ہو۔ مثلاً (کَتَبْتَ) (کَتَبْتِ) (کَتَبْتُ)۔

⑦ تاء تانیث ساکنہ اس کے ساتھ متصل ہو۔ مثلاً (کَتَبَتْ)۔

⑧ نون تاکید داخل ہو۔ مثلاً (اُکْتُبَنَّ) (اُنْصُرَنْ)۔

سوال......: مسند (محکوم بہ) کا کیا مطلب ہے؟

جواب......: مسند (محکوم بہ) کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی چیز کی خبر دی جا سکے۔ مثلاً (خَلِیْلٌ ضَرَبَ)۔

سوال......: فعل کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب......: فعل کو اس کے اصل کی وجہ سے فعل کہتے ہیں اور وہ (اصل) مصدر ہے اس لئے کہ مصدر حقیقت میں فاعل کا فعل ہوتا ہے۔

حرف کی تعریف

سوال......: حرف کسے کہتے ہیں؟

جواب......: حرف وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے ذاتی معنی پر دلالت نہیں کرتا بلکہ کسی دوسرے کے

ساتھ مل کر اپنے معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مثلاً (سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ)۔

علامات حرف

سوال ....: حرف کی علامات کیا ہیں؟

جواب ....: حرف کی علامات یہ ہیں کہ اس سے خبر دینا صحیح نہ ہو اور نہ اس کے ذریعے خبر دینا صحیح ہو (نہ مسند الیہ ہو نہ مسند ہو) اور یہ اسم اور فعل کی علامات کو قبول نہیں کرتا۔

حرف کے فوائد

سوال ....: حرف کے کیا فوائد ہیں؟

جواب ....: حرف کے بہت سے فوائد ہیں:

① دو اسموں کے درمیان ربط کا فائدہ دیتا ہے مثلاً (حَامِدٌ فِي الدَّارِ)۔

② دو فعلوں کے درمیان ربط کا فائدہ دیتا ہے مثلاً (أُرِيْدُ اَنْ تَضْرِبَ)۔

③ ایک اسم اور ایک فعل کے درمیان ربط کا فائدہ دیتا ہے مثلاً (ضَرَبْتُ بِالْخَشَبَةِ)

④ دو جملوں کے درمیان ربط کا فائدہ دیتا ہے مثلاً (اِنْ جَاءَنِيْ سَلِيْمٌ اَكْرَمْتُهُ)۔

ان کے علاوہ بھی حرف کے کئی ایک فوائد ہیں (جو ان شاء اللہ تیسری فصل میں آئیں گے)

سوال ....: حرف کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب ....: حرف کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حرف (طرف) میں واقع ہوتا ہے کیونکہ یہ مسند اور مسند الیہ (اسم اور فعل) کی طرح مقصود بالذات نہیں ہوتا۔

تیسری فصل:

کلام اور جملہ کی تعریف

سوال......: کلام کسے کہتے ہیں؟

جواب......: کلام وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں کو اسناد کے ساتھ ضمن میں لیتا ہو۔

سوال......: اسناد کسے کہتے ہیں؟

جواب......: ایک کلمہ کی دوسرے کلمہ کی طرف نسبت (اس طرح ہو کہ وہ مخاطب کو مکمل فائدہ دے جس پر خاموشی صحیح ہو) کو اسناد کہتے ہیں۔ مثلاً (حَامِدٌ عَالِمٌ) اور (قَامَ حَامِدٌ)

سوال......: کلام کیسے بنائی جاتی ہے اور اس کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب......: کلام کبھی دو اسموں کو ملا کر بنائی جاتی ہے مثلاً (حَامِدٌ عَالِمٌ) یا ایک فعل اور ایک اسم کو ملا کر بنائی جاتی ہے مثلاً (قَامَ حَامِدٌ) اور اس کا دوسرا نام جملہ ہے۔

سوال......: مسند اور مسند الیہ کس جملہ میں پائے جاتے ہیں؟

جواب......: مسند اور مسند الیہ دونوں جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں پائے جاتے ہیں کیونکہ کلام کیلئے ان دونوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

سوال......: کلام مسند اور مسند الیہ سے مل کر بنتی ہے لیکن (یَاحَامِدُ) میں ایسا نہیں ہے؟

جواب......: (یَاحَامِدُ) یاء حرف نداء (اَطْلُبُ) یا (اَدْعُوْ) کے قائم مقام ہے اس لیے کلام مسند اور مسند الیہ سے مل کر ہی بن رہی ہے۔

اللہ کی توفیق سے مقدمہ مکمل ہوا آگے تین اقسام کا بیان شروع کرتے ہیں۔

پہلی قسم:

اسم کا بیان

سوال:......اسم کی اعراب کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:......اسم کی اعراب کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: ① معرب ② مبنی

اس کے احکام دو بابوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہیں۔

پہلا باب

اسم معرب کا بیان

سوال:......پہلے باب کی کیا ترتیب ہے؟

جواب:......پہلے باب میں ایک مقدمہ اور تین مقاصد اور ایک خاتمہ ہے۔

مقدمہ

سوال:......مقدمہ میں کتنی فصلیں ہیں؟

جواب:......مقدمہ میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل

اسم معرب کی تعریف

سوال:......اسم معرب کی تعریف کیا ہے اور اس کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب:......اسم معرب وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب کیا گیا ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ

نہ ہو اور اس کا دوسرا نام اسم متمکن ہے کیونکہ یہ اعراب کو جگہ دیتا ہے۔

سوال......: مبنی اصل کتنے ہیں؟

جواب......: مبنی اصلیتین ہیں: ① فعل ماضی ② امر حاضر (معروف) ③ تمام حروف۔

سوال......: معرب کی مثال ذکر کریں؟

جواب......: (قَامَ حَامِدٌ) میں (حَامِدٌ) معرب ہے کیونکہ مرکب ہے وگرنہ اکیلا (حَامِدٌ) مبنی ہے ترکیب میں نہ ہونے کی وجہ سے۔

سوال......: کیا (قَامَ هٰؤُلَاءِ) میں (هٰؤُلَاءِ) معرب ہے یا مبنی؟

جواب......: (قَامَ هٰؤُلَاءِ) میں (هٰؤُلَاءِ) مبنی ہے معرب نہیں ہے اگرچہ مرکب ہے کیونکہ وہ مبنی اصل کے مشابہ ہے۔

دوسری فصل

معرب کا حکم

سوال......: معرب کا کیا حکم ہے؟

جواب......: معرب کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر عوامل کے بدلنے کی وجہ سے لفظاً یا تقدیراً بدل جائے لفظاً مثلاً (جَاءَنِیْ حَامِدٌ) (رَأَیْتُ حَامِدًا) (مَرَرْتُ بِحَامِدٍ)۔ تقدیراً مثلاً (جَاءَنِیْ مُوْسٰی) (رَأَیْتُ مُوْسٰی) (مَرَرْتُ بِمُوْسٰی)۔

سوال......: عامل، اعراب اور محل اعراب کسے کہتے ہیں؟

جواب......: عامل وہ ہے جس سے رفع یا نصب یا جر آئے مثلاً (قَامَ حَامِدٌ) میں (قَامَ) عامل ہے اور (حَامِدٌ) معرب ہے اور دال محل اعراب ہے اور اسم کا محل اعراب آخری حرف ہوتا ہے۔ اور رفع اعراب ہے عامل کے بدلنے سے معرب کا آخر بدلے اسے اعراب کہتے ہیں۔ مثلاً ضمہ، فتحہ اور کسرہ، اور واو، الف اور یاء۔

سوال:.....اسم کے اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:.....اسم کے اعراب کی تین قسمیں ہیں: ① رفع (حَامِدٌ) ② نصب (حَامِدًا) ③ جر (بِحَامِدٍ)

سوال:.....کلام عرب میں معرب کون کون سے ہیں؟

جواب:.....کلام عرب میں صرف اسم متمکن اور فعل مضارع معرب ہوتا ہے۔ اور اس کا حکم دوسری قسم میں آئے گا۔ ان شاء اللہ

تیسری فصل

اسم کے اعراب کی اقسام

سوال:.....اسم کے اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:.....اسم کے اعراب کی نو قسمیں ہیں۔

① اسم مفرد منصرف صحیح و جاری مجری صحیح و جمع مکسر منصرف

سوال:.....اسم مفرد منصرف صحیح کسے کہتے ہیں؟

جواب:.....اسم مفرد منصرف صحیح نحویوں کے نزدیک وہ ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو مثلاً (حَامِدٌ)

سوال:.....اسم مفرد جاری مجری صحیح کسے کہتے ہیں؟

جواب:.....اسم مفرد جاری مجری صحیح وہ ہے جس کے آخر میں واو ماقبل ساکن یا یاء ماقبل ساکن ہو مثلاً (دَلْوٌ) (ظَبْيٌ)۔

سوال:.....اسم کے اعراب کی پہلی قسم کا اعراب کیا ہے؟

جواب:.....اسم کے اعراب کی پہلی قسم کا اعراب حالت رفع میں ضمہ حالت نصب میں فتحہ اور حالت جر میں کسرہ ہے۔ مثلاً: (جَاءَنِي حَامِدٌ وَ دَلْوٌ وَ ظَبْيٌ وَ رِجَالٌ)

(رَأَيْتُ حَامِدًا وَ دَلْوًا وَ ظَبْيًا وَ رِجَالًا) (مَرَرْتُ بِحَامِدٍ وَ دَلْوٍ وَ ظَبْيٍ وَ رِجَالٍ)

② جمع مؤنث سالم

سوال......: جمع مؤنث سالم کا کیا اعراب ہے؟

جواب......: جمع مؤنث سالم کا اعراب حالت رفع میں ضمہ اور حالت نصب و جر میں کسرہ ہوتا ہے مثلاً (هُنَّ مُسْلِمَاتٌ)۔ (رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ)۔ (مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ)۔

③ غیر منصرف

سوال......: غیر منصرف کا اعراب کیا ہے؟

جواب......: غیر منصرف کا اعراب حالت رفع میں ضمہ اور حالت نصب و جر میں فتحہ ہوتا ہے مثلاً (جَاءَنِيْ أَحْمَدُ) (رَأَيْتُ أَحْمَدَ) (مَرَرْتُ بِأَحْمَدَ)

④ قسم اسماء ستہ مکبرہ

سوال......: اسمائے ستہ مکبرہ کون کون سے ہیں؟

جواب......: اسمائے ستہ مکبرہ یہ ہیں: ① أَخٌ ② أَبٌ ③ هَنٌ ④ حَمٌ ⑤ فُوْ ⑥ ذُوْ

سوال......: اسمائے ستہ مکبرہ کی شرائط کیا ہیں؟

جواب......: اسمائے ستہ مکبرہ کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

① مکبرہ ہوں (مصغرہ نہ ہوں)

② موحدہ ہوں (تثنیہ اور جمع نہ ہوں)

③ مضاف ہوں مگر یاء متکلم کے علاوہ کی طرف

سوال......: اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب......: اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب حرف کے ساتھ ہوتا ہے حالت رفع میں واو اور حالت نصب میں الف اور حالت جر میں یاء

مثلاً (جَاءَ نِی أَخُوکَ وَ أَبُوکَ)اور(رَأَیْتُ أَخَاکَ وَ أَبَاکَ)اور(مَرَرْتُ بِأَخِیْکَ وَأَبِیْکَ)
(باقی اسماء کا اعراب اسی طرح ہے)

⑤ مثنیٰ، کلا، اثنان، اثنتان

سوال......مثنی، کلا اور اثنان اور اثنتان کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب......مثنیٰ، کلا جو ضمیر کی طرف مضاف ہو اور اثنان اور اثنتان کا اعراب حالت رفع میں الف اور حالت نصب وجر میں یاء ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔

مثلاً (جَاءَ نِی الرَّجُلَانِ کِلَاهُمَا وَاثْنَانِ وَاثْنَتَانِ) اور(رَأَیْتُ الرَّجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا وَ اثْنَیْنِ وَاثْنَتَیْنِ)اور(مَرَرْتُ بِالرَّجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا وَ اثْنَیْنَ وَاثْنَتَیْنِ)

⑥ جمع مذکر سالم، ہم مثل جمع

سوال......:جمع مذکر سالم اور اس کے ہم مثلوں کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب......:جمع مذکر سالم اور اس کے ہم مثلوں کا اعراب حالت رفع میں واؤ ماقبل مضموم اور حالت نصب وجر میں یا ماقبل مکسور کے ساتھ آتا ہے۔

مثلاً (جَاءَ نِی مُسْلِمُوْنَ وَعِشْرُوْنَ وَاُلُومَالٍ) اور (رَأَیْتُ مَسْلِمِیْنَ وَ عِشْرِیْنَ وَاُولِی مَالٍ) اور (مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ وَ عِشْرِیْنَ وَاُولِی مَالٍ)

سوال......:نون تثنیہ اور نون جمع کی اعرابی حالت کیا ہوتی ہے؟

جواب......:نون تثنیہ ہمیشہ مکسور ہوتا ہے اور نون جمع ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور یہ دونوں اضافت کے وقت گر جاتے ہیں۔ مثلاً (جَاءَ نِی غُلَامَا حَامِدٍ وَمُسْلِمُوْ مِصْرَ)۔

⑦ اعراب اسم مقصور ومضاف یاء متکلم

سوال......:اسم مقصور کسے کہتے ہیں؟

جواب......:اسم مقصور وہ ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو مثلاً (عَصَا)

سوال......: اسم مقصور اور جمع مذکر کے علاوہ وہ اسم جو یاء متکلم کی طرف مضاف ہوں ان کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب......: اسم مقصور اور وہ اسم جو جمع مذکر کے علاوہ یاء متکلم کی ظرف مضاف ہو اس کا اعراب تقدیری ہوتا ہے حالت رفع میں ضمہ تقدیری اور حالت نصب میں فتحہ تقدیری اور حالت جر میں کسرہ تقدیری کے ساتھ آتا ہے۔ مثلاً (جَاءَ نِیْ عَصَا وَ غُلَامِیْ)۔ اور (رَأَیْتُ عَصَا وَغُلَامِیْ)۔ اور (مَرَرْتُ بِعَصَا وَغُلَامِیْ)

⑧ اسم منقوص

سوال......: اسم منقوص کسے کہتے ہیں؟

جواب......: اسم منقوص وہ ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو مثلاً (قَاضِیْ)

سوال......: اسم منقوص کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب......: اسم منقوص کا اعراب حالت رفع میں ضمہ تقدیری اور حالت نصب میں فتحہ لفظی اور حالت جر میں کسرہ تقدیری کے ساتھ آتا ہے۔

مثلاً (جَاءَ نِیْ الْقَاضِیْ) (رَأَیْتُ الْقَاضِیَ) (مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ)

⑨ جمع مذکر سالم

سوال......: جمع مذکر سالم جو یاء متکلم کی طرف مضاف ہو اس کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب......: جمع مذکر سالم جو یاء متکلم کی طرف مضاف ہو اس کا اعراب حالت رفع میں واوٗ تقدیری اور حالت نصب وجر میں یاء لفظی کے ساتھ آتا ہے۔

مثلاً (جَاءَ نِیْ مُسْلِمِیَّ) (رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ) (مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ)

سوال......: مُسْلِمِیَّ اصل میں کیا تھا اور اس میں تعلیل کیا ہے؟

جواب......: (مُسْلِمِیَّ) اصل میں (مُسْلِمُوْيَ) تھا واوٗ اور یاء اکٹھے ہوئے ان میں سے

پہلا (واؤ) ساکن تھا اسے یاء سے بدلا اور یاء کو یاء میں ادغام کر دیا اور ضمہ کو یاء کی مناسبت سے کسرہ سے بدل دیا تو (مُسْلِمِیَّ) ہو گیا۔

چوتھی فصل

اسم معرب کی اقسام

سوال..... :اسم معرب کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب..... :اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: ① منصرف ② غیر منصرف

سوال..... :اسم منصرف کسے کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب..... :اسم منصرف وہ اسم ہے جس میں نو اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب نہ پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو، اور اس کا دوسرا نام اسم متمکن ہے

سوال..... :اسم منصرف کا حکم کیا ہے؟

جواب..... :اسم منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر تینوں حرکات تنوین کے ساتھ داخل ہو سکتی ہیں۔ مثلاً (جَاءَنِی حَامِدٌ) (رَأَیْتُ حَامِدًا) (مَرَرْتُ بِحَامِدٍ)۔

سوال..... :اسم غیر منصرف کسے کہتے ہیں؟

جواب..... :اسم غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب پائے جائیں یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو سببوں کے قائم مقام ہو۔

سوال..... :نو اسباب منع صرف کون کون سے ہیں؟

جواب..... :نو اسباب منع صرف یہ ہیں: ① عدل ② وصف ③ تانیث ④ معرفہ ⑤ عجمہ ⑥ جمع ⑦ ترکیب ⑧ الف نون زائدتان ⑨ وزن فعل۔

سوال..... :اسم غیر منصرف کا حکم (اعراب) کیا ہے؟

جواب..... :اسم غیر منصرف کا حکم (اعراب) یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی اور جر کی جگہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ مثلاً (جَاءَنِی أَحْمَدُ) (رَأَیْتُ أَحْمَدَ) (مَرَرْتُ بِأَحْمَدَ)۔

اسبابِ منعِ صرف کی وضاحت

سوال......عدل کسے کہتے ہیں؟

جواب......عدل وہ لفظ ہے جو اپنے اصلی صیغہ سے دوسرے صیغہ کی طرف منتقل ہو جائے چاہے تحقیقی طور پر یا تقدیری طور پر۔

سوال......عدل کس سبب کے ساتھ جمع ہوتا ہے اور کس سبب کے ساتھ جمع نہیں ہوتا؟

جواب......عدل علم اور وصف کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے علم کی مثال: (عُمَرُ) (زُفَرُ) وصف کی مثال: (ثُلَاثُ) (مَثْلَثُ) (اُخَرُ) (جُمَعُ) اور وزن فعل کے ساتھ جمع نہیں ہوتا۔

سوال......وصف کس سبب کے ساتھ جمع ہوتا ہے اور کس سبب کے ساتھ نہیں ہوتا؟

جواب......وصف عدل کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے اور علم کے ساتھ کبھی بھی جمع نہیں ہوتا اور اس کے منع صرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع میں وصف ہو۔

سوال......اَسْوَد اور اَرْقَم منصرف ہیں یا غیر منصرف؟

جواب......اَسْوَد اور اَرْقَم یہ غیر منصرف ہیں چاہے سانپ کے نام بن گئے ہیں اس وجہ سے کہ دونوں اصل میں وصف کیلئے وضع کیے گئے ہیں علم کیلئے وضع نہیں کیے گئے۔

سوال......(مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ أَرْبَعٍ) میں (أَرْبَعْ) منصرف ہے یا غیر منصرف؟

جواب......(مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ أَرْبَعٍ) میں (أَرْبَعْ) وصف اور وزن فعل واقع ہونے کے باوجود منصرف ہے کیونکہ اسے وصف کیلئے وضع نہیں کیا گیا۔

سوال......تانیث بالتاء کسے کہتے ہیں اور اس کی شرط کیا ہے؟

جواب......تانیث بالتاء وہ ہے جس کے آخر میں مؤنث کی تاء ہو، اور اس کی شرط یہ ہے کہ علم ہو۔ مثلاً (طَلْحَۃُ)

سوال......تانیث معنوی تین حرفی ساکن الاوسط، غیر عجمی کو منصرف پڑھیں یا غیر منصرف؟

جواب......تانیث معنوی تین حرفی ساکن الاوسط، عجمی لفظ نہ ہو بلکہ عربی لفظ ہو تو اس کو منصرف پڑھنا اور غیر منصرف پڑھنا دونوں طرح جائز ہے کیونکہ اس میں ہلکا پن پایا جاتا ہے اور دو

سبب بھی موجود ہیں۔مثلاً (هِنْدٌ)

سوال......: تانیث معنوی تین حرفی عجمی لفظ کو منصرف پڑھیں یا غیر منصرف؟

جواب......: تانیث معنوی تین حرفی اگر عجمی لفظ ہو تو اس کو غیر منصرف پڑھنا واجب ہے مثلاً (مَاه) (جُوْر)

سوال......: تانیث معنوی تین حرفی متحرک الاوسط کو منصرف پڑھیں یا غیر منصرف؟

جواب......: تانیث معنوی تین حرفی متحرک الاوسط کو غیر منصرف پڑھنا واجب ہے۔ مثلاً (سَقَرُ)

سوال......: تانیث معنوی تین حرفوں سے زائد ہو تو اس کو منصرف پڑھیں یا غیر منصرف؟

جواب......: تانیث معنوی تین حرفوں سے زائد ہو تو اس کو غیر منصرف پڑھنا واجب ہے۔ مثلاً (زَيْنَبُ)

سوال......: وہ تانیث جس میں الف مقصورہ یا ممدودہ ہو اس کو منصرف پڑھیں گے یا غیر منصرف؟

جواب......: وہ تانیث جس میں الف مقصورہ ہو مثلاً (حُبْلٰى) یا الف ممدودہ ہو مثلاً (حَمْرَاءُ) اس کو غیر منصرف پڑھنا واجب ہے اس کو منصرف نہیں پڑھا جا سکتا کیونکہ الف دو سببوں کے قائم مقام ہے پہلا سبب تانیث اور دوسرا سبب لزوم تانیث ہے۔

سوال......: معرفہ کب غیر منصرف ہوتا ہے؟

جواب......: معرفہ جب علم ہوگا تب غیر منصرف ہوگا ورنہ منصرف ہوگا۔

سوال......: معرفہ کس سبب کے ساتھ جمع ہوتا ہے اور کس سبب کے ساتھ جمع نہیں ہوتا؟

جواب......: معرفہ وصف کے علاوہ تمام اسباب کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے اور وصف کے ساتھ جمع نہیں ہوتا۔

سوال......: عجمہ کی غیر منصرف ہونے کیلئے کیا شرائط ہیں؟

جواب......: عجمہ کی غیر منصرف ہونے کیلئے شرائط یہ ہیں کہ وہ عجمی زبان میں علم ہو اور وہ تین حروف سے زائد ہو۔ مثلاً (اِبْرَاهِيْمُ) یا وہ تین حروف سے زائد نہ ہو مگر متحرک الاوسط ہو۔

مثلاً (شَتَّر)۔

سوال......: لِجَامٌ اور نُوْحٌ منصرف ہیں یا غیر منصرف؟

جواب......: لِجَامٌ منصرف ہے کیونکہ عجمی زبان میں علم نہیں ہے۔ اور نُوْحٌ بھی منصرف ہے کیوں کہ ساکن الاوسط ہے۔

سوال......: جمع کے غیر منصرف ہونے کیلئے کیا شرائط ہیں؟

جواب......: جمع کے غیر منصرف ہونے کیلئے شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

① یہ منتھی الجموع کا صیغہ ہو وہ اس طرح کہ الف جمع کے بعد دو حرف ہوں مثلاً (مَسَاجِد)

② یا ایک حرف ہو لیکن مشدد ہو مثلاً (دَوَابٌّ)

③ یا تین حرف ہوں اور درمیان والا ساکن ہو اور ھاء کو قبول کرنیوالا نہ ہو مثلاً (مَصَابِيْحَ)

سوال......: (صَيَاقِلَةٌ) اور (فَرَازِنَةٌ) منصرف ہیں یا غیر منصرف؟

جواب......: (صَيَاقِلَةٌ) اور (فَرَازِنَةٌ) منصرف ہیں کیونکہ انہوں نے ھاء کو قبول کر لیا ہے۔

سوال......: جمع کتنے سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے؟

جواب......: جمع دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے: ① جمع ② لزوم جمع اور اس کی دوسری بار جمع تکسیر بنانا ممتنع ہے گویا کہ اس کو دو مرتبہ جمع بنایا گیا ہو۔

سوال......: ترکیب کی شرط کیا ہے؟

جواب......: ترکیب کی شرط ہے کہ وہ بغیر اضافت اور بغیر اسناد کے علم ہو مثلاً (بَعْلَبَكَّ)

سوال......: عَبْدُاللّٰهِ، مَعْدِيْكَرَبَ اور شَابَ قَرْنَاهَا منصرف ہے یا غیر منصرف؟

جواب......: (عَبْدُاللّٰهِ) یہ منصرف ہے (کیونکہ اس میں اضافت موجود ہے) اور (مَعْدِيْكَرَبَ) غیر منصرف ہے (کیونکہ یہ علم ہے) اور (شَابَ قَرْنَاهَا) مبنی ہے (کیونکہ اس میں نسبت اسنادی موجود ہے)

سوال......: الف نون زائدتان جب کسی اسم میں ہوں تو اس کی شرط کیا ہے؟

جواب......: الف نون زائدتان جب کسی اسم میں ہوں تو اس کی شرط یہ ہے کہ وہ اسم علم ہو مثلاً: (عِمْرَانَ) (عُثْمَانَ)

سوال :کیا(سَعْدَانٌ) منصرف ہے یا غیر منصرف؟

جواب :(سَعْدَانٌ)(جنگلی گھاس) علمیت نہ ہونے کی وجہ سے منصرف ہے۔

سوال :الف نون زائدتان جب کسی وصف کے آخر میں ہو تو اس کی شرط کیا ہے؟

جواب :الف نون زائدتان جب کسی وصف کے آخر میں ہو تو اس کی شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث(فَعْلَانَۃٌ) کے وزن پر نہ ہو مثلاً (سَکْرَانَ) اور (نَدْمَانَ) منصرف ہے کیونکہ اس کی مؤنث(نَدْمَانَۃٌ) آتی ہے۔

سوال :وزن فعل کی شرط کیا ہے؟

جواب :وزن فعل کی شرط ہے کہ وہ فعل کے ساتھ خاص ہو اور اگر اسم میں پایا جائے تو فعل سے منقول ہو۔ مثلاً (شَمَّرَ)(ضُرِبَ) اور اگر وہ فعل کہ ساتھ خاص نہ ہو تو واجب ہے کہ اس کے شروع میں حروف مضارع میں سے کوئی حرف ہو اور اس پر ھاء داخل نہ ہوتی ہو۔ مثلاً (أَحْمَدُ) (یَشْکُرُ) (تَغْلِبُ) (تَرْجِسُ)

سوال :وزن فعل (یَعْمَلُ) منصرف ہے یا غیر منصرف؟

جواب :وزن فعل (یَعْمَلُ) منصرف ہے کیونکہ ھاء کو قبول کر لیتا ہے۔ مثلاً عربوں کا قول ہے:(نَاقَۃٌ یَعْمَلَۃٌ)

سوال :وہ اسباب جن میں علمیت شرط ہے جب انہیں نکرہ بنا دیا جائے تو وہ غیر منصرف رہتے ہیں یا منصرف ہو جاتے ہیں؟

جواب :وہ اسباب جن میں علمیت شرط ہے، ① مؤنث بالتاء(لفظی) ② مؤنث معنوی ③ عجمہ ④ ترکیب ⑤ الف نون زائدتان، جب ان تمام کو نکرہ بنا دیا جائے تو یہ غیر منصرف نہیں رہتے بلکہ منصرف ہو جاتے ہیں اس لیے کہ جب اسم کو نکرہ بنایا تو علمیت زائل ہو گئی تو اسم بلا سبب کے ہو گیا۔ مثلاً (جَاءَنِیْ طَلْحَۃُ وَطَلْحَۃٌ آخَرُ)

سوال :وہ اسباب جن میں علمیت سبب ہے جب انہیں نکرہ بنا دیا جائے تو وہ غیر منصرف رہتے ہیں یا منصرف ہو جاتے ہیں؟

جواب :وہ اسباب جن میں علمیت شرط نہیں بلکہ سبب ہوتا ہے، ① علم المعدول (عدل)

④ وزن فعل، جب ان کو نکرہ بنا دیا جائے تو یہ غیر منصرف نہیں رہتے بلکہ منصرف ہو جاتے ہیں۔ اس لیے کہ جب اسم کو نکرہ بنایا تو علمیت جو سبب کی وجہ سے قائم تھی نکل گئی تو ایک سبب باقی رہ گیا تو ایک سبب کے پائے جانے کی وجہ سے اسم غیر منصرف نہیں ہوتا۔ مثلاً (قَامَ عُمَرُ وَ عُمَرٌ آخَرُ) اور (ضَرَبَ أَحْمَدُ وَ أَحْمَدٌ آخَرُ)

سوال......: غیر منصرف معرف بالاضافة یا معرف بِأَلْ ہو تو کیا اس پر کسرہ آ سکتا ہے؟

جواب......: جب غیر منصرف پر الف لام آ جائے یا اس کو مضاف کر دیا جائے تو اس پر کسرہ داخل ہو سکتا ہے۔ مثلاً (مَرَرْتُ بِأَحْمَدِكُمْ) اور (مَرَرْتُ بِالْأَحْمَدِ)



پہلا مقصد

مرفوعات کا بیان

سوال ... : مرفوعات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ...... : مرفوعات کی آٹھ قسمیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① فاعل ② مفعول مالم یسم فاعلہ (نائب فاعل) ③ مبتداء ④ خبر ⑤ خبران واخواتها ⑥ اسم کان واخواتها ⑦ اسم ماولا المشبهتین بلیس ⑧ خبر لاء التی لنفی الجنس۔

پہلی فصل

① فاعل

سوال ..... : فاعل کسے کہتے ہیں؟

جواب ...... : فاعل ہر وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل ہو یا ایسی صفت ہو جو اس کی طرف اس معنی کے اعتبار سے مسند ہو کہ یہ صفت اس کے ساتھ قائم ہے اس پر واقع نہیں ہے۔

مثلاً (قَامَ حَامِدٌ) (حَامِدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ حَمَّادًا) (مَاضَرَبَ حَامِدٌ حَمَّادًا)

سوال ...... : کیا فعل کیلئے فاعل کا ہونا ضروری ہے؟

جواب ...... : ہر فعل کیلئے فاعل کا ہونا ضروری ہے جو مرفوع ہو اور اسم ظاہر ہو۔ مثلاً (ذَهَبَ حَامِدٌ) یا وہ فاعل اسم ظاہر نہ ہو بلکہ ضمیر بارز (ظاہر) ہو۔ مثلاً (ضَرَبْتُ حَامِدًا) یا وہ فاعل ضمیر مستتر ہو۔ مثلاً (حَامِدٌ ذَهَبَ)

سوال ... : کیا فعل متعدی کیلئے مفعول کا ہونا ضروری ہے؟

جواب : فعل متعدی کیلئے مفعول بہ کا ہونا ضروری ہے مثلاً (ضَرَبَ حَامِدٌ حَمَّادًا)

سوال ...... : اگر فاعل ظاہر ہو تو کیا فعل تثنیہ یا جمع لایا جا سکتا ہے؟

جواب ...... : اگر فاعل ظاہر ہو تو فعل کو ہمیشہ واحد لائیں گے۔ مثلاً (ضَرَبَ حَامِدٌ) (ضَرَبَ

الحَامِدَانِ) (ضَرَبَ الحَامِدُوْنَ)

سوال:......جب فاعل ضمیر ہو تو کیا فعل تثنیہ یا جمع لایا جا سکتا ہے؟

جواب:......جب فاعل ضمیر ہو تو فاعل واحد کیلئے فعل بھی واحد لایا جائے گا۔ مثلاً (حَامِدٌ ضَرَبَ) اور فاعل تثنیہ کیلئے فعل بھی تثنیہ لایا جائے گا۔ مثلاً (الحَامِدَانِ ضَرَبَا) اور فاعل جمع کیلئے فعل بھی جمع لایا جائے گا۔ مثلاً (الحَامِدُوْنَ ضَرَبُوْا)

سوال:......جب فاعل مؤنث حقیقی ہو تو فعل مذکر لایا جائے گا یا مؤنث؟

جواب:......جب فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل اور فاعل کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو تو فعل کو ہمیشہ مؤنث ہی لایا جائے گا۔ مثلاً (قَامَتْ هِنْدٌ)

اور اگر فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو اختیار (جائز) ہے کہ فعل کو مذکر لائیں یا مؤنث۔ مثلاً (ضَرَبَ اليَوْمَ هِنْدٌ) (ضُرِبَتِ اليَوْمَ هِنْدٌ)

سوال:......مؤنث حقیقی کسے کہتے ہیں؟

جواب:......مؤنث حقیقی وہ ہے جس کہ مقابلے میں جاندار مذکر ہو۔

سوال:......جب فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر لایا جائے گا یا مؤنث؟

جواب:......جب فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو اور فعل اسم ظاہر کی طرف مسند ہو تو فعل مؤنث بھی آ سکتا ہے اور مذکر بھی۔ مثلاً (طَلَعَ الشَّمْسُ) (طَلَعَتِ الشَّمْسُ)

اور اگر فعل اسم ظاہر کی طرف مسند نہ ہو بلکہ اسم ضمیر کی طرف مسند ہو تو فعل ہمیشہ مؤنث ہی آئے گا۔ مثلاً (الشَّمْسُ طَلَعَتْ)

سوال:......جمع مکسر کا کیا حکم ہے؟

جواب:......جمع مکسر مؤنث غیر حقیقی کے حکم میں ہوتی ہے اور فعل مذکر لانا جائز ہے۔ مثلاً (قَامَ الرِّجَالُ) اور فعل مؤنث لانا بھی جائز ہے۔ مثلاً (قَامَتِ الرِّجَالُ) (الرِّجَالُ قَامَتْ) اور فعل جمع لانا بھی جائز ہے۔ مثلاً (الرِّجَالُ قَامُوْا)

سوال:......کیا مفعول کو فاعل سے مقدم کر سکتے ہیں؟

جواب:......مفعول کو فاعل سے مقدم کر سکتے ہیں مثلاً (ضَرَبَ حَمَّادًا حَامِدٌ) (أَكَلَ

الکُمَّثْرٰی یَحْیٰی) اور اگر فاعل اور مفعول اسم مقصور ہو تو مفعول کو فاعل سے مقدم نہیں کر سکتے کیونکہ التباس کا خطرہ ہے مثلاً (ضَرَبَ مُوْسٰی عِیْسٰی)

سوال......: کیا فعل کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب......: فعل کو قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے حذف کرنا جائز ہے۔ مثلاً (حَامِدٌ) کہا جائے۔ اس کے جواب میں جس نے کہا (مَنْ ضَرَبَ)۔

سوال......: کیا فعل اور فاعل دونوں کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب......: قرینہ کے پائے جانے کے وقت فعل اور فاعل دونوں کو اکھٹے حذف کرنا بھی جائز ہے مثلاً (نَعَمْ) کہا جائے اس کے جواب میں جس نے کہا (اَقَامَ حَامِدٌ)

سوال......: کیا فاعل کو حذف کر کے اس کی جگہ مفعول کو رکھ سکتے ہیں؟

جواب......: جب فعل مجہول ہو تو فاعل کو حذف کر دیتے ہیں اور مفعول اس کے قائم مقام ہو جاتا ہے مثلاً (ضُرِبَ حَامِدٌ)

(نوٹ) یہ مرفوعات کی دوسری قسم ہے۔

دوسری فصل

تنازع فعلان

سوال......: تنازع فعلان سے کیا مراد ہے؟

جواب......: تنازع فعلان سے مراد ہے کہ دو فعل ہوں اور ان کے بعد ایک اسم ظاہر ہو اور وہ دونوں فعل اس میں عمل کرنے میں تنازع کریں ہر ایک چاہے کہ وہ اس میں عمل کرے

سوال......: تنازع فعلان کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: تنازع فعلان کی چار قسمیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① دونوں فعل فاعلیت میں تنازع (جھگڑا) کریں یعنی دونوں فعلوں میں سے ہر ایک چاہے کہ اسم ظاہر میرا فاعل بنے۔ مثلاً (ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمَنِیْ حَامِدٌ)

② دونوں فعل مفعولیت میں تنازع (جھگڑا) کریں یعنی دونوں فعلوں میں سے ہر ایک چاہے کہ اسم ظاہر میرا مفعول بنے۔ مثلاً (ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ حَامِدًا)

③ دونوں فاعلیت اور مفعولیت میں تنازع (جھگڑا) کریں یعنی پہلا فعل اسم ظاہر کو اپنا فاعل اور دوسرا فعل اسم ظاہر کو اپنا مفعول بنانا چاہے۔ مثلاً (ضَرَبَنِي وَأَكْرَمْتُ حَامِدًا)

④ دونوں مفعولیت اور فاعلیت میں تنازع (جھگڑا) کریں یعنی پہلا فعل اسم ظاہر کو اپنا مفعول اور دوسرا فعل اسم ظاہر کو اپنا فاعل بنانا چاہے۔ مثلاً (ضَرَبْتُ وَأَكْرَمَنِي حَامِدٌ)

سوال......: تنازع فعلان کی صورت میں کس فعل کو عمل دینا جائز ہے؟

جواب......: تنازع فعلان کی مذکورہ تمام صورتوں میں فعل اول کو عمل دینا بھی جائز ہے اور فعل ثانی کو عمل دینا بھی جائز ہے یعنی اسم ظاہر کو چاہے پہلے فعل کا معمول بنادو چاہے دوسرے کا (اس پر بصریوں اور کوفیوں کا اتفاق ہے۔)

سوال......: تنازع فعلان میں فراء کا جمہور سے کیا اختلاف ہے؟

جواب......: تنازع فعلان میں فراء کے نزدیک پہلی اور تیسری صورت میں پہلا فعل عمل نہیں کرے گا بلکہ دوسرا فعل عمل کرے گا اس کی دلیل وہ یہ دیتے ہیں کہ اگر پہلا فعل عمل کرے تو دو میں سے ایک کام ضرور لازم آئے گا: ① فاعل کو حذف کرنا پڑے گا ② یا پھر اضمار قبل الذکر لازم آئے گا اور یہ دونوں صورتیں ممنوع ہیں اور یہ اختلاف جواز میں ہے۔

سوال......: تنازع فعلان میں کوفیوں اور بصریوں کا مختار مذہب کیا ہے؟

جواب......: تنازع فعلان میں بصری قرب اور پڑوس کا اعتبار کرتے ہوئے دوسرے فعل کے عمل کو پسند کرتے ہیں۔ اور کوفی پہلے فعل کے عمل کو پسند کرتے ہیں تقدیم اور استحقاق کی رعایت کرتے ہوئے۔

سوال......: تنازع فعلان میں بصریوں کے نزدیک فعل کی ضمیر کے احوال کیا ہیں؟

جواب......: تنازع فعلان میں فعل کی ضمیر کے احوال میں بصریوں کے مذاہب مندرجہ ذیل ہیں:

① اگر اسم ظاہر میں دوسرے فعل کو عامل بنایا جائے اور فعل اول فاعل کا تقاضہ کرے تو فعل اول

میں اسم ظاہر کے موافق فاعل کی ضمیر لے آئیں گے جیسے متوافقین میں ہے۔

اسم ظاہر واحد کی مثال: (ضَرَبَنِیْ وَأَکْرَمَنِیْ حَامِدٌ)

اسم ظاہر تثنیہ کی مثال: (ضَرَبَانِیْ وَأَکْرَمَنِیْ الحَامِدَانِ)

اسم ظاہر جمع کی مثال: (ضَرَبُوْنِیْ وَأَکْرَمَنِیْ الحَامِدُوْنَ) یعنی فعل اول میں اسم ظاہر کے مطابق ضمیر لائیں گے۔

۲ اور متخالفین میں یعنی فعل اول فاعل کا اور فعل ثانی مفعول کا تقاضہ کرے تو فعل اول میں فاعل کی ضمیر اسم ظاہر کے مطابق لائیں گے۔

اسم ظاہر واحد کی مثال: (ضَرَبَنِیْ وَأَکْرَمْتُ حَامِدًا)

اسم ظاہر تثنیہ کی مثال: (ضَرَبَانِیْ وَأَکْرَمْتُ الحَامِدَیْنِ)

اسم ظاہر جمع کی مثال: (ضَرَبُوْنِیْ وَأَکْرَمْتُ الحَامِدِیْنَ)

۳ اور اگر پہلا فعل مفعول کا تقاضہ کرے اور دونوں فعل (متنازعان) افعال قلوب سے نہ ہوں تو مفعول کو فعل (اوّل) سے محذوف مان لیں گے جیسے کہ متوافقین میں ہے۔

اسم ظاہر واحد کی مثال: (ضَرَبْتُ وَأَکْرَمْتُ حَامِدًا)

اسم ظاہر تثنیہ کی مثال: (ضَرَبْتُ وَأَکْرَمْتُ الحَامِدَیْنِ)

اسم ظاہر جمع کی مثال: (ضَرَبْتُ وَأَکْرَمْتُ الحَامِدِیْنَ)

۴ اور متخالفین میں اسم ظاہر واحد کی مثال: (ضَرَبْتُ وَأَکْرَمَنِیْ حَامِدٌ)

اسم ظاہر تثنیہ کی مثال: (ضَرَبْتُ وَأَکْرَمَنِیْ الحَامِدَانِ)

اسم ظاہر جمع کی مثال: (ضَرَبْتُ وَأَکْرَمَنِیْ الحَامِدُوْنَ)

۵ اور اگر دونوں فعل افعال قلوب سے ہوں تو مفعول کو فعل اول کیلئے ظاہر کرنا واجب ہے۔

مثلاً (حَسِبَنِیْ مُنْطَلِقًا وَ حَسِبْتُ حَامِدًا مِنْطَلِقًا)

کیونکہ افعال قلوب میں مفعول کو حذف اور اضمار قبل الذکر جائز نہیں ہے۔

سوال: تنازع فعلان میں کوفیوں کے نزدیک فعل کی ضمیر کے احوال کیا ہیں؟

جواب: تنازع فعلان میں فعل کی ضمیر کے احوال میں کوفیوں کے مذاہب مندرجہ ذیل ہیں

① پہلے فعل کو عمل دیا جائے (اسم ظاہر کو پہلے فعل کا فاعل بنایا جائے) اور اگر دوسرا فعل فاعل کا تقاضہ کرے تو فعل ثانی میں فاعل کی ضمیر آئے گی۔

جیسا کہ متوافقین میں ہے مثلاً (ضَرَبَنِیْ وَأَكْرَمَنِیْ حَامِدٌ)

(ضَرَبَنِیْ وَأَكْرَمَانِیْ الحَامِدَانِ) (ضَرَبَنِیْ وَأَكْرَمُوْنِیْ الحَامِدُوْنَ)

② اور متخالفین میں مثلاً (ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمَنِیْ حَامِدًا)

(ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمَانِیْ الحَامِدَيْنِ) (ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمُوْنِیْ الحَامِدِيْنَ)

③ اور اگر فعل ثانی مفعول کا تقاضہ کرے اور دونوں فعل افعال قلوب سے نہ ہوں تو اس میں دو وجہیں جائز ہیں: ① فعل ثانی میں مفعول کو محذوف ماننا ② فعل ثانی میں مفعول کی ضمیر لانا لیکن مختار ضمیر لانا ہے تاکہ ملفوظ مقصود کے مطابق ہو جائے۔

جب اسم ظاہر کو فعل اول کا معمول بنایا تو فعل ثانی میں مفعول کو محذوف مان لیا جائے گا متوافقین میں مثلاً (ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ حَامِدًا) اسی طرح (ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ الحَامِدَيْنِ) (ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ الحَامِدِيْنَ)

④ اور متخالفین میں مثلاً (ضَرَبَنِیْ وَ أَكْرَمْتُ حَامِدٌ) اور (ضَرَبَنِیْ وَ أَكْرَمْتُ الحَامِدَانِ) اور (ضَرَبَنِیْ وَ أَكْرَمْتُ الحَامِدُوْنَ)

⑤ جب اسم ظاہر کو فعل اول کا معمول بنائیں گے تو فعل ثانی میں ضمیر لائیں گے جیسے متوافقین میں یعنی جب دونوں فعل مفعول کا تقاضا کریں۔ مثلاً (ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُهُ حَامِدًا)

اور (ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُهُمَا الحَامِدَيْنِ) اور (ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُهُمْ الحَامِدِيْنَ)

⑥ اور متخالفین میں مثلاً (ضَرَبَنِیْ وَأَكْرَمْتُهُ حَامِدٌ) اور (ضَرَبَنِیْ وَأَكْرَمْتُهُمَا الحَامِدَانِ) اور (ضَرَبَنِیْ وَأَكْرَمْتُهُمْ الحَامِدُوْنَ)

⑦ جب دونوں فعل افعال قلوب سے ہوں تو ضروری ہے کہ مفعول کو (لفظوں میں) ظاہر کیا جائے مثلاً (حَسِبَنِیْ وَ حَسِبْتُهُمَا مُنْطَلِقَيْنِ الحَامِدَانِ مُنْطَلِقًا) یہ اس وجہ سے ہے کہ (حَسِبَنِیْ اور حَسِبْتُهُمَا) نے (مُنْطَلِقًا) میں تنازع کیا تو فعل اوّل کو عامل بنالیا اور وہ (حَسِبَنِیْ) ہے اور فعل ثانی میں مفعول کو ظاہر کر دیا۔

اور اگر (کلام سے) (مُنْطَلِقَيْنِ) کو حذف کر دیا جائے اور کہا جائے (حَسِبَنِيْ وَ حَسِبْتُهُمَا الحَامِدَانِ مُنْطَلِقًا) تو افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک پر اقتصار کرنا لازم آئے گا اور وہ جائز نہیں ہے۔

اور اگر ضمیر لائی جائے تو مفرد کی ضمیر لائی جائے گی اور کہا جائے (حَسِبَنِيْ وَ حَسِبْتُهُمَا إِيَّاهُ الحَامِدَانِ مُنْطَلِقًا)

تو اس صورت میں دوسرا مفعول پہلے مفعول کے مطابق نہیں ہوگا اور وہ (هُمَا) ہے (حَسِبْتُهُمَا) میں اور یہ جائز نہیں یا پھر تثنیہ کی ضمیر لائی جائے مثلاً (حَسِبَنِيْ وَ حَسِبْتُهُمَا إِيَّاهُمَا الحَامِدَانِ مُنْطَلِقًا) تو اس وقت تثنیہ کی ضمیر کا مرجع مفرد ہونا لازم آئے گا اور وہ (مُنْطَلِقًا) ہے جس میں تنازع واقع ہے اور یہ بھی جائز نہیں اور جب حذف کرنا اور ضمیر کا لانا دونوں جائز نہیں تو اظہار واجب ہوگا۔

تیسری فصل

② مفعول مالم یسم فاعلہ (نائب فاعل)

سوال......: مفعول مالم یسم فاعلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مفعول مالم یسم فاعلہ ہر وہ مفعول ہے جس کا فاعل حذف کر دیا گیا ہو اور اس (مفعول) کو اس (فاعل) کی جگہ ذکر کر دیا گیا ہو مثلاً (نُصِرَ حَامِدٌ)

سوال......: مفعول مالم یسم فاعلہ (نائب فاعل) کے کیا احکام ہیں؟

جواب......: مفعول مالم یسم فاعلہ (نائب فاعل) کے احکام واحد تثنیہ اور جمع ہونے اور مذکر مؤنث ہونے میں فاعل کے احکام کی طرح ہیں۔

چوتھی فصل

③، ④ مبتدا و خبر

سوال:...... مبتدا و خبر کسے کہتے ہیں؟

جواب:...... مبتدا اور خبر وہ دو اسم ہیں جو عوامل لفظیہ سے خالی ہوتے ہیں ان میں سے ایک مسندالیہ ہوتا ہے اور اس کا نام مبتدا رکھا جاتا ہے اور دوسرا مسند بہ ہوتا ہے اس کا نام خبر رکھا جاتا ہے مثلاً (حَامِدٌ قَائِمٌ)

سوال:...... مبتدا اور خبر میں کون سا عامل ہوتا ہے؟

جواب:...... مبتدا و خبر میں عامل معنوی ہوتا ہے اور وہ ابتداء ہے۔

سوال:...... مبتدا و خبر اصل میں معرفہ ہوتے ہیں یا نکرہ؟

جواب:...... مبتدا اصل میں معرفہ ہوتا ہے اور خبر اصل میں نکرہ ہوتی ہے۔

سوال:...... نکرہ کب مبتدا بن سکتا ہے؟

جواب:...... نکرہ اس وقت مبتدا بن سکتا ہے جب اس کی تخصیص کر دی جائے اور تخصیص کی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) جب نکرہ کی صفت لائی جائے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ)

(۲) جب نکرہ سے پہلے نفی آ جائے۔ مثلاً (أَ رَجُلٌ فِي الدَّارِ أَمْ اِمْرَأَةٌ) (متکلم کے علم کی وجہ سے تخصیص پیدا ہو جائے)

(۳) جب نکرہ سے پہلے استفہام آ جائے۔ مثلاً (مَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْكَ) (کبھی تخصیص نفی کی وجہ سے ہو جاتی ہے قاعدہ ہے جب نکرہ تحت النفی (نفی کے بعد) واقع ہو تو عموم اور شمول افراد کا فائدہ دیتا ہے)

(۴) جب محصور کے معنی میں ہو۔ مثلاً (شَرٌّ أَهَرَّ ذَانَابٍ) (کبھی تنوین کی وجہ سے تخصیص ہو جاتی ہے)۔

⑤ جب خبر مقدم ہو اور وہ شبہ جملہ ہو۔(فِي الدَّارِ رَجُلٌ)

⑥ جب وہ دعاء ہو۔ مثلاً (سَلَامٌ عَلَيْكَ) (کبھی متکلم کی نسبت کی وجہ سے نکرہ میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے)

سوال: ...... اگر ایک اسم معرفہ ہو اور دوسرا نکرہ تو مبتدا کون بنے گا؟

جواب: ...... جب دو اسموں میں سے ایک معرفہ ہو اور دوسرا نکرہ ہو تو ضروری طور پر معرفہ کو مبتدا بنایا جائے گا مثلاً (حَامِدٌ قَائِمٌ) جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

سوال: ...... جب دو اسم معرفہ ہوں تو کس کو مبتداء بنایا جائے گا؟

جواب: ...... جب دو اسم معرفہ ہوں تو جس کو چاہیں مبتدا بنالیں اور جس کو چاہیں خبر بنالیں مثلاً (اَللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰهُنَا)(مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا)(آدَمُ أَبُوْنَا)

سوال: ...... خبر کون سا جملہ ہوتی ہے؟

جواب: ...... خبر کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے مثلاً (حَامِدٌ أَبُوْهُ قَائِمٌ)

اور کبھی جملہ فعلیہ ہوتی ہے مثلاً (حَامِدٌ قَامَ أَبُوْهُ)

اور کبھی جملہ شرطیہ ہوتی ہے مثلاً (حَامِدٌ اِنْ جَاءَ نِيْ فَأَكْرَمْتُهُ)

اور کبھی جملہ ظرفیہ ہوتی ہے مثلاً (حَامِدٌ خَلْفَكَ وَحَمَّادٌ فِي الدَّارِ)

سوال: ...... ظرف کس کے متعلق ہوتی ہے؟

جواب: ...... ظرف اکثر نحویوں کے نزدیک جملہ کے متعلق ہوتی ہے اور وہ جملہ اِسْتَقَرَّ ہے مثلاً (حَامِدٌ فِي الدَّارِ) تو اس اصل عبارت ہے (حَامِدٌ اِسْتَقَرَّ فِي الدَّارِ)

سوال: ...... کیا جملہ (یعنی خبر) میں ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہو؟

جواب: ...... ① جملہ (جو خبر بن رہا ہو اس) کیلئے ضروری ہے کہ اس میں ضمیر ہو جو مبتداء کی طرف لوٹ رہی ہو جیسے هاء ہے مثلاً (حَامِدٌ أَبُوْهُ قَائِمٌ) تو (أَبُوْهُ قَائِمٌ) میں ضمیر ہے جو مبتداء کی طرف لوٹ رہی ہے۔

② اور کبھی کبھار ضمیر کو حذف بھی کر سکتے ہیں جب قرینہ موجود ہو مثلاً (اَلسَّمَنُ مَنَوَانِ بِدِرْهَمٍ) اور (اَلْبُرُّ اَلْكُرُّ بِسِتِّيْنَ دِرْهَمًا) (تو ان مثالوں میں منہ ضمیر حذف کر دی گئی)۔

سوال......: کیا خبر مبتدا سے مقدم ہو سکتی ہے؟

جواب......: خبر کبھی کبھار مبتدا سے مقدم ہو جاتی ہے مثلاً (فِي الدَّارِ حَامِدٌ)

سوال......: کیا مبتدا کی ایک سے زیادہ خبریں ہو سکتی ہیں؟

جواب......: مبتدا کی ایک سے زائد خبریں آ سکتی ہیں مثلاً (حَامِدٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ عَاقِلٌ)

سوال......: کیا مبتدا کی کوئی قسم ہے جو مسند الیہ نہیں ہوتی؟

جواب......: نحویوں کے نزدیک مبتداء کی ایک قسم ہے جو مسند الیہ نہیں ہوتی اور وہ صفت ہے جو حرف نفی کے بعد واقع ہو مثلاً (مَاقَائِمٌ حَامِدٌ) یا وہ صفت حرف استفہام کے بعد واقع ہو مثلاً (أَ قَائِمٌ حَامِدٌ) اور اس کی شرط یہ ہے کہ یہ صفت کا صیغہ اسم ظاہر کو رفع دے مثلاً (مَا قَائِمُ الحَامِدَانِ) اور (أَ قَائِمُ الحَامِدَانِ) برخلاف (مَا قَائِمَانِ الحَامِدَانِ) کے۔

پانچویں فصل

⑤ خبر ان واُخواتها (حروف مشبہ بالفعل کی خبر)

سوال......: حروف مشبہ بالفعل (ان واُخواتها) کتنے ہیں؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل (ان واُخواتها) چھ ہیں: ① انّ ② أنّ ③ کأنّ ④ لکنّ ⑤ لیت ⑥ لعلّ

سوال......: حروف مشبہ بالفعل (ان واُخواتها) کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں مبتدا کو اس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہتے ہیں (یہاں ان واُخواتها کی خبر کے متعلق بحث ہے اور یہ مرفوعات سے ہے)

سوال......: حروف مشبہ بالفعل (ان واُخواتها) کی خبر مسند ہوتی ہے یا مسند الیہ؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل (ان وأخواتها) کی خبر مسند ہوتی ہے مثلاً (إِنَّ حَامِدًا قَائِمٌ)

سوال......: حروف مشبہ بالفعل (ان وأخواتها) کی خبر کا کیا حکم ہے؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل (ان وأخواتها) کی خبر کا حکم مفرد یا جملہ معرفہ یا نکرہ ہونے میں

مبتدا کی خبر کی طرح ہے۔

سوال......: کیا حروف مشبہ بالفعل کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل کی خبر اس کے اسم سے صرف ایک صورت میں مقدم ہو سکتی ہے کہ جب یہ ظرف ہو مثلاً (اِنَّ فِی الدَّارِ حَامِدًا) کیونکہ ظرف میں کثرت استعمال کی وجہ سے وسعت ہے۔ (لہٰذا خبر کو مقدم بھی کر سکتے ہیں اور مؤخر بھی۔)

چھٹی فصل:

⑥ اسم کان واخواتها (افعال ناقصہ کا اسم)

سوال......: افعال ناقصہ کتنے ہیں؟

جواب......: افعال ناقصہ سترہ ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① کان ② صار ③ أصبح ④ أمسی ⑤ أضحی ⑥ ظل ⑦ بات ⑧ راح ⑨ اض ⑩ عاد ⑪ غدا ⑫ مازال ⑬ مابرح ⑭ ما فتیٔ (فتی) ⑮ ماانفك ⑯ مادام ⑰ لیس

سوال......: أفعال ناقصہ کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب......: أفعالِ ناقصہ مبتدا وخبر (جملہ اسمیہ) پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو رفع دیتے ہیں اس کو ان کا اسم کہتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں اس کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ (یہاں افعال ناقصہ کے اسم کے متعلق بحث ہے کیونکہ وہ مرفوعات میں سے ہے)

سوال......: افعال ناقصہ کا اسم مسند ہوتا ہے یا مسند الیہ؟

جواب......: افعال ناقصہ کا اسم ان کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ ہوتا ہے۔ مثلاً (کَانَ حَامِدٌ قَائِمًا)

سوال......: کیا افعال ناقصہ کی خبر کو ان کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے؟

جواب......: افعال ناقصہ کے عمل کو ثابت رکھتے ہوئے ان کی خبر کو ان اسم پر مقدم کرنا جائز ہے مثلاً (کَانَ قَائِمًا حَامِدٌ)

سوال.....: کیا افعال ناقصہ پر ان کی خبروں کو مقدم کرنا جائز ہے؟

جواب.....: افعال ناقصہ پر ان کی خبر کی تقدیم ماوالے الفاظ چھوڑ کر جائز ہے مثلاً (قَائِمًا كَانَ حَامِدٌ) اور یہ کہنا (قَائِمًا مَازَالَ حَامِدٌ) ناجائز ہے۔ اور لَيْسَ میں اختلاف ہے۔

(ان افعال کے بارے میں باقی کلام دوسری قسم میں آئے گی۔ ان شاء اللہ)

ساتویں فصل:

⑦ اسم ماولا مشابہ بلیس

سوال.....: ماولا کا اسم مسند ہوتا ہے یا مسند الیہ؟

جواب.....: ماولاء کا اسم ان کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ ہوتا ہے مثلاً (مَا حَامِدٌ قَائِمًا)

سوال.....: کیا ماولا معرفہ پر داخل ہوتے ہیں یا نکرہ پر؟

جواب.....: ما عام ہے معرفہ ونکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے مثلاً (مَا حَامِدٌ قَائِمًا) اور لا خاص ہے صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے مثلاً (لَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا) کوئی آدمی خوش طبع (ظرافت پسند) نہیں ہے۔

آٹھویں فصل

⑧ خبر لائے نفی جنس

سوال.....: لائے نفی جنس کی خبر مسند ہوتی ہے یا مسند الیہ؟

جواب.....: لائے نفی جنس کی خبر اس کے داخل ہونے کے بعد مسند ہوتی ہے مثلاً (لَا رَجُلَ قَائِمٌ) قائم لائے نفی جنس کی خبر ہے اور مرفوع ہے۔

دوسرا مقصد

منصوبات کا بیان

سوال......: منصوبات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: منصوبات کی بارہ قسمیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① مفعول مطلق ② مفعول بہ ③ مفعول فیہ ④ مفعول لہ ⑤ مفعول معہ ⑥ حال ⑦ تمیز ⑧ مستثنیٰ ⑨ حروف مشبہ بالفعل ان واخواتھا کا اسم ⑩ افعال ناقصہ کان واخواتھا کی خبر ⑪ لائے نفی جنس کا اسم ⑫ ماولا مشابہ بلیس کی خبر

پہلی فصل

① مفعول مطلق

سوال......: مفعول مطلق کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو مذکورہ فعل کے ہم معنی ہو۔

سوال......: مفعول مطلق کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: مفعول مطلق کی تین قسمیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① مفعول مطلق تاکید کیلئے مثلاً (ضَرَبْتُ ضَرْبًا)

② مفعول مطلق نوع کیلئے مثلاً (جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِي)

③ مفعول مطلق عدد کیلئے مثلاً (جَلَسْتُ جَلْسَةً أَوْ جَلْسَتَيْنِ أَوْ جَلَسَاتٍ)

سوال......: کیا مفعول مطلق مذکورہ فعل کے لفظ کے علاوہ سے بھی آ سکتا ہے؟

جواب......: مفعول مطلق مذکورہ فعل کے لفظ کے علاوہ سے بھی آ سکتا ہے مثلاً (قَعَدْتُ جُلُوْسًا) اور (أَنْبَتَ نَبَاتًا) (اس وقت یہ نائب مفعول مطلق ہوگا مفعول مطلق نہیں)

سوال......: کیا مفعول مطلق کا فعل حذف کیا جا سکتا ہے؟

جواب:...... مفعول مطلق کا فعل قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے حذف کرنا کبھی جائز اور کبھی واجب ہوتا ہے۔

جوازاً مثلاً آنے والے کیلئے کہا جائے (خَيْرَ مَقْدَمٍ) اس کی اصل عبارت اس طرح ہے (قَدِمْتَ قُدُوْمًا خَيْرَ مَقْدَمٍ)

واجب سماعی۔ مثلاً (سَقْيًا) کہنا اصل میں تھا (سَقَاكَ اللّٰهُ سَقْيًا) اور (شُكْرًا) کہنا اصل میں تھا (شَكَرْتُكَ شُكْرًا) اور (حَمْدًا) کہنا اصل میں تھا (حَمِدْتُكَ حَمْدًا) اور (رَعْيًا) کہنا اصل میں تھا (رَعَاكَ اللّٰهُ رَعْيًا) یہ (حذف وجوبی) کی تمام صورتیں سماعی ہیں۔

دوسری فصل:

۲ مفعول بہ

سوال:...... مفعول بہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:...... مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو مثلاً (ضَرَبَ حَامِدٌ حَمَّادًا)

سوال:...... کیا مفعول بہ کو فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے؟

جواب:...... مفعول بہ کو فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے مثلاً (ضَرَبَ حَمَّادًا حَامِدٌ)

سوال:...... کیا مفعول بہ کے فعل کو حذف کیا جا سکتا ہے؟

جواب:...... مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا کبھی جائز ہوتا ہے اور کبھی واجب۔

جوازاً مثلاً کوئی کہے (مَنْ اَضْرِبُ) تو اس کے جواب میں کہا جائے (حَامِدًا) تو اس کا فعل (اِضْرِبْ) محذوف ہے۔

فعل کو وجوباً حذف کرنے کی چار صورتیں ہیں: ایک صورت سماعی ہے اور تین صورتیں قیاسی ہیں:

① فعل کو سماعاً حذف کر دیا جائے: مثلاً (اِمْرَاَءً وَنَفْسَهُ) اصل میں تھا (اُتْرُكْ اِمْرَاَءً وَنَفْسَهُ) اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول: (وَانْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ) (اصل میں تھا (وَانْتَهُوْا عَنِ التَّثْلِيْثِ

وَاقْصُدُوْا خَيْرًا لَكُمْ)

اور اسی طرح (اَهْلًا وَّسَهْلًا) (اصل میں تھا (اَتَيْتَ اَهْلًا وَطِئْتَ سَهْلًا)

قیاساً حذف کی صورتیں:

① تحذیر (اس کے معنی ڈرانے کے ہیں) اس کی دو صورتیں ہیں:

① تحذیر کو ذکر کیا جائے اور یہ معمول اِتَّقِ (فعل) محذوف ملنے سے آتا ہے۔ مثلاً (اِيَّاكَ وَالْاَسَدَ) یہ اصل میں تھا (اِتَّقِكَ وَالْاَسَدَ)

② محذر منہ (جس سے ڈرایا جائے) کو مکرر (بار بار) ذکر کیا جائے مثلاً (اَلطَّرِيْقَ اَلطَّرِيْقَ) یہ اصل میں تھا (اِتَّقِ اَلطَّرِيْقَ اَلطَّرِيْقَ) فعل کو حذف کر دیا۔

② (مَا اُضْمِرَ عَامِلُهُ عَلٰى شَرِيْطَةِ التَّفْسِيْرِ) کے تحت مفعول بہ کے فعل کو حذف کر دیا یعنی مفعول بہ کے فعل کو اس وجہ سے حذف کر دیا کہ اس کی تفسیر (وضاحت) آگے آرہی ہے۔

(مَا اُضْمِرَ) سے مراد ہر وہ اسم ہے جس کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو جو اس مذکورہ اسم کی ضمیر یا اس اسم کے متعلق میں عمل کر رہا ہو اس طرح کہ اگر فعل یا اس کے کسی مناسب کو اسم مذکورہ پر داخل کر دیا جائے تو وہ اس کو نصب دیتا ہو۔ مثلاً (حَامِدًا ضَرَبْتُهُ) (حَامِدًا) فعل محذوف (ضَرَبْتُ) کی وجہ سے منصوب ہے چونکہ دوسرا فعل ضربتہ اس کی تفسیر کر رہا ہے

(اور اس بات کی بہت سی جزئیات ہیں جن کو بڑی کتابوں میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے)

③ تیسری صورت منادی ہے جہاں مفعول بہ کے فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے اور منادی وہ اسم ہے جس کو حرف نداء کے ذریعہ سے بلایا گیا ہو جو لفظوں میں مذکور ہو مثلاً (يَا عَبْدَاللّٰهِ) اصل میں تھا (اَدْعُوْ عَبْدَاللّٰهِ) حرف نداء اَدْعُوْ کے قائم مقام ہے

سوال......: حروف نداء کتنے ہیں؟

جواب......: حروف نداء پانچ ہیں: ① يَا ② اَيَا ③ هَيَا ④ اَیْ ⑤ اَ (ہمزہ مفتوحہ)

سوال......: کیا حروف نداء کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب......: حروف نداء کو قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے حذف کرنا جائز ہے۔ مثلاً (يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا) اصل میں تھا (يَا يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا)

سوال......: منادی جب مفرد ہو تو اس کا اعراب کیا ہوگا؟

جواب......: منادی جب مفرد معرفہ ہو تو علامت رفع پر مبنی ہوتا ہے جیسے ضمہ اور اس کی مثل (الف اور واؤ) مثلاً (یَا حَامِدُ) اور (یَا رَجُلُ) اور (یَا حَامِدَانِ) اور (یَا حَامِدُوْنَ)

سوال......: اگر منادی پر لام استغاثہ داخل کر دیا جائے تو منادی کا اعراب کیا ہوگا؟

جواب......: اگر منادی پر لام استغاثہ داخل کر دیا جائے تو منادی مجرور ہوگا مثلاً (یَا لَحَامِدٍ)

سوال......: اگر منادی کے آخر میں الف استغاثہ آ جائے تو اس کا اعراب کیا ہوگا؟

جواب......: منادی کے آخر میں الف استغاثہ آ جائے تو وہ مفتوح ہوتا ہے مثلاً (یَا حَامِدَاهْ)

سوال......: اگر منادی مضاف یا شبہ مضاف ہو تو اس کا اعراب کیا ہوگا؟

جواب......: جب منادی مضاف یا شبہ مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے مضاف کی مثال: (یَا عَبْدَ اللّٰہِ) اور شبہ مضاف کی مثال: (یَا طَالِعًا جَبَلًا)

سوال......: جب منادی نکرہ غیر معینہ ہو تو اس کا اعراب کیا ہوگا؟

جواب......: جب منادی نکرہ غیر معینہ ہو تو وہ منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً اندھے کا کہنا (یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِيْ)

سوال......: اگر منادی معرف بالألف و اللام ہو تو اس کا اعراب کیا ہوگا؟

جواب......: جب منادی معرف بالألف و اللام ہو تو منصوب ہوتا ہے۔

(حرف نداء اور منادی کے درمیان (أَيْ) اور (هَا) تنبیہ سے فاصلہ کرنا ضروری ہے تاکہ بغیر فاصلہ کے دو آلہ تعریف کا اجتماع نہ ہو جائے) مثلاً (یَا أَیُّهَا الرَّجُلُ) اور (یَا أَیَّتُهَا الْمَرْأَةُ)

سوال......: کیا منادی میں ترخیم جائز ہے؟

جواب......: منادی میں ترخیم جائز ہے اور وہ اس (منادی) کے آخر کو بغرض تخفیف حذف کرنا ہے۔ مثلاً (یَامَالِكُ) میں (یَامَالُ) کہنا اور (یَامَنْصُوْرُ) میں (یَا مَنْصُ) کہنا اور (یَاعُثْمَانُ) میں (یَاعُثْمُ) کہنا۔

سوال......: منادی مرخم کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب......: منادی مرخم میں ضمہ اور اصل حرکت پڑھنا جائز ہے مثلاً (یَاحَارِثُ) میں (یَاحَارُ) یا

(یَاحَارِ) دونوں پڑھنا جائز ہے۔

سوال......: کیا یاء حرف نداء کو مندوب کیلئے استعمال کرنا جائز ہے؟

جواب......: یاء حرف نداء کو مندوب کیلئے استعمال کرنا جائز ہے مندوب وہ ہے جس پر دردمندی کا اظہار کیا جائے (واویلا وآہ زاری اور نوحہ کیا جائے)۔

سوال......: مندوب کا کیا حکم ہے؟

جواب......: مندوب کا معرب اور مبنی ہونے میں منادی کے حکم کی طرح ہے۔

سوال......: یاء اور واء میں کیا فرق ہے؟

جواب......: یاء اور واء میں فرق یہ ہے کہ یاء منادی اور مندوب دونوں کیلئے آتی ہے مثلاً (یَا حَامِدَاهُ) اور (وَاحَامِدَاهُ) اور واء صرف مندوب کے ساتھ خاص ہے مثلاً (وَاحَامِدَاهُ)

تیسری فصل:

③ مفعول فیہ

سوال......: مفعول فیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مفعول فیہ وہ ہے جس میں فاعل کا فعل زمان اور مکان میں واقع ہو، اور اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔ (مثلاً (صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ))

سوال......: ظرف زمان کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں: ① ظرف زمان مبہم ② ظرف زمان محدود

سوال......: ظرف زمان مبہم کسے کہتے ہیں؟

جواب......: ظرف زمان مبہم وہ ہے جس کی کوئی حد متعین نہ ہو مثلاً (دَهْرٌ) اور (حِيْنٌ)

سوال......: ظرف زمان محدود کسے کہتے ہیں؟

جواب......: ظرف زمان محدود وہ ہے جس کی حد متعین ہو۔ مثلاً (یَوْمٌ) اور (لَیْلَةٌ) اور (شَهْرٌ) اور (سَنَةٌ)

سوال......: ظرف زمان مبہم اور محدود کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب......: ظرف زمان مبہم اور محدود میں فی مقدر ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ منصوب ہوتے ہیں۔ مثلاً (صُمْتُ دَهْرًا أَيْ فِيْ دَهْرٍ) اور (سَافَرْتُ شَهْرًا أَيْ فِيْ شَهْرٍ)

سوال......: ظرف مکان کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: ظرف مکان کی دو قسمیں ہیں: ① ظرف مکان مبہم ② ظرف مکان محدود

سوال......: ظرف مکان مبہم اور ظرف مکان محدود کسے کہتے ہیں؟

جواب......: ظرف مکان مبہم اور ظرف مکان محدود کی بھی وہی تعریف ہے جو ظرف زمان مبہم اور محدود میں گزر چکی ہے۔

سوال......: ظرف مکان مبہم اور ظرف مکان محدود کا کیا اعراب ہوتا ہے؟

جواب......: ظرف مکان مبہم فی کی تقدیر کے ساتھ منصوب ہوتا ہے مثلاً (جَلَسْتُ خَلْفَكَ) اور (جَلَسْتُ أَمَامَكَ) اور ظرف مکان محدود فی کی تقدیر کے ساتھ منصوب نہیں ہوتا بلکہ اس میں فی کو ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے مثلاً (جَلَسْتُ فِيْ الدَّارِ) اور (جَلَسْتُ فِيْ السُّوْقِ) اور (جَلَسْتُ فِيْ الْمَسْجِدِ).

چوتھی فصل

④ مفعول لہ

سوال......: مفعول لہ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مفعول لہ وہ اسم ہے جس کی وجہ سے وہ فعل واقع ہوا ہو جو اس اسم سے پہلے مذکور ہے۔

سوال......: مفعول لہ کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب......: مفعول لہ لام مقدر کے ساتھ منصوب ہوتا ہے مثلاً (ضَرَبْتُهُ تَادِيْبًا أَيْ لِلتَّادِيْبِ) اور (قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا أَيْ لِلْجُبْنِ) (اگر لام لفظوں میں موجود ہو تو

مجرور ہوگا)۔

سوال ......: زجاج کے نزدیک مفعول لہ کسے کہتے ہیں؟

جواب ......: زجاج کے نزدیک مفعول لہ مصدر ہوتا ہے اس کی اصل عبارت اس طرح ہوتی ہے (اَدَّبْتُهُ تَادِيْبًا) اور (جُبْنتُ جُبْنًا)

پانچویں فصل:

⑤ مفعول معہ

سوال ......: مفعول معہ کسے کہتے ہیں؟

جواب ......: مفعول معہ وہ اسم ہے جو واؤ کے بعد ذکر کیا جائے اور وہ واؤ فعل کے معمول کی مصاحبت کیلئے مع کے معنی میں ہو مثلاً (جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ أَيْ مَعَ الْجُبَّاتِ) اور (جِئْتُ أَنَا وَحَامِدًا أَيْ مَعَ حَامِدٍ)

سوال ......: جب فعل لفظوں میں موجود ہو اور عطف جائز ہو تو مفعول معہ کا کیا حکم ہے؟

جواب ......: جب فعل لفظوں میں موجود ہو اور واؤ کے مابعد کا ماقبل پر عطف کرنا جائز ہو تو اس وقت مفعول معہ میں نصب اور رفع دونوں جائز ہیں مثلاً (جِئْتُ أَنَا وَحَامِدًا) اور (جِئْتُ أَنَا وَحَامِدٌ) (نصب مفعولیت کی وجہ سے اور رفع عطف کی وجہ سے)۔

سوال ......: جب فعل لفظوں میں ہو اور مفعول معہ میں عطف جائز نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب ......: جب فعل لفظوں میں ہو اور مفعول معہ میں عطف جائز نہ ہو تو مفعول معہ ہونے کی وجہ سے نصب ہی متعین ہوگا مثلاً (جِئْتُ وَحَامِدًا)

سوال ......: جب فعل معنوی ہو اور عطف جائز ہو تو مفعول معہ کا کیا حکم ہے؟

جواب ......: جب فعل معنوی ہو اور عطف جائز ہو تو مفعول معہ میں عطف ہی متعین ہوگا۔ مثلاً (مَا لِحَامِدٍ وَحَمَّادٍ)

سوال ......: جب فعل معنوی ہو اور عطف جائز نہ ہو تو مفعول معہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب فعل معنوی ہو اور عطف جائز نہ ہو تو مفعول معہ میں نصب ہی متعین ہوگا مثلاً (مَالَكَ وَحَامِدًا) اور (مَاشَانُكَ وَحَمَّادًا) اس لیے کہ اس کا معنی (مَاتَصْنَعُ) ہے۔

چھٹی فصل

⑥ حال

سوال: حال کسے کہتے ہیں؟

جواب: حال وہ لفظ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت کو بیان کرے مثلاً (جَاءَ نِيُ حَامِدٌ رَاكِبًا) اور (ضَرَبْتُ حَامِدًا مَشْدُودًا) اور (لَقِيْتُ حَمَّادًا رَاكِبَيْنِ)۔

سوال: جس فاعل سے حال واقع ہو رہا ہو کیا وہ معنوی ہو سکتا ہے؟

جواب: جس فاعل سے حال واقع ہو رہا ہو وہ کبھی معنوی ہوتا ہے۔ مثلاً (حَامِدٌ فِي الدَّارِ قَائِمًا) تو اس کی اصل عبارت اس طرح ہے (حَامِدٌ اِسْتَقَرَّ فِي الدَّارِ قَائِمًا)

سوال: جس مفعول سے حال واقع ہو رہا ہو کیا وہ معنوی ہو سکتا ہے؟

جواب: جس مفعول بہ سے حال واقع ہو رہا ہو وہ کبھی معنوی ہوتا ہے۔ مثلاً (هٰذَا حَامِدٌ قَائِمًا) اس کا معنی ہے کہ جو مشار الیہ کھڑا ہونے والا ہے وہ حامد ہے

سوال: حال میں عامل کون سا ہوتا ہے؟

جواب: حال میں عامل یا فعل ہوگا (مثلاً (جَاءَ حَامِدٌ رَاكِبًا) اس میں عامل جاء فعل ہے) یا معنی فعل عامل ہوگا۔ مثلاً (هٰذَا حَامِدٌ قَائِمًا) اس کا معنی ہے (أُشِيْرُ وَأُنَبِّهُ)

سوال: حال اور ذوالحال نکرہ ہوتا یا معرفہ؟

جواب: حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے۔ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے، جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے۔

سوال: جب ذوالحال نکرہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب حال کے نکرہ ہونے کے ساتھ ساتھ ذوالحال بھی نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرنا

واجب ہے مثلاً (جَاءَ نِي رَاكِبًا رَجُلٌ)
کیونکہ جب حال کو مقدم نہ کریں تو ذوالحال کے منصوب ہونے کی صورت میں حال کا صفت کے ساتھ التباس لازم آئے گا مثلاً (رَأَيْتُ رَجُلاً رَاكِبًا)

سوال......: کون سا جملہ حال بن سکتا ہے؟

جواب......: جملہ خبریہ حال بن سکتا ہے۔ جملہ اسمیہ کی مثال: (جَاءَ نِي حَامِدٌ وَغُلَامُهُ رَاكِبٌ) اور جملہ فعلیہ کی مثال: (جَاءَ نِي حَامِدٌ وَ يَرْكَبُ غُلَامُهُ)

سوال......: کیا حال کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب......: حال کے عامل کو قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے حذف کرنا جائز ہے۔

① (قرینہ حالیہ ہو) مثلاً کوئی مسافر سے کہے (سَالِمًا غَانِمًا) اصل میں تھا (تَرْجِعُ سَالِمًا غَانِمًا)

② (یا قرینہ مقالیہ ہو مثلاً آنے والے سے کوئی پوچھے (كَيْفَ جِئْتَ) تو وہ جواب میں کہے (رَاكِبًا) اصل میں یہ (جِئْتُ رَاكِبًا) تھا۔

ساتویں فصل

⑦ تمیز

سوال......: تمیز کسے کہتے ہیں؟

جواب......: تمیز وہ اسم نکرہ ہے جس کو اس مقدار کے بعد ذکر کیا جائے جس میں ابہام ہو اور وہ مقدار سے ابہام کو دور کرے۔ مثلاً (عِنْدِي عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا)

سوال......: تمیز کس سے ابہام کو دور کرتی ہے؟

جواب......: تمیز اکثر مقدار سے ابہام کو دور کرتی ہے: وہ مقدار عدد ہوں: مثلاً (عِنْدِي عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا) یا وہ مقدار کیل ہوں مثلاً (عِنْدِي قَفِيْزَانِ بُرًّا) یا وہ مقدار وزن ہوں مثلاً (عِنْدِي مَنَوَانِ سَمْنًا) یا وہ مقدار مساحت ہوں مثلاً (عِنْدِي جَرِيْبَانِ قُطْنًا) یا ان کے

علاوہ کوئی اور ہوں جیسے مقیاس مثلاً (عَلَى التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبْدًا)۔

سوال......: کیا تمیز غیر مقدار سے ابہام کو دور کرتی ہے؟

جواب......: تمیز غیر مقدار سے بھی ابہام کو دور کرتی ہے مثلاً (هٰذَا خَاتَمٌ حَدِيْدًا) اور (هٰذَا سَوَارٌ ذَهَبًا)

سوال......: جب تمیز غیر مقدار سے ابہام کو دور کرے تو اس کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب......: جب تمیز غیر مقدار سے ابہام کو دور کرے تو اکثر مجرور ہوتی ہے مثلاً (خَاتَمُ فِضَّةٍ)

سوال......: کیا تمیز جملہ کے بعد واقع ہو سکتی ہے؟

جواب......: کبھی تمیز جملہ کے بعد واقع ہوتی ہے اور جملہ میں جو نسبت ہے اس میں ابہام ہوتا ہے تو تمیز اس ابہام کو دُور کرتی ہے مثلاً (طَابَ حَامِدٌ نَفْسًا، أَوْ عِلْمًا، أَوْ أَدَبًا) حامد نفس کے اعتبار سے اچھا ہے، یا علم کے اعتبار سے، یا ادب کے اعتبار سے۔

آٹھویں فصل:

⑧ مستثنیٰ

سوال......: مستثنیٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مستثنیٰ وہ لفظ (اسم) ہے جو (اِلَّا) اور اس کے ہم مثلوں کے بعد مذکور ہوتا ہے تا کہ مخاطب کو معلوم ہو جائے کہ جو حکم اِلَّا کے ماقبل اسم کی طرف منسوب ہے وہ اِلَّا کے مابعد کی طرف منسوب نہیں ہے۔

سوال......: حروف مستثنیٰ کتنے ہیں؟

جواب......: حروف مستثنیٰ دس ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں: ① اِلَّا ② غیر ③ سوی ④ سواء ⑤ حاشا ⑥ خلا ⑦ عدا ⑧ ماعدا ⑨ لیس ⑩ لایکون

سوال......: مستثنیٰ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ① مستثنیٰ متصل ② مستثنیٰ منقطع

سوال...... مستثنیٰ متصل کسے کہتے ہیں؟

جواب...... مستثنیٰ متصل وہ مستثنیٰ ہے جو پہلے تو مستثنیٰ منہ میں داخل ہو پھر الا اور اس کے ہم مثلوں کے ذریعے سے نکالا جائے مثلاً (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا حَامِدًا)

سوال...... مستثنیٰ منقطع کسے کہتے ہیں؟

جواب...... مستثنیٰ منقطع وہ مستثنیٰ ہے جو اِلَّا اور اس کے ہم مثلوں کے بعد مذکور ہو لیکن اسے متعدد سے نہ نکالا گیا ہو کیونکہ وہ متعدد میں شامل ہی نہ تھا مثلاً (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا)

سوال......: کلام موجب اور غیر موجب کسے کہتے ہیں؟

جواب......: کلام موجب اس کلام کو کہتے ہیں جس کلام میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو اور جس کلام میں یہ موجود ہوں اس کو کلام غیر موجب کہتے ہیں۔

سوال......: مستثنیٰ کے اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: مستثنیٰ کے اعراب کی چار قسمیں ہیں۔

سوال......: مستثنیٰ کے اعراب کی پہلی قسم کون سی ہے؟

جواب......: مستثنیٰ کے اعراب کی پہلی قسم مستثنیٰ مندرجہ ذیل پانچ حالتوں میں منصوب ہوگا:

① جب مستثنیٰ متصل ہو، اور اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو۔ مثلاً (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا حَامِدًا)

② جب مستثنیٰ منقطع ہو۔ مثلاً (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا)

③ جب مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو۔ مثلاً (جَاءَ نِیْ اِلَّا حَامِدًا أَحَدٌ)

④ جب خلا اور عدا کے بعد ہو۔ مثلاً (جَاءَ نِیْ خَلَا حَامِدًا) اور (جَاءَ نِیْ عَدَا حَامِدًا)

⑤ جب مَاخَلَا، مَاعَدَا، لَیْسَ اور لَایَکُوْنُ کے بعد ہو۔ مثلاً (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ مَاخَلَا حَامِدًا) (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ مَاعَدَا حَامِدًا) (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ لَیْسَ حَامِدًا) (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ لَایَکُوْنُ حَامِدًا)

سوال......: مستثنیٰ کے اعراب کی دوسری قسم کون سی ہے؟

جواب......: مستثنیٰ کے اعراب کی دوسری قسم یہ ہے کہ مستثنیٰ منصوب ہوگا یا عامل کے مطابق ہو

گا جب یہ بطور بدل اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور اس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔

① بطور مستثنیٰ منصوب ہو مثلاً (مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا حَامِدًا)

② ماقبل سے بدل ہو مثلاً (مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا حَامِدٌ)

سوال:..... مستثنیٰ کے اعراب کی تیسری قسم کون سی ہے؟

جواب:..... مستثنیٰ کے اعراب کی تیسری قسم یہ ہے کہ مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا جب مستثنیٰ مفرغ ہو اور اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔

مثلاً (مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا حَامِدٌ) اور (مَا رَأَیْتُ اِلَّا حَامِدًا) اور (مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِحَامِدٍ)

سوال:..... مستثنیٰ کے اعراب کی چوتھی قسم کون سی ہے؟

جواب:..... مستثنیٰ کے اعراب کی چوتھی قسم یہ ہے کہ مستثنیٰ اکثر نحویوں کے نزدیک مجرور ہوگا جب یہ غیر، سوی اور سواء کے بعد واقع ہو اور حاشا کے بعد عموماً۔ مثلاً (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ غَیْرَ حَامِدٍ) اور (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ سِوٰی حَامِدٍ) اور (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ سِوَاءَ حَامِدٍ) اور (جَاءَنِیْ الْقَوْمُ حَاشَا حَامِدٍ)

سوال:..... غیر کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب:..... غیر کا اعراب تمام مذکورہ صورتوں میں مستثنیٰ ب (اِلَّا) کے اعراب کے مطابق ہوگا مثلاً: (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ غَیْرَ حَامِدٍ) اور (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ غَیْرَ حِمَارٍ) (مَاجَاءَ نِیْ غَیْرَ حَامِدٍ الْقَوْمُ) (مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ غَیْرَ حَامِدٍ) (مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ غَیْرُ حَامِدٍ)

مثلاً (مَاجَاءَ نِیْ غَیْرُ حَامِدٍ) اور (مَا رَأَیْتُ غَیْرَ حَامِدٍ) اور (مَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ حَامِدٍ)

سوال:..... کیا لفظ غیر صفت کیلئے وضع کیا گیا ہے یا استثناء کیلئے؟

جواب:..... لفظ غیر صفت کیلئے وضع کیا گیا ہے لیکن یہ کبھی استثناء کیلئے بھی استعمال ہو جاتا ہے۔

سوال:..... کیا اِلَّا صفت کیلئے وضع کیا گیا ہے یا استثناء کیلئے؟

جواب:..... اِلَّا استثناء کیلئے وضع کیا گیا ہے لیکن یہ کبھی کبھار صفت کیلئے بھی استعمال ہو جاتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا اَیْ غَیْرَ اللّٰهِ) اور اسی طرح ہے (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)۔

نویں فصل:

⑨ خبر کان واخواتھا (افعال ناقصہ کی خبر)

سوال......: افعال ناقصہ کی خبر مسند ہوتی ہے یا مسند الیہ؟

جواب......: افعال ناقصہ کی خبر ان کے داخل ہونے کے بعد مسند ہوتی ہے۔ مثلاً (كَانَ حَامِدٌ قَائِمًا)

سوال......: افعال ناقصہ کی خبر کا کیا حکم ہے؟

جواب......: افعال ناقصہ کی خبر کا حکم شرائط واحکام اور اقسام میں مبتدا کی خبر کی طرح ہے۔

سوال......: کیا افعال ناقصہ کی خبر کو اس کے اسماء پر مقدم کرنا جائز ہے؟

جواب......: افعال ناقصہ کی خبر کو اس کے اسماء پر مقدم کرنا جائز ہے باوجود یکہ کان کی خبر اور اسم دونوں معرفہ ہوں مبتداء کی خبر کے برعکس۔ مثلاً (كَانَ الْقَائِمَ حَامِدٌ)

دسویں فصل:

⑩ اسم ان واخواتھا (حروف مشبہ بالفعل کا اسم)

سوال......: حروف مشبہ بالفعل کا اسم مرفوع ہوتا ہے یا منصوب؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل کا اسم ان کے دخول کے بعد منصوب ہوتا ہے مثلاً (إِنَّ حَامِدًا قَائِمٌ)

سوال......: حروف مشبہ بالفعل کا اسم مسند ہوتا ہے یا مسند الیہ؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل کا اسم مسند الیہ ہوتا ہے۔ مثلاً (إِنَّ حَامِدًا قَائِمٌ)

سوال......: حروف مشبہ بالفعل (ان واخواتھا) کتنے ہیں؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل (ان واخواتھا) چھ ہیں: ① إِنَّ ② أَنَّ ③ كَأَنَّ ④ لٰكِنَّ ⑤ لَيْتَ ⑥ لَعَلَّ

گیارہویں فصل:

(۱۱) لائے نفی جنس کا اسم

سوال......: لائے نفی جنس کا اسم مسند ہوتا ہے یا مسند الیہ؟

جواب......: لائے نفی جنس کا اسم مسند الیہ ہوتا ہے۔

سوال......: لائے نفی جنس کا اسم کب منصوب ہوتا ہے؟

جواب......: لائے نفی جنس کا اسم دو صورتوں میں منصوب ہوتا ہے:

(۱) جب لائے نفی جنس کا اسم نکرہ ہو اور مضاف ہو اور لائے نفی جنس کے ساتھ متصل ہو مثلاً (لَا غُلَامَ رَجُلٍ فِي الدَّارِ)

(۲) جب لائے نفی جنس کا اسم مضاف نہ ہو بلکہ مشابہ مضاف ہو مثلاً (لَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا فِي الْكِيْسِ) یہ نکرہ ہے اور متصل ہے اور مضاف کے مشابہ ہے۔

سوال......: لائے نفی جنس کا اسم کب فتحہ پر مبنی ہوتا ہے؟

جواب......: لائے نفی جنس کا اسم جب نکرہ اور مفرد ہو تو فتحہ پر مبنی ہوتا ہے مثلاً (لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ)

سوال......: لائے نفی جنس کا اسم کب مرفوع ہوتا ہے؟

جواب......: لائے نفی جنس کا اسم جب معرفہ ہو یا نکرہ اور اس کے اور لائے نفی جنس کے درمیان فاصلہ لایا گیا ہو تو وہ مرفوع ہوتا ہے اور دوسرے اسم کے ساتھ لاء کا تکرار بھی واجب ہوتا ہے مثلاً (لَا حَامِدٌ فِي الدَّارِ وَلَا حَمَّادٌ) اور (لَا فِيْهَا رَجُلٌ وَلَا اِمْرَأَةٌ)

سوال......: (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) میں کتنی وجوہ جائز ہیں؟

جواب......: (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) میں پانچ وجوہ جائز ہیں:

(۱) دونوں کا فتحہ (مثلاً (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)

(۲) دونوں کا رفع (مثلاً (لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ)

(۳) پہلے کا فتحہ اور دوسرے کا نصب (مثلاً (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰهِ)

(۴) پہلے کا فتحہ اور دوسرے کا رفع (مثلاً (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ)

⑤ پہلے کا رفع اور دوسرے کا فتحہ (مثلاً (لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ)

سوال ......: کیا لائے نفی جنس کے اسم کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب ......: لائے نفی جنس کے اسم کو قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے حذف کرنا جائز ہے مثلاً (لَا عَلَيْكَ أَيْ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ)

بارھویں فصل

⑫ ماولا مشابہ بلیس کی خبر

سوال ......: ماولاء کی خبر مسند ہوتی ہے یا مسند الیہ؟

جواب ......: ماولاء کی خبر ان کے داخل ہونے کے بعد مسند ہوتی ہے مثلاً (مَا حَامِدٌ قَائِمًا) اور (لَا رَجُلٌ حَاضِرًا)

سوال ......: ماولاء کے عمل کے باطل ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب ......: ماولاء کے عمل کے باطل ہونے کی تین صورتیں ہیں:

① جب ماولاء کی خبر اِلَّا کے بعد واقع ہو: مثلاً (مَا حَامِدٌ اِلَّا قَائِمٌ)

② جب ما کی خبر اسم پر مقدم ہو جائے: مثلاً (مَا قَائِمٌ حَامِدٌ)

③ جب ما کے بعد لفظ اِنْ زائد لایا گیا ہو: مثلاً (مَا اِنْ حَامِدٌ قَائِمٌ) یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔

(ان کی تائید قرآن کریم سے بھی ہوتی ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (مَا هٰذَا بَشَرًا) اس میں بشرا ما کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔)

اور اہل تمیم کے نزدیک ماولاء بالکل عمل نہیں کرتے ان کا استدلال شاعر کے اس قول سے ہے:

وَمُهَفْهَفٍ كَالْغُصْنِ قُلْتُ لَهُ اِنْتَسِبْ ۔۔۔ فَأَجَابَ مَاقَتْلُ الْمُحِبِّ حَرَامُ

(حَرَامُ) رفع کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

معنی شعر: (اور ایک پھرتیلے چالاک ٹہنی کی طرح باریک کمر والے محبوب سے میں نے کہا اپنا نسب نامہ بیان کر، تو اس نے جواب دیا کہ محبت کرنے والے کو قتل کر دینا محبوب کیلئے حرام نہیں۔ یعنی میں ایسی قوم سے ہوں جو محبّ کے قتل کو مباح قرار دیتے ہیں)

تیسرا مقصد

مجرورات کا بیان

سوال......: مجرورات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: مجرورات کی ایک قسم ہے: مضاف الیہ

سوال......: مضاف الیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مضاف الیہ ہر وہ اسم ہے جس کی طرف کسی چیز کو حرف جر کے واسطے کے ساتھ منسوب کر دیا جائے۔

سوال......: مضاف الیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: مضاف الیہ کی دو قسمیں ہیں: ① مضاف الیہ لفظا ② مضاف الیہ تقدیرا

سوال......: مضاف الیہ لفظا سے کیا مراد ہے؟

جواب......: مضاف الیہ لفظا سے مراد وہ ہے جس میں حرف جر لفظوں میں موجود ہو اس ترکیب کو اصطلاح میں جار مجرور سے تعبیر کیا جاتا ہے (مَرَرْتُ بِحَامِدٍ)

سوال......: مضاف الیہ تقدیرا سے کیا مراد ہے؟

جواب......: مضاف الیہ تقدیرا سے مراد وہ ہے جس میں حرف جر لفظوں میں موجود نہ ہو مثلاً (غُلَامُ حَامِدٍ) یہ اصل میں تھا (غُلَامٌ لِحَامِدٍ) اس کو اصطلاح میں مضاف اور مضاف الیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

سوال......: کیا مضاف پر الف لام اور تنوین داخل ہو سکتے ہیں؟

جواب......: مضاف پر الف لام اور تنوین نہیں آسکتے اور نہ جو تنوین کے قائم مقام ہو اور وہ نون تثنیہ اور نون جمع ہے مثلاً (جَاءَ نِيْ غُلَامُ حَامِدٍ) اور (جَاءَ نِيْ غُلَامَا حَامِدٍ) اور (جَائَنِيْ مُسْلِمُوْ مِصْرَ)

سوال:......اضافت کی کتنی دو قسمیں ہیں؟

جواب:......اضافت کی دو قسمیں ہیں: ① لفظی ② معنوی

سوال:......اضافت معنویہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:......اضافت معنویہ وہ ہے کہ مضاف صفت کا صیغہ نہ ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔

سوال:......اضافت معنوی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:......اضافت معنوی کی تین قسمیں ہیں:

① (جب مضاف الیہ مضاف کی جنس سے نہ ہو اور نہ ہی اس کیلئے ظرف ہو تو) اضافت معنوی لام مقدرہ کے معنی میں ہوتی ہے مثلاً (غُلَامُ حَامِدٍ) حامد کا غلام

② (جب مضاف الیہ مضاف کی جنس سے ہو تو) اضافت معنوی من کے معنی میں ہوتی ہے مثلاً (خَاتَمُ فِضَّةٍ) چاندی کی انگوٹھی

③ (جب مضاف الیہ مضاف کیلئے ظرف ہو تو) اضافت معنوی فی کے معنی میں ہوتی ہے مثلاً (صَلٰوةُ اللَّيْلِ)

سوال:......اضافت معنوی کا کیا فائدہ ہے؟

جواب:......اضافت معنوی کے مندرجہ ذیل دو فائدے ہیں:

① جب اسم معرفہ کی طرف اضافت کی گئی ہو تو مضاف کو معرفہ بناتا ہے جیسے کہ پہلے گزر چکا ہے مثلاً (غُلَامُ حَامِدٍ)

② جب اسم نکرہ کی طرف اضافت کی گئی ہو تو مضاف کو خاص کرنا مثلاً (غُلَامُ رَجُلٍ)

سوال:......اضافت لفظی کسے کہتے ہیں؟

جواب:......اضافت لفظی یہ ہے کہ مضاف صفت کا صیغہ ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو اور وہ (اضافت لفظیہ) انفصال کی تقدیر میں ہوتی ہے مثلاً (ضَارِبُ حَامِدٍ) اور (حَسَنُ الْوَجْهِ)

سوال:......اضافت لفظیہ کا کیا فائدہ ہے؟

جواب:......اضافت لفظیہ کا فائدہ صرف لفظ میں تخفیف ہوتا ہے۔

سوال:..جب کسی اسم صحیح کی اضافت یاء متکلم کی طرف ہو تو اس کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب:..جب کسی اسم صحیح یا جاری مجری صحیح کی اضافت یاء متکلم کی طرف کردی جائے تو اس اسم کے آخر کو کسرہ دیا جائے گا اور خود یاء کو ساکن اور مفتوح دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ مثلاً (غُلَامِیْ) اور (دَلْوِیْ) اور (ظَبْیِیْ) اور اسی طرح (غُلَامِیَ) اور (دَلْوِیَ) اور (ظَبْیِیَ)

سوال:......جب اسکے آخر میں الف ہو اور اس کی اضافت یاء متکلم کی طرف ہو تو اس کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب:......جب کسی اسم کے آخر میں الف ہو اور وہ یاء متکلم کی طرف مضاف ہو تو اکثر عرب الف کو باقی رکھتے ہیں مثلاً (عَصَایَ) اور (رَحَایَ)

ہذیل کے خلاف (اگر یہ الف تثنیہ کا نہ ہو تو وہ اس کو یاء سے بدل کر یاء میں ادغام کردیتے ہیں مثلاً (عَصِیَّ) اور (رَحِیَّ) اور اگر وہ الف تثنیہ کا ہے تو وہ ادغام نہیں کرتے مثلاً (غُلَامَایَ) تاکہ مفرد کے ساتھ التباس لازم نہ آئے۔)

سوال:......جب اسم کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو اور اس کی اضافت یاء متکلم کی طرف ہو تو اس کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب:......جب کسی اسم کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو اور اس کی یاء متکلم کی طرف اضافت ہو تو یاء کو یاء میں ادغام کردیں گے اور دوسری یاء کو فتحہ دے دیں گے تاکہ دو ساکن جمع نہ ہوں مثلاً (قَاضِیْ) کو (قَاضِیَّ) پڑھیں گے۔

سوال:......جب کسی اسم کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم ہو اور اس کی اضافت یاء متکلم کی طرف ہو تو اس کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب:......جب کسی اسم کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم ہو اس کی یاء متکلم کی طرف اضافت کی جائے تو واؤ کو یاء سے بدل دیں گے اور یاء کا یاء متکلم میں ادغام کردیں گے اور التقائے ساکنین سے بچنے کیلئے یاء متکلم کو فتحہ دے دیں گے مثلاً (جَاءَ نِیْ مُسْلِمِیَّ)

سوال:......جب اسماء ستہ کی اضافت یاء متکلم کی طرف ہو تو ان کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب:......جب اسماء ستہ مکبرہ یاء متکلم کی طرف مضاف ہوں تو اس طرح پڑھا جائے گا۔

مثلاً (أَخِيْ ،أَبِيْ ،حَمِيْ ،هَنِيْ ،فِيْ)

اور اکثر کے نزدیک (فِيْ) پڑھا جائے گا اور بعض کے نزدیک (فَمِيْ) پڑھا جائے گا اور (ذُوْ) کبھی بھی ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا اور شاعر کا قول:

اِنَّمَا یَعْرِفُ ذَا الْفَضْلِ مِنَ النَّاسِ ذُوُوْهُ

میں ذو کی اضافت جو ضمیر کی طرف ہو رہی ہے یہ شاذ ہے۔

سوال...... جب اسماء ستہ مکبرہ کی اضافت ختم کر دی جائے تو ان کا اعراب کیا ہوگا؟

جواب...... جب اسماء ستہ مکبرہ میں اضافت ختم کر دی جائے تو کہا جائے گا (أَخٌ) (أَبٌ) (حَمٌ) (هَنٌ) (فَمٌ)

اور (ذُوْ) میں کبھی بھی اضافت ختم نہیں ہوتی۔

یہ سب حرف جر کے مقدر ہونے کی صورت میں ہے اور جس میں حرف جر لفظوں میں موجود ہو تو اس کا بیان قسم الثالث میں آئے گا۔ ان شاء اللہ



خاتمہ

توابع کا بیان

سوال......: جو اسماء مرفوعات، منصوبات اور مجرورات گزر چکے ہیں ان کا اعراب بالاصالہ ہوتا ہے یا بالتبع ؟

جواب......: جو اسماء مرفوعات، منصوبات اور مجرورات گزر چکے ہیں ان کا اعراب بالاصالہ ہوتا یعنی ان پر عوامل داخل ہونے کی وجہ سے اعراب آتا ہے۔

سوال......: توابع اسماء کا اعراب بالاصالہ آتا ہے یا بالتبع ؟

جواب......: توابع اسماء کا اعراب بالتبع آتا ہے (یعنی عامل رافع ناصب و جازم اس پر داخل نہیں ہوتا بلکہ ان کے ماقبل اسم پر داخل ہونے کی وجہ سے ان میں عمل کرتا ہے۔)

سوال......: تابع کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب......: تابع کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ اعراب میں ماقبل اسم کے تابع ہوتا ہے۔

سوال......: تابع کسے کہتے ہیں؟

جواب......: تابع ہر وہ دوسرا اسم ہے جسے اپنے ماقبل اسم جیسا ایک ہی جہت سے اعراب دیا جاتا ہے (یعنی اگر پہلا اسم فاعلیت کی بناء پر مرفوع ہے تو دوسرا اسم بھی فاعلیت کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ مثلاً (جَاءَ نِیْ حَامِدٌ الْعَاقِلُ)

سوال......: توابع کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: توابع کی پانچ قسمیں ہیں : ① صفت (نعت) ② عطف بالحروف ③ تاکید ④ بدل ⑤ عطف بیان

پہلی فصل:

① صفت

سوال......: نعت کسے کہتے ہیں؟

جواب......: نعت وہ تابع ہے جو اپنے متبوع میں موجود معنی پر دلالت کرے یا اپنے متبوع کے متعلق میں موجود معنی پر دلالت کرے۔ (بعض نحویوں نے اس کی تعریف یوں کی ہے کہ نعت وہ تابع ہے جو متبوع کی اچھی یا بری حالت کو ظاہر کرے)

مثلاً (جَاءَ نِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ) اور متعلق کی مثال (جَاءَ نِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ)

سوال......: نعت کا دوسرا نام کیا ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: نعت کا دوسرا نام صفت رکھا جاتا ہے اور صفت کی دو قسمیں ہیں:

① صفت بحال الموصوف ② صفت بحال متعلقہ

سوال......: صفت بحال الموصوف کی موصوف سے کتنی چیزوں میں مطابقت ضروری ہے؟

جواب......: صفت بحال الموصوف کی اپنے موصوف کے ساتھ دس چیزوں میں مطابقت ضروری ہے: ① اعراب (① رفع ② نصب ③ جر) ④ تعریف (معرفہ) ⑤ تنکیر (نکرہ) ⑥ افراد (واحد) ⑦ تثنیہ ⑧ جمع ⑨ تذکیر (مذکر) ⑩ تانیث (مؤنث)

(بیک وقت ان دس میں سے چار کا پایا جانا ضروری ہے)

مثلاً (جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ) اور (جَاءَ نِيْ رَجُلَانِ عَالِمَانِ) اور (جَاءَنِي رِجَالٌ عَالِمُوْنَ) اور (حَامِدٌنِ الْعَالِمُ) اور (اِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ)

سوال......: صفت بحال متعلقہ کی موصوف سے کتنی چیزوں میں مطابقت ضروری ہے؟

جواب......: صفت بحال متعلقہ کی اپنے موصوف کے ساتھ پانچ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے: ① اعراب: (① رفع ② نصب ③ جر) ④ تعریف (معرفہ) ⑤ تنکیر (نکرہ)

(ایک ترکیب میں بیک وقت دو کا ہونا ضروری ہے۔)

مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا)

سوال......: نعت (صفت) کے فوائد کیا ہیں؟

جواب......: نعت (صفت) کے پانچ فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

① تخصیص: جب موصوف اور صفت دونوں نکرہ ہوں تو صفت تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔ مثلاً (جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ) یعنی میرے پاس عالم آدمی آیا ہے جاہل نہیں۔

② توضیح: جب موصوف اور صفت دونوں معرفہ ہوں تو صفت توضیح کا فائدہ دیتی ہے۔ مثلاً (جَاءَ نِیْ حَامِدُ نِ الْفَاضِلُ)

③ ثناء ومدح: کبھی صفت محض موصوف کی مدح وثناء بیان کرنے کیلئے لائی جاتی ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

④ مذمت: کبھی صفت محض موصوف کی مذمت بیان کرنے کیلئے لائی جاتی ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول (أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)

⑤ تاکید: کبھی صفت محض موصوف کی تاکید کیلئے لائی جاتی ہے۔ مثلاً (نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ) (نَفْخَةٌ کی تاء وحدت پر دلالت کرتی ہے لیکن واحدۃ نے اس وحدت والے معنی میں مزید تاکید پیدا کر دی ہے۔)

سوال......: کیا نکرہ کی صفت جملہ خبریہ لائی جاسکتی ہے؟

جواب......: نکرہ کی صفت جملہ خبریہ لائی جاسکتی ہے (لیکن جملہ خبریہ میں ضمیر کا ہونا ضروری ہے تاکہ موصوف اور صفت میں ربط پیدا ہو جائے)

جملہ خبریہ اسمیہ کی مثال: (مَرَرْتُ بِرَجُلٍ أَبُوْهُ عَالِمٌ) جملہ خبریہ فعلیہ کی مثال: (مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَامَ أَبُوْهُ)

سوال......: کیا ضمیر موصوف اور صفت بن سکتی ہے؟

جواب......: ضمیر نہ موصوف بن سکتی ہے نہ صفت۔

دوسری فصل

۲ عطف بالحروف

سوال......: عطف بالحروف کسے کہتے ہیں؟

جواب......: عطف بالحروف وہ تابع ہے جس کی اس چیز کی طرف نسبت کی جائے جس کی طرف اس کے متبوع کی نسبت کی گئی ہو (یعنی عطف بالحروف وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد آئے اور جو نسبت متبوع کی طرف ہو وہی تابع کی طرف ہو متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں)۔

سوال......: عطف بالحروف کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب......: عطف بالحروف کا دوسرا نام عطف النسق ہے۔ (النسق ثغر نسق سے ماخوذ ہے یہ اس وقت کو کہتے ہیں جب دانت بالکل برابر اور مساوی ہوں کیونکہ حرف عطف تابع اور متبوع کو اعراب کے اعتبار سے مساوی اور برابر کر دیتا ہے۔)

سوال......: عطف بالحروف کی شرط کیا ہے؟

جواب......: عطف بالحروف کی شرط یہ ہے کہ اس کے تابع (معطوف) اور متبوع (معطوف علیہ) کے درمیان حروف عاطفہ میں سے کوئی حرف ہو مثلاً (قَامَ حَامِدٌ وَ حَمَّادٌ)

نوٹ: اس کا ذکر تیسری قسم میں آئے گا۔ ان شاء اللہ

سوال......: جب ضمیر مرفوع متصل پر کسی اسم کا عطف کیا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب......: جب ضمیر مرفوع متصل پر کسی اسم کا عطف کیا جائے تو اس وقت ضمیر منفصل کے ساتھ تاکید لانا واجب ہے مثلاً (ضَرَبْتُ أَنَا وَ حَامِدٌ)

اور اگر ضمیر مرفوع متصل اور تابع (معطوف) کے درمیان فاصلہ ہو تو پھر ضمیر مرفوع منفصل لانا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً (ضَرَبْتُ الْيَوْمَ وَ حَامِدٌ)

سوال......: جب ضمیر مجرور پر کسی اسم کا عطف کیا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب......: جب ضمیر مجرور پر کسی اسم کا عطف کیا جائے تو حرف جر کا اعادہ ضروری ہے مثلاً (مَرَرْتُ بِكَ وَبِحَامِدٍ)

سوال......: کیا تابع (معطوف) متبوع (معطوف علیہ) کے حکم میں ہوتا ہے؟

جواب......: تابع ہمیشہ متبوع کے حکم میں ہوتا ہے یعنی اگر معطوف علیہ کسی چیز کی صفت ہو یا خبر یا صلہ یا حال ہو تو اسی طرح معطوف بھی صفت یا خبر یا صلہ یا حال بنے گا۔

سوال......: معطوف کا معطوف علیہ پر عطف کرنے میں قاعدہ کیا ہے؟

جواب......: معطوف کا معطوف علیہ پر عطف کرنے میں قاعدہ یہ ہے کہ جس جگہ معطوف اپنے معطوف علیہ کی جگہ قائم ہو سکے تو اس جگہ عطف کرنا جائز ہوگا اور جس جگہ معطوف اپنے معطوف علیہ کی جگہ قائم نہ ہو سکے (اور عطف کرنے کی صورت میں معنی خراب ہو جائے تو) وہاں عطف کرنا جائز نہ ہوگا۔

سوال......: کیا حرف عطف سے دو مختلف عاملوں کے دو معمولوں پر دو اسموں کا عطف جائز ہے؟

جواب......: ایک حرف عطف کے ذریعے دو مختلف عاملوں کے دو معمولوں پر دو اسموں کا عطف کرنا جائز ہے۔

① (جمہور نحویوں کے ہاں ایک شرط کے ساتھ جائز ہے کہ) جب معطوف علیہ مجرور ہو اور مقدم ہو اس کے بعد اسم مرفوع ہو یا منصوب اور معطوف بھی مجرور مقدم ہو مثلاً (فِیْ الدَّارِ حَامِدٌ وَ الْحُجْرَةِ حَمَّادٌ).

② فراء نحوی کے ہاں مطلقاً جائز ہے۔

③ سیبویہ نحوی کے ہاں مطلقاً ناجائز ہے۔

تیسری فصل

③ تاکید

سوال......: تاکید کسے کہتے ہیں؟

جواب......: تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کی طرف منسوب چیز کے ثابت ہونے پر دلالت کرتا ہے یا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ حکم متبوع کے تمام افراد کو شامل ہے۔

سوال......: تاکید کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: تاکید کی دو قسمیں ہیں: ① تاکید لفظی ② تاکید معنوی

سوال......: تاکید لفظی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: تاکید لفظی وہ ہے جس میں پہلا لفظ مکرر (بار بار) لایا جائے مثلاً (جَاءَ نِیْ حَامِدٌ حَامِدٌ) اور (جَاءَ جَاءَ حَامِدٌ)

سوال......: تاکید معنوی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: تاکید معنوی وہ ہے جو چند گنے چنے الفاظ کے ساتھ آتی ہے اور وہ الفاظ: (نَفْسٌ ، عَیْنٌ) ہیں۔

سوال......: نَفْسٌ ، عَیْنٌ کس صیغہ کی تاکید کیلئے آتے ہیں؟

جواب......: نَفْسٌ ، عَیْنٌ عام ہیں ان کے ساتھ واحد، تثنیہ اور جمع کی تاکید لائی جاتی ہے صیغہ اور ضمیر کے اختلاف کے ساتھ (یعنی مؤکد کے اعتبار سے صیغہ بھی بدلتا رہتا ہے اور ضمیر بھی بدلتی رہتی ہے۔)

(مثلاً مذکر کیلئے) (جَاءَ نِیْ حَامِدٌ نَفْسُهُ) اور (جَاءَ نِیْ الْحَامِدَانِ أَنْفُسُهُمَا أَوْ نَفْسَاهُمَا) اور (جَاءَ نِیْ الْحَامِدُوْنَ أَنْفُسُهُمْ) اور اسی طرح (جَاءَ نِی حَامِدٌ عَیْنُهُ) اور (جَاءَ نِیْ الْحَامِدَانِ أَعْیُنُهُمَا أَوْ عَیْنَاهُمَا) اور (جَاءَ نِیْ الْحَامِدُوْنَ أَعْیُنُهُمْ)

اور مؤنث کیلئے (جَاءَ تْنِیْ هِنْدٌ نَفْسُهَا) اور (جَاءَ تْنِیْ الْهِنْدَانِ أَنْفُسُهُمَا أَوْ نَفْسَاهُمَا) اور (جَاءَتْنِیْ الْهِنْدَاتُ أَنْفُسُهُنَّ)

سوال......نَفْسٌ، عَيْنٌ کے ساتھ ضمیر مرفوع متصل کی تاکید کا کیا حکم ہے؟

جواب......نَفْسٌ، عَيْنٌ کے ساتھ ضمیر مرفوع متصل کی تاکید لائی جائے تو اس کی تاکید ضمیر منفصل کے ساتھ لانا واجب ہے مثلاً (ضَرَبْتَ أَنْتَ نَفْسَكَ)((ضَرَبْتَ أَنْتَ عَيْنَكَ))

سوال......کِلَا، کِلْتَا کس صیغہ کی تاکید کیلئے خاص ہیں؟

جواب......کِلَا، کِلْتَا تثنیہ کی تاکید کیلئے خاص ہیں: (کلا تثنیہ مذکر کیلئے آتا ہے) مثلاً (قَامَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا) اور (جَاءَ نِي الْحَامِدَانِ كِلَاهُمَا)

(اور کلتا تثنیہ مؤنث کیلئے) مثلاً (قَامَتِ الْمَرْأَتَانِ كِلْتَاهُمَا)

سوال......كُلٌّ، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ کس صیغہ کی تاکید کیلئے آتے ہیں؟

جواب......كُلٌّ، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ یہ تثنیہ کے علاوہ (واحد اور جمع) کی تاکید کیلئے آتے ہیں کل میں ضمیر کے اختلاف کے ساتھ اور باقیوں میں صیغہ کے اختلاف کے ساتھ مثلاً (جَاءَ نِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ أَكْتَعُوْنَ أَبْتَعُوْنَ أَبْصَعُوْنَ) اور (قَامَتِ النِّسَاءُ كُلُّهُنَّ جُمَعُ كُتَعُ بُتَعُ بُصَعُ)

سوال......كُلٌّ، أَجْمَعُ کس چیز کی تاکید کیلئے آتے ہیں؟

جواب......كُلٌّ، أَجْمَعُ ایسی چیز کی تاکید کیلئے آتے ہیں جس کے اجزاء اور ابعاض ہوں اور ان کا جدا ہونا حسی اور حکمی طور پر صحیح ہو مثلاً حسی طور پر (قوم) اور حکمی طور پر (اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ كُلَّهُ) اور اس قاعدے کے مطابق (أَكْرَمْتُ الْعَبْدَ كُلَّهُ) کہنا صحیح نہیں ہے۔

سوال......أَكْتَعُ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ کا کیا حکم ہے؟

جواب......أَكْتَعُ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ یہ تینوں أَجْمَعُ کے تابع ہوتے ہیں اور ان کا اس کے علاوہ کوئی معنی نہیں ہوتا اسی لیے اس کو اجمع پر مقدم کرنا جائز نہیں اور ان کو أَجْمَعُ کے علاوہ ذکر کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

چوتھی فصل:

④ بدل

سوال......: بدل کسے کہتے ہیں؟

جواب......: بدل وہ تابع ہے جس کی طرف وہ چیز منسوب کی جائے جو اس کے متبوع کی طرف کی گئی ہو اور وہ (بدل) مقصود بالنسبہ ہوتا ہے اور اس کا متبوع (مبدل منہ) مقصود بالنسب نہیں ہوتا۔

سوال......: بدل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: بدل کی چار قسمیں ہیں: ① بدل الکل من الکل ② بدل البعض من الکل ③ بدل الاشتمال ④ بدل الغلط

سوال......: بدل الکل من الکل کسے کہتے ہیں؟

جواب......: بدل الکل من الکل وہ بدل ہے جس کا مدلول متبوع کا مدلول ہو مثلاً (جَاءَ نِیْ حَامِدٌ أَخُوْكَ)

سوال......: بدل البعض من الکل کسے کہتے ہیں؟

جواب......: بدل البعض من الکل وہ بدل ہے جس کا مدلول متبوع کا جزء ہو مثلاً (ضَرَبْتُ حَامِدًا رَأْسَهُ)

سوال......: بدل الاشتمال کسے کہتے ہیں؟

جواب......: بدل الاشتمال وہ بدل جس کا مدلول متبوع کا متعلق ہو مثلاً (سُلِبَ حَامِدٌ ثَوْبُهُ)

سوال......: بدل الغلط کسے کہتے ہیں؟

جواب......: بدل الغلط وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے مثلاً (جَاءَ نِیْ حَامِدٌ جَعْفَرٌ) اور (رَأَیْتُ رَجُلًا حِمَارًا)

سوال......: بدل کی صفت لانا کب واجب ہوتا ہے؟

جواب......: ① (جب مبدل منہ معرفہ ہو اور) بدل نکرہ ہو تو اس کی صفت لانا واجب ہوتا ہے

مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ)

② اور اس کے عکس میں جائز نہیں (یعنی جب بدل معرفہ ہو اور مبدل منہ نکرہ ہو)

③ اور نہ اس وقت جب یہ دونوں ہم جنس ہوں (یعنی دونوں نکرہ ہوں یا دونوں معرفہ ہوں)

پانچویں فصل:

⑤ عطف بیان

سوال......: عطف بیان کسے کہتے ہیں؟

جواب......: عطف بیان وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کو واضح کرے وہ صفت نہ ہو اور وہ کسی چیز کے دو ناموں میں سے ایک مشہور نام ہو (یعنی غیر مشہور نام کے بعد مشہور نام کو ذکر کرنا) مثلاً (قَامَ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ) اور (قَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ)

اور عطف بیان کا بدل کے ساتھ لفظاً التباس نہیں ہوتا۔ مثلاً شاعر کا قول:

أَنَا ابْنُ التَّارِكِ الْبَكْرِيِّ بِشْرٍ   عَلَيْهِ الطَّيْرُ تَرْقُبُهُ وُقُوْعًا

میں اس بہادر کا بیٹا ہوں جو بکری بشر کو ایسی حالت میں چھوڑنے والا ہے کہ پرندے اس کی روح نکلنے کا انتظار کر رہے ہیں (کہ جان نکلتے ہی اس جسم نوچنا شروع کر دیں)



دوسرا باب

اسم مبنی کا بیان

سوال......: اسم مبنی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: اسم مبنی وہ ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب واقع نہ ہو مثلاً (ا، ب، ت، ث) اور (واحد) (اِثْنَانِ) (ثَلٰثَةٌ) اور اکیلا لفظ (حَامِدٌ) یہ بالفعل سکون پر مبنی ہے اور بالقوۃ معرب ہے یا وہ مبنی اصل کے مشابہ ہو یہ کہ وہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی قرینہ کا محتاج ہو جیسے اشارہ ہے مثلاً (هٰؤُلَاءِ) اور اس کی مثل دیگر یا وہ تین حروف سے کم ہو یا وہ حروف کے معنی کو ضمن میں لیتا ہو مثلاً (ذَا) اور (مَنْ) اور (أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک) اور یہ قسم اصل میں معرب نہیں ہوتی۔

سوال......: مبنی کا کیا حکم ہے؟

جواب......: مبنی کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر عوامل کے بدلنے کے باوجود نہیں بدلتا۔

سوال......: مبنی کے اعراب کی حرکات کیا ہیں؟

جواب......: مبنی کے اعراب کی حرکات یہ ہیں: ضمہ، فتحہ، کسرہ اور وقف میں سکون

سوال......: مبنی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں: ① مضمرات ② اسماء اشارہ ③ اسماء موصولہ ④ اسماء افعال ⑤ اسماء اصوات ⑥ مرکبات ⑦ کنایات ⑧ بعض ظروف

پہلی فصل

① مضمرات

سوال......: مضمرات کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مضمر وہ اسم ہے جو اس لیے وضع کیا گیا ہو کہ وہ ایسے مخاطب یا متکلم (حاضر) یا غائب پر دلالت کرے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہو اور چاہے وہ ذکر لفظاً ہو یا معناً ہو یا حکماً۔ (لفظاً: مثلاً (ضَرَبَ حَامِدٌ غُلَامَهُ) اور معناً: (اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى) حکماً: یعنی لفظاً اور معناً سمجھ نہ آرہا ہو بلکہ حکماً مان لیا گیا ہو مثلاً (وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ) اور یہ ضمیر شان اور ضمیر قصہ میں بھی ہوتی ہے۔)

سوال......: ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: ضمیر کی دو قسمیں ہیں: ① متصل ② منفصل

سوال......: ضمیر متصل کسے کہتے ہیں؟

جواب......: ضمیر متصل وہ ہے جو اکیلے استعمال نہ ہوتی ہو۔ (بلکہ دوسرے کے ساتھ مل کر استعمال ہو۔ مثلاً (ضَرَبْتُ وغیرہ))

سوال......: ضمیر متصل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں: ① ضمیر مرفوع متصل مثلاً ضَرَبْتُ سے ضَرَبْنَ اور ضُرِبْتُ سے ضُرِبْنَ تک ② ضمیر منصوب متصل مثلاً ضَرَبَنِيْ سے ضَرَبَهُنَّ ③ ضمیر مجرور متصل مثلاً (غُلَامِيْ وَ لِيْ) سے (غُلَامُهُنَّ وَ لَهُنَّ) تک۔

سوال......: ضمیر منفصل کسے کہتے ہیں؟

جواب......: ضمیر منفصل وہ ہے جو اکیلے استعمال ہوتی ہو (کسی کے ساتھ مل کر استعمال نہ ہوتی ہو)

سوال......: ضمیر منفصل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں: ① ضمیر مرفوع منفصل۔ مثلاً اَنَا سے هُنَّ تک

② ضمیر منصوب منفصل۔ مثلاً اِيَّایَ سے اِيَّاهُنَّ تک

سوال......کل ضمیریں کتنی ہیں؟

جواب......کل ضمیریں ساٹھ ہیں۔ (تثنیہ حاضر و غائب میں مذکر و مؤنث کی ضمیریں مساوی ہیں تو دو ضمیریں کم ہو کر بارہ رہ گئی تو کل ساٹھ ہو گئی۔)

سوال......ضمیر مرفوع متصل کہاں کہاں پوشیدہ ہوتی ہے؟

جواب......ضمیر مرفوع متصل مندرجہ ذیل مقامات پر پوشیدہ ہوتی ہے:

① خاص طور پر ماضی کے صیغہ مذکر غائب اور مؤنث غائب میں پوشیدہ ہوتی ہے مثلاً (ضَرَبَ أَیْ هُوَ) اور (ضَرَبَتْ أَیْ هِیَ)

② مضارع (کے تمام صیغوں میں مطلقاً مستتر (پوشیدہ) ہوتی ہے) مضارع متکلم میں خاص طور پر۔ مثلاً متکلم میں (أَضْرِبُ میں أَنَا) اور (نَضْرِبُ میں نَحْنُ) اور حاضر میں مثلاً (تَضْرِبُ میں أَنْتَ) اور مذکر غائب اور مؤنث غائب میں مثلاً (يَضْرِبُ میں هُوَ) اور (تَضْرِبُ میں هِیَ)

③ صفت کے صیغوں میں بھی ضمیر مطلق طور پر مستتر ہوتی ہے صفت کے صیغوں سے مراد اسم فاعل اسم مفعول وغیرھما ہیں۔

سوال......ضمیر منفصل کہاں کہاں لائی جاسکتی ہے؟

جواب......ضمیر منفصل کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے مگر متصل کے تعذر کے وقت مثلاً (إِيَّاكَ نَعْبُدُ) اور (إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) اور (مَاضَرَبَكَ إِلَّا أَنَا) اور (أَنَا حَامِدٌ) اور (مَاأَنْتَ إِلَّا قَائِمًا)

سوال......ضمیر شان اور ضمیر قصہ کسے کہتے ہیں؟

جواب......نحویوں کے نزدیک جملہ (اسمیہ و فعلیہ) سے پہلے ایک ضمیر (مفرد غائب مجرور کے علاوہ) واقع ہوتی ہے جس کی تفسیر اس کے بعد والا جملہ کرتا ہے اگر مذکر میں ہو تو اسے ضمیر شان کہتے ہیں مثلاً (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) اور اگر مؤنث میں ہو تو اسے ضمیر قصہ کہتے ہیں مثلاً (إِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ)

سوال......ضمیر فصل کسے کہتے ہیں؟

جواب:......مبتداء اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل لائی جاتی ہے جو (افراد، تثنیہ اور جمع میں اور مذکر و مؤنث میں اور متکلم، غائب اور حاضر) میں مبتداء کے مطابق ہوتی ہے اس کی شرط یہ ہے کہ خبر معرفہ ہو یا خبر اسم تفضیل من کے ساتھ ہو۔ مثلاً (حَامِدٌ هُوَ الْقَائِمُ) اور (كَانَ حَامِدٌ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ حَمَّادٍ) اور اللہ تعالیٰ کا قول: (كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ) اس ضمیر کو ضمیر فصل کہتے ہیں کیونکہ یہ خبر اور صفت کے درمیان فرق کرتی ہے۔

دوسری فصل:

۲ اسماء اشارہ

سوال:......اسماء اشارہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:......اسماء اشارہ وہ اسماء ہیں جو مشار الیہ پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیے گئے ہیں۔ (یعنی جن الفاظ سے اشارہ کیا جائے انہیں اسماء اشارہ اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشار الیہ کہتے ہیں۔ مثلاً (هٰذَا قَلَمٌ) هٰذَا اسم اشارہ ہے اور قَلَمٌ مشار الیہ ہے۔)

سوال:......اسماء اشارہ کتنے ہیں اور کتنے معانی کیلئے آتے ہیں؟

جواب:......اسماء اشارہ پانچ ہیں: (۱ ذَا ۲ ذَانِ ۳ تَا ۴ تَانِ ۵ أُولَاءِ)

اور چھ معانی کیلئے آتے ہیں (یعنی مشار الیہ یا مذکر ہوگا یا مؤنث پھر یہ دونوں تین حال سے خالی نہیں یا تو مفرد ہوں گے یا تثنیہ یا جمع تو یہ چھ معانی ہوئے جمع مذکر اور مؤنث دونوں میں مشترک ہے اس لیے پانچ الفاظ اور چھ معانی ہوئے۔)

۱ ذَا: (واحد) مذکر کیلئے آتا ہے

۲ ذَانِ: (یہ حالت رفعی میں) تثنیہ (مذکر) کیلئے آتا ہے اور ذَيْنِ: (حالت نصبی و جری میں) تثنیہ (مذکر) کیلئے آتا ہے

۳ تَا، تِيْ، ذِيْ، تِهٖ، ذِهٖ، تِهِيْ، ذِهِيْ: (یہ واحد) مؤنث کیلئے آتے ہیں

۴ تَانِ: (حالت رفعی میں) تثنیہ (مؤنث) کیلئے آتا ہے اور تَيْنِ: (حالت نصبی و جری میں)

تثنیہ (مؤنث) کیلئے آتا ہے۔

⑤ اُولَاءِ مد، (اُولٰی) قصر کے ساتھ جمع مذکر ومؤنث دونوں کیلئے آتا ہے (خواہ جمع عاقل ہو یا غیر عاقل)۔

سوال:..... کیا اسماء اشارہ کے شروع میں ھاء تنبیہ آسکتی ہے؟

جواب:..... اسماء اشارہ کے شروع میں ھاء تنبیہ آجاتی ہے (مثلاً ذَا سے ھٰذَا اور ذَانِ سے ھٰذَانِ اوراُولَاءِ سے ھٰؤُلَاءِ۔) مثلاً ھٰذَا ، ھٰذَانِ اور ھٰؤُلَاءِ۔

سوال:..... کیا اسماء اشارہ کے آخر میں حرف خطاب داخل ہوسکتا ہے؟

جواب:..... اسماء اشارہ کے آخر میں حرف خطاب داخل ہو جاتا ہے۔ (تا کہ وہ مخاطب کے مفرد، تثنیہ اور مذکر ومؤنث ہونے پر دلالت کرے) اور حرف خطاب پانچ ہیں اور چھ معانی کیلئے آتے ہیں مثلاً (كَ، كُمَا ، كُمْ ، كِ ، كُنَّ) اور اسماء اشارہ بھی پانچ ہیں تو پانچ کو پانچ سے ضرب دینے سے پچیس قسمیں بن جاتی ہیں

(یعنی ہر اسم اشارہ کے ساتھ پانچ مذکورہ ضمیریں ملائی جائیں) مثلاً ذَاكَ سے ذَاكُنَّ تک (پانچ) اور ذَانِكَ سے ذَانِكُنَّ تک

اور اسی طرح باقی (دس اور تَاكَ سے تَاكُنَّ تک پندرہ اور تَانِكَ سے تَانِكُنَّ تک بیس اور اُولَائِكَ سے اُولَائِكُنَّ تک پچیس۔)

سوال:..... اسم اشارہ ذَا ، ذٰلِكَ اور ذَاكَ اسم اشارہ قریب کیلئے آتے ہیں یا بعید کیلئے؟

جواب:..... اسم اشارہ ذَا مشار الیہ قریب کیلئے آتا ہے اور اسم اشارہ ذٰلِكَ مشار الیہ بعید کیلئے آتا ہے اور اسم اشارہ ذَاكَ مشار الیہ متوسط کیلئے آتا ہے۔

تیسری فصل:

③ اسماء موصولہ

سوال......: اسم موصول کسے کہتے ہیں؟

جواب......: موصول وہ اسم ہے جو صلہ کے ساتھ ملے بغیر جملہ کا جزء تام نہ بن سکے۔

سوال......: صلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ اس میں ایک ضمیر ہو جو موصول کی طرف لوٹنے والی ہو مثلاً (جَاءَ الَّذِیْ اَبُوْہُ قَائِمٌ اَوْ قَامَ اَبُوْہُ)

سوال......: اسماء موصول کس صیغے کیلئے آتے ہیں ہے؟

جواب......: اسماء موصول میں سے ① اَلَّذِیْ: واحد مذکر کیلئے آتا ہے۔

② اَللَّذَانِ، اَللَّذَیْنِ: تثنیہ مذکر کیلئے ہیں۔ ③ اَلَّتِیْ: واحد مؤنث کیلئے آتا ہے۔

④ اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ: تثنیہ مؤنث کیلئے آتے ہیں۔ ⑤ اَلَّذِیْنَ، اَلْاُلٰی: جمع مذکر کیلئے آتے ہیں۔

⑥ اَللَّاتِیْ، اَللَّوَاتِیْ، اَللَّاءِ، اَللَّائِیْ جمع مؤنث کیلئے آتے ہیں۔

⑦ مَا، مَنْ، اَیٌّ، اَیَّۃٌ، ذُوْ: بنوطی کے نزدیک اَلَّذِیْ کے معنی میں ہوتے ہیں۔

مثلاً شاعر کا قول:

فَاِنَّ الْمَاءَ مَاءُ اَبِیْ وَجَدِّیْ   وَبِیْرِیْ ذُوْحَفَرْتُ ذُوْطَوَیْتُ

اَیْ اَلَّذِیْ حَفَرْتُہٗ وَالَّذِیْ طَوَیْتُہٗ

"پس بیشک پانی میرے باپ اور دادا کا پانی ہے اور میرا کنواں جس کو میں نے خود کھودا ہے جس کی میں نے خود منڈھیر بنائی ہے۔"

⑧ الف و اللام: یہ بھی اَلَّذِیْ کے معنی میں ہوتا ہے اور اس کا صلہ اسم فاعل اور اسم مفعول ہوتے ہیں مثلاً (جَاءَ نِی الضَّارِبُ حَامِدًا اَیْ اَلَّذِیْ یَضْرِبُ حَامِدًا) یعنی وہ جس نے حامد کو مارا ہے اور (جَاءَ نِی الْمَضْرُوْبُ غُلَامُہٗ).

سوال......: کیا صلہ کی موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر حذف کرنا جائز ہے؟

جواب......: صلہ سے موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر کو حذف کرنا اس وقت جائز ہے جب وہ مفعول ہو مثلاً (قَامَ الَّذِیْ ضَرَبْتُ أَیِ الَّذِیْ ضَرَبْتُهُ)۔

سوال......: أیّاً اور أیّةً معرب ہوتے ہیں یا مبنی؟

جواب......: أیّا اور أیّةً معرب ہوتے ہیں مگر جب ان کا صدر صلہ حذف کردیا جائے (تو وہ مبنی ہو جاتے ہیں) مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا) یعنی (هُوَ أَشَدُّ)

چوتھی فصل:

④ اسماء افعال

سوال......: اسماء افعال کسے کہتے ہیں؟

جواب......: اسماء افعال ہر وہ اسم ہے جو فعل امر اور فعل ماضی کے معنی میں ہو مثلاً (رُوَيْدَ حَامِدًا) یعنی (أَمْهِلْهُ) اور (هَيْهَاتَ حَامِدٌ) یعنی (بَعُدَ)

سوال......: کیا وہ اسم جو فَعَالِ کے وزن پر ہو اسماء افعال میں سے ہوگا؟

جواب......: جو اسماء فَعَالِ کے وزن پر ہوں اور ان میں امر کا معنی پایا جاتا ہو تو وہ اسماء افعال میں سے ہوں گے اور وہ ثلاثی سے قیاساً آتے ہیں۔ (یعنی جہاں بھی یہ وزن پایا جائے اور اس میں امر کے معنی ہوں تو وہ اسم فعل ہوتا ہے۔)

مثلاً نَزَلَ سے نَزَالِ، اِنْزِلْ کے معنی میں اور تَرَكَ سے تَرَاكِ، اُتْرُكْ کے معنی میں ہے۔

اور اس فَعَالِ بمعنی امر کے ساتھ فَعَالِ جو بمعنی مصدر معرفہ کے ہو لاحق ہوتا ہے مثلاً فَجَارِ بمعنی اَلْفُجُوْرِ۔

اور فَعَالِ بمعنی صفت مؤنث لاحق ہوتا ہے مثلاً فَسَاقِ بمعنی فَاسِقَةٌ اور لَكَاعِ بمعنی لَاكِعَةٌ

اور فعال بمعنی علم خاص مؤنث لاحق ہوتا ہے مثلاً (قَطَامِ بمعنی قَاطِمَةٌ) اور (حَضَارِ بمعنی

حَاضِرَةٌ)اور(غَلَابِ بمعنی غَالِبَةٌ).

اگر چہ یہ تینوں اسم فعل تو نہیں ہیں (تو جیسے وہ مبنی ہیں ایسے یہ بھی مبنی ہوں گے) البتہ ان کو ان سے مناسبت کی وجہ سے ذکر کر دیا گیا ہے۔

پانچویں فصل:

⑤ اسماء اصوات

سوال......: اسماء اصوات کسے کہتے ہیں؟

جواب......: اسماء اصوات وہ الفاظ ہیں جن کے ساتھ آواز حکایت کی گئی ہو۔ مثلاً (غَاقَ) کوے کی آواز ، یا وہ الفاظ ہیں جن سے جانوروں کو آواز دی جاتی ہو مثلاً (نخٌ) اونٹ بٹھانے کی آواز۔

چھٹی فصل:

⑥ مرکبات

سوال......: اسماء مرکبات کسے کہتے ہیں؟

جواب......: اسماء مرکبات ہر وہ اسم ہے جو دو کلموں سے جوڑا جائے ان دونوں کے درمیان کوئی نسبت (اضافی ، اسنادی ، یا توصیفی) نہ ہو۔ (مثلاً (أَحَدَ عَشَرَ) یہ أَحَدَ اور عَشَرَ کو جوڑ کر بنایا گیا ہے اور ان میں کوئی نسبت موجود نہیں ہے۔)

سوال......: اسماء مرکبات کب معرب ہوتے ہیں اور کب مبنی ہوتے ہیں؟

جواب......: اس میں دو صورتیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① جب دوسرا اسم (معنیً) حرف کو اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں:

① دونوں فتحہ پر مبنی ہوں گے مثلاً أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔ (پہلا جزء دوسرے جزء کا

محتاج ہونے میں حرف کے مشابہ ہے اس لیے مبنی ہے اور دوسرا جزء مشابہ حرف کو ضمن میں لینے کی وجہ سے مبنی ہے۔)

② پہلا جزء مثنی کی طرح معرب ہوگا۔ مثلاً (اِثْنَا عَشَرَ) (یعنی (غلاما حامد) سے جس طرح اضافت کے وقت نون گر گیا اسی طرح اثنا سے بھی گر گیا تو یہ مضاف کے مشابہ ہونے کی وجہ سے معرب ہے۔ اور دوسرا مبنی ہوگا کیونکہ وہ حرف کو ضمن میں لیے ہوئے ہے۔

③ جب اسم مرکب حرف کو ضمن میں لینے والا نہ ہو پھر اس میں چند لغات ہیں سب سے فصیح اور مشہور لغت یہ ہے کہ اس کا جزء اول مبنی بر فتحہ ہوگا اور دوسرا معرب باعراب غیر منصرف ہوگا مثلاً (هٰذَا بَعْلَبَكُّ) اور (رَأَيْتُ بَعْلَبَكَّ) اور (مَرَرْتُ بِبَعْلَبَكَّ)

ساتویں فصل:

⑦ کنایات

سوال......: اسماء کنایات کسے کہتے ہیں؟

جواب......: کنایات وہ اسماء ہیں جو مبہم عدد پر دلالت کریں اور وہ کم اور کذا ہیں یا وہ مبہم بات پر دلالت کریں اور وہ کیت اور ذیت ہیں، کم کا معنی کتنا اور کذا کا معنی جتنا ہوتا ہے اور کیت کا معنی جیسے اور ذیت کا معنی کیسے ہوتا ہے۔

سوال......: کم کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: کم کی دو قسمیں ہیں: ① کم استفہامیہ ② کم خبریہ

① کم استفہامیہ: (استفہام کے معنی کو ضمن میں لیتا ہے، یعنی اس میں دوسرے سے سوال کیا جاتا اور) جو اس کے بعد ہو وہ تمیز ہونے کی بناء پر مفرد منصوب ہوتا ہے مثلاً (كَمْ رَجُلاً عِنْدَكَ؟)

② کم خبریہ: (اس میں پوچھا نہیں جاتا بلکہ بتلایا جاتا ہے) اور یہ کثرت کے معنی دیتا ہے۔) اور اس کی تمیز ① مفرد مجرور ہوتی ہے مثلاً (كَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُهُ!)

② یا جمع مجرور ہوتی ہے مثلاً (كَمْ رِجَالٍ لَقِيْتُهُمْ!) اور اس کا معنی (كَثِيْرٌ) زیادہ والا ہے۔

سوال......: کیا کم کی تمیز میں من (بیانیہ) داخل ہو سکتا ہے؟

جواب......: کم استفہامیہ ہو یا کم خبریہ ہو ان دونوں کی تمیز میں من (بیانیہ) داخل کر دیا جاتا ہے مثلاً کم استفہامیہ: (كَمْ مِنْ رَجُلٍ لَقِيْتَهُ؟) اور کم خبریہ: (كَمْ مِنْ مَالٍ أَنْفَقْتُهُ!)

سوال......: کیا کم کی تمیز کو حذف کیا جا سکتا ہے؟

جواب......: کم استفہامیہ ہو یا کم خبریہ ہو قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے ان کی تمیز کو حذف کر دیا جاتا ہے مثلاً استفہامیہ (كَمْ مَالُكَ ؟) یعنی (كَمْ دِيْنَارًا مَالُكَ؟) اور خبریہ: (كَمْ ضَرَبْتُ !) یعنی (كَمْ ضَرْبَةٍ ضَرَبْتُ!)

سوال......: اعراب کے اعتبار سے کم کی کتنی حالتیں ہیں؟

جواب......: اعراب کے اعتبار سے کم کی تین حالتیں ہیں: ① منصوب ② مجرور ③ مرفوع
(ان تینوں حالتوں میں اعراب محلی ہوتا ہے ورنہ کم بظاہر مبنی علی السکون ہے۔)

① منصوب: کم (استفہامیہ ہو یا خبریہ ہو) دونوں حالتوں میں منصوب ہوتا ہے جب کم کے بعد ایک فعل ہو (یا شبہ فعل ہو) جو کم کی ضمیر میں عمل نہ کر رہا ہو تو اس وقت کم مفعول بہ کی بناء پر (محلاً) منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً استفہامیہ (كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ؟) اور خبریہ (كَمْ غُلَامٍ مَلَكْتُ !)

یا مفعول مطلق کی بناء پر (محلاً) منصوب ہوتا ہے۔ (كَمْ ضَرْبَةً ضربتُ؟) اور خبریہ (كَمْ ضَرْبَةٍ ضَرَبْتُ!)

یا مفعول فیہ کی بناء پر (محلاً) منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً استفہامیہ (كَمْ يَوْمًا سِرْتُ؟) اور خبریہ (كَمْ يَوْمًا صُمْتُ !)

② مجرور: کم (استفہامیہ ہو یا خبریہ ہو) دونوں حالتوں میں مجرور ہوتا ہے جب کم سے پہلے حرف جر ہو تو وہ (محلاً) مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً استفہامیہ (بِكَمْ رَجُلًا مَرَرْتَ ؟) اور خبریہ (عَلَى كَمْ رَجُلٍ حَكَمْتُ !)

یا اس سے پہلے مضاف ہو تو وہ (محلاً) مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً ... (غُلَامَ كَمْ رَجُلًا

ضَرَبْتَ؟) اور خبریہ (مَالَ کَمْ رَجُلٍ سَلَبْتُ)

③ مرفوع: کم (استفہامیہ ہو یا خبریہ ہو) دونوں حالتوں میں مرفوع ہوتا ہے جب ان دونوں وجہوں (منصوب یا مجرور میں سے) نہ ہو اور ظرف بھی نہ ہو تو اس وقت کم مبتداء ہونے کی وجہ سے (محلاً) مرفوع ہوگا۔ مثلاً (کَمْ رَجُلاً أُخُوكَ؟) اور خبریہ (کَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُهُ) اور اگر ظرف ہو تو خبر ہونے کی وجہ سے (محلاً) مرفوع ہوگا۔ مثلاً استفہامیہ (کَمْ يَوْمًا سَفَرُكَ؟) اور خبریہ (کَمْ شَهْرٍ صَوْمِي)

آٹھویں فصل:

⑧ بعض ظروف

سوال......: ظرف کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: (ظرف کی دو قسمیں ہیں: ① ظرف زمان ② ظرف مکان)

سوال......: ظروف کب معرب ہوتے ہیں اور کب مبنی؟

جواب......: ظروف درج ذیل چند صورتوں میں مبنی ہوں گے:

① جس میں اضافت قطع کر دی گئی ہو یعنی کہ اس کا مضاف الیہ (لفظوں میں) حذف کر دیا گیا ہو مگر متکلم کی نیت میں ہو تو وہ مبنی ہوگا جیسے قبل، بعد، فوق اور تحت ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ) یعنی (مِنْ قَبْلِ كُلِّ شَيْءٍ) اور (مِنْ بَعْدِ كُلِّ شَيْءٍ) (یہ اس لیے مبنی ہے کہ یہاں مضاف الیہ لفظوں میں موجود نہیں اور مضاف محذوف کا محتاج ہونے میں حرف کہ مشابہ ہے)۔

② جب مضاف الیہ لفظوں میں موجود ہو تو ظرف معرب ہوگا۔

③ جب مضاف الیہ نسیا منسیا ہو تو تب بھی ظرف معرب ہوگا مثلاً (لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلٍ وَمِنْ بَعْدٍ) اور ان کو غایات کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال......: ظروف کتنے ہیں؟

جواب......:(ظروف پانچ ہیں: ① قبل ② بعد ③ فوق ④ تحت ⑤ حیث)

سوال......: ظرف حیث کا کیا حکم ہے؟

جواب......: حیث یہ غایات سے مشابہ ہونے کی وجہ سے مبنی ہے (یعنی جیسے ان کو اضافت لازم ہے ایسے ہی اس کو اضافت لازم ہے تو جیسے وہ مبنی ہے ایسے ہی یہ بھی مبنی ہے۔)

سوال......: حیث کے مضاف الیہ کی کتنی حالتیں ہیں؟

جواب......: حیث کے مضاف الیہ کی دو حالتیں ہیں:

① یہ اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ مثلاً (سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ)

② کبھی یہ مفرد کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

مثلاً شاعر کا قول: أَمَا تَرٰى حَيْثُ سُهَيْلٍ طَالِعًا أَيْ مَكَانَ سُهَيْلٍ

اس مثال میں حیث مکان کے معنی میں ہے۔

سوال......: حیث کے مبنی ہونے کی کیا شرط ہے؟

جواب......: حیث کے مبنی ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ یہ جملہ کی طرف مضاف ہو مثلاً (اِجْلِسْ حَيْثُ يَجْلِسُ حَامِدٌ)

سوال......: ظرف اذا کا کیا حکم ہے؟

جواب......: ظرف اذا تین معانی کیلئے آتا ہے:

① یہ مستقبل کے معنی کیلئے ہوتا ہے اور اگر ماضی پر داخل ہو تو اس کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ)

② یہ شرط کے معنی میں ہوتا ہے اور اس کے بعد کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے مثلاً (اٰتِيْكَ إِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ) اور کبھی جملہ فعلیہ بھی ہوتا ہے۔ مثلاً (اٰتِيْكَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ) (یعنی اذا کا مضاف الیہ کبھی جملہ اسمیہ اور کبھی جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔) جملہ فعلیہ کا مضاف الیہ ہونا زیادہ بہتر ہے۔

③ یہ مفاجات (اچانک) کے معنی میں ہوتا ہے اور اس کے بعد (مختار) ہمیشہ جملہ اسمیہ ہوتا ہے مثلاً (خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ)

سوال ..... :ظرف اذ کا کیا حکم ہے؟

جواب ..... :ظرف اذ ماضی کیلئے ہوتا ہے اور اس کے بعد جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ یکساں طور پر آسکتے ہیں مثلاً جملہ اسمیہ (جِئْتُكَ اِذِ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ) اور جملہ فعلیہ (جِئْتُكَ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ).

سوال ..... :ظرف أَيْنَ اور أَنّٰى کا کیا حکم ہے؟

جواب ..... :ظرف أَيْنَ اور أَنّٰى یہ دو معانی کیلئے آتے ہیں:

① یہ مکان کیلئے آتے ہیں اور استفہام کے معنی میں ہوتے ہیں مثلاً (أَيْنَ تَمْشِيْ؟) اور (أَنّٰى تَقْعُدُ؟)

② یہ شرط کے معنی میں ہوتے ہیں مثلاً (أَيْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ) اور (أَنّٰى تَقُمْ أَقُمْ)

سوال ..... :ظرف متی کا کیا حکم ہے؟

جواب ..... :ظرف متی یہ زمان کیلئے آتا ہے اور اس کے دو معانی ہوتے ہیں:

① شرط کے معنی میں ہوتا ہے مثلاً (مَتٰى تَصُمْ أَصُمْ)

② استفہام کے معنی میں ہوتا ہے مثلاً (مَتٰى تُسَافِرُ؟)

سوال ..... :ظرف کیف کا کیا حکم ہے؟

جواب ..... :ظرف کیف استفہام کے طور پر استعمال ہوتا ہے حالت دریافت کرنے کیلئے مثلاً (كَيْفَ أَنْتَ) یعنی (فِيْ أَيِّ حَالٍ أَنْتَ)

سوال ..... :ظرف أَيَّانَ کا کیا حکم ہے؟

جواب ..... :ظرف أَيَّانَ زمان کیلئے آتا ہے اور استفہام کے معنی دیتا ہے مثلاً (أَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ)

سوال ..... :ظرف مذ اور منذ کس معنی کیلئے آتے ہیں؟

جواب ..... :ظرف زمان مذ اور منذ دو معانی کیلئے آتے ہیں: ① ابتداء مدت ② جمیع مدت

① ابتداء مدت: جب یہ متی کا جواب بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں تو ابتداء مدت کیلئے آتے ہیں مثلاً کوئی کہے (مَتٰى مَا رَأَيْتَ حَامِدًا؟) تو اس کے جواب میں کہا جائے (مَا رَأَيْتُهُ مُذْ أَوْ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ) یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کی ابتداء جمعہ کے دن سے ہے۔

② جمیع مدت: جب یہ کم کا جواب بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں تو جمیع مدت کیلئے آتے ہیں۔ مثلاً

2: 0 27

کوئی کہے (کَمْ مُدَّةً مَارَأَيْتَ حَامِدًا) تو اس کے جوب میں کہا جائے (مَارَأَيْتُهُ مُذْ أَوْ مُنْذُ يَوْمَانِ) یعنی میرے اسے نہ دیکھنے کی مکمل (جمیع) مدت دو دن ہے۔

سوال......:ظرف لَدَى اور لَدُنْ کس معنی کیلئے آتے ہیں؟

جواب......:ظرف لَدَى اور لَدُنْ عند (پاس) کے معنی میں آتے ہیں مثلاً (اَلْمَالُ لَدَيْكَ) اور لَدُنْ میں کئی ایک لغات ہیں مثلاً ① لَدُنِ ② لُدْنِ ③ لَدْنُ ④ لَدَ ⑤ لُدْ ⑥ لُدُ

سوال......:لَدَى، لَدُنْ اور عِنْدَ میں کیا فرق ہے؟

جواب......:لَدَى، لَدُنْ اور عِنْدَ میں فرق یہ ہے کہ عِنْدَ میں حضور چیز کے پاس ہونے کی شرط نہیں ہوتی اور لَدَى، لَدُنْ میں (چیز کے) حاضر ہونے کی شرط ہے۔

سوال......:ظرف قط کس معنی کیلئے آتی ہے؟

جواب......:ظرف قط ماضی منفی کیلئے آتا ہے مثلاً (مَارَأَيْتُهُ قَطُّ) میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا (یعنی بالکل نہیں دیکھا)۔

سوال......:ظرف عوض کس معنی کیلئے آتی ہے؟

جواب......:ظرف عوض مستقبل منفی کیلئے آتا ہے مثلاً (لَا أَضْرِبُهُ عَوْضُ) میں اسے ہرگز نہیں ماروں گا (کبھی نہیں)۔

سوال......:جب ظروف جملہ یا اذا کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب کیا ہوگا؟

جواب......:جب ظروف جملہ یا اذا کی طرف مضاف ہوں تو ان کا مبنی برفتحہ ہونا جائز ہوتا ہے۔ مثلاً (هٰذَا يَوْمَ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ) جملہ کی مثال اور (يَوْمَئِذٍ اور حِيْنَئِذٍ) اذ کی مثال۔

سوال......:ظرف مِثْلُ اور غَيْرُ مَا یا أَنْ یا أَنَّ کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب کیا ہوگا؟

جواب......:ظرف مِثْلُ اور غَيْرُ جب مَا یا أَنْ یا أَنَّ کی طرف مضاف ہوں تو فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ مثلاً (ضَرَبْتُهُ مِثْلَ مَا ضَرَبَ حَامِدٌ) مثل کی اضافت ما کی طرف اور (ضَرَبْتُهُ غَيْرَ أَنْ ضَرَبَ حَامِدٌ)

سوال......:ظرف أَمْسِ کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب......:اہل حجاز کے نزدیک ظرف أَمْسِ کسرہ پر مبنی ہوتی ہے۔

خاتمہ

معرب اور مبنی کے علاوہ

اسم کے بقیہ تمام احکام

پہلی فصل:

معرفہ ونکرہ

سوال......: اسم کی عموم اور خصوص کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: اسم کی عموم اور خصوص کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: ① معرفہ ② نکرہ

سوال......: معرفہ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: اسم معرفہ وہ ہے جو معین چیز کیلئے وضع کیا گیا ہو۔

سوال......: معرفہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: معرفہ کی چھ قسمیں ہیں: ① مضمرات ② اعلام ③ مبہمات (اسماء اشارات و موصولات) ④ معرف باللام ⑤ مضاف: ان مذکورہ میں سے کسی ایک کی طرف اضافت معنوی ہو ⑥ معرف بالنداء

سوال......: اسم علم کسے کہتے ہیں؟

جواب......: اسم علم وہ ہے جسے کسی معین چیز کیلئے وضع کیا گیا ہو اور وہ اپنے غیر کو ایک ہی وضع کے ساتھ شامل نہ ہو۔

سوال......: سب سے زیادہ کامل (اخص الخاص) معرفہ کون سا ہے؟

جواب......: سب سے زیادہ کامل (اخص الخاص) معرفہ ① ضمیر متکلم ہے مثلاً أَنَا، نَحْنُ پھر ضمیر مخاطب مثلاً أَنْتَ پھر ضمیر غائب ہے مثلاً هُوَ ② علم ③ مبہمات (اسماء اشارات و موصولات)؟ ④ معرف باللام ⑤ معرف بالنداء (⑥ ان میں سے کسی ایک کی طرف

مضاف ہو۔)

سوال......: مضاف کا کیا حکم ہے؟

جواب......: مضاف مضاف الیہ کی قوت میں ہوتا ہے۔(اگر مضاف الیہ معرفہ ہو تو تعریف کا فائدہ دیتا ہے مثلاً (غلام حامد) اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہو تو اضافت تعریف کا فائدہ نہیں دیتی بلکہ تخصیص کا فائدہ دیتی ہے (تخصیص کا معنی ہوتا ہے قلت شرکاء) مثلاً: غلام رجل)

سوال......: نکرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: نکرہ وہ ہے جو غیر معین چیز کیلئے وضع کیا گیا ہو مثلاً (رَجُلٌ) اور (فَرَسٌ)

دوسری فصل:

اسماء عدد

سوال......: اسماء عدد سے کیا مراد ہے؟

جواب......: اسماء عدد سے مراد وہ اسماء ہیں جو اشیاء (چیزوں) کے افراد کی کمیت (گنتی و تعداد) پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیے گئے ہوں۔

سوال......: اصول عدد کتنے ہیں؟

جواب......: اصول عدد بارہ کلمے ہیں: (وَاحِدَةٌ سے عَشَرَةٌ اور مِائَةٌ اور اَلْفٌ) (یہ مذکورہ بارہ کلمے اصل ہیں اور باقی ان سے نکالے گئے ہیں)

سوال......: وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ کا استعمال کیا ہے؟

جواب......: وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ کا استعمال ہمیشہ قیاس کے مطابق ہوتا ہے یعنی معدود کے موافق ہوتے ہیں مذکر کیلئے بدون التاء مثلاً (رَجُلٌ وَاحِدٌ) اور (رَجُلَانِ اِثْنَانِ) اور مؤنث کیلئے بالتاء مثلاً (اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ) اور (اِمْرَأَتَانِ اِثْنَتَانِ وَ ثِنْتَانِ)۔

سوال......: ثَلٰثَةٌ سے عَشَرَةٌ کا استعمال کیا ہوتا؟

جواب......: ثَلٰثَةٌ سے عَشَرَةٌ کا استعمال خلاف قیاس ہوتا ہے یعنی ان میں عدد ہمیشہ معدود کے

خلاف آتا ہے یعنی معدود اگر مذکر ہے تو یہ مؤنث (یعنی بالتاء) ہوں گے مثلاً (ثَلٰثَةُ رِجَالٍ سے عَشَرَةُ رِجَالٍ تک) اور اگر معدود مؤنث ہے تو یہ مذکر (یعنی بدون التاء) ہوں گے۔ مثلاً (ثَلٰثُ نِسْوَةٍ سے عَشْرُ نِسْوَةٍ تک)۔

سوال:......احد عشر اور اثنا عشر کا استعمال کیا ہے؟

جواب:......احد عشر اور اثنا عشر دونوں موافق القیاس ہوتے ہیں یعنی عدد معدود کے مطابق ہوتا ہے اگر معدود مذکر ہو تو یہ دونوں جزء مذکر ہوتے ہیں اور اگر معدود مؤنث ہو تو دونوں جزء مؤنث ہوتے ہیں۔ مذکر کیلئے مثلاً (احد عشر رجلا) اور (اثنا عشر رجلا) اور مؤنث کیلئے (احدی عشرة امرأة) اور (اثنتا عشرة امرأة)

سوال:......ثلثة عشر سے تسعة عشر تک کا استعمال کیا ہوتا ہے؟

جواب:......ثلثة عشر سے تسعة عشر تک کے عدد میں پہلا جزء معدود کے مخالف اور دوسرا جزء معدود کے مطابق ہوتا ہے مثلاً (ثلثة عشر رجلاً سے تسعة عشر رجلاً) اور (ثلاث عشرة امرأة سے تسع عشرة امرأة)

سوال:......عقود یعنی عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کے عدد کا استعمال کیا ہوتا ہے؟

جواب:......عقود یعنی عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ یہ مذکر و مؤنث میں ایک طرح ہوتے ہیں ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا مثلاً (عِشْرُوْنَ رَجُلاً) اور (عِشْرُوْنَ اِمْرَاَةً) سے تِسْعُوْنَ تک۔

سوال:......احد و عشرون اور اثنان و عشرون کا استعمال کیا ہوتا ہے؟

جواب:......احد و عشرون اور اثنان و عشرون سے احد وتسعون اور اثنان و تسون تک کے عدد میں پہلا جزء معدود کے مطابق اور دوسرا جزء مذکر و مؤنث میں مساوی ہوتا ہے۔ مثلاً (احد و عشرون رجلا اور اثنان و عشرون رجلا [اخد اور اثنان وتسون رجلا]

اور مؤنث کیلئے مثلاً (اِحْدٰی وَ عِشْرُوْنَ اِمْرَاَةً) اور (اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اِمْرَاَةً) [احدی وتسعون امرأة]

سوال:......ثَلٰثَةٌ وَ عِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ کا استعمال کیا ہوتا ہے؟

جواب......: ثَلٰثَةٌ وَ عِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک کے عدد میں پہلا جزء معدود کے مخالف اور دوسرا جزء مذکر ومؤنث دونوں میں مساوی ہوتا مثلاً (ثَلٰثَةٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ رَجُلاً تک) اور مؤنث کیلئے مثلاً (ثَلٰثٌ وَ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً سے تِسْعٌ وَ تِسْعُوْنَ اِمْرَأَةً تک)

سوال......: مِائَةٌ، مِائَتَانِ اور أَلْفٌ، أَلْفَانِ کا استعمال کیا ہوتا؟

جواب......: مِائَةٌ، مِائَتَانِ اور أَلْفٌ، أَلْفَانِ یہ مذکر ومؤنث کیلئے مساوی ہوتے ہیں ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ مثلاً مذکر کیلئے (مِائَةُ رَجُلٍ) اور (مِائَتَا رَجُلٍ) اور (أَلْفُ رَجُلٍ) اور (أَلْفَا رَجُلٍ)

اور مؤنث کیلئے (مِائَةُ اِمْرَأَةٍ) اور (مِائَتَا اِمْرَأَةٍ) اور (أَلْفُ اِمْرَأَةٍ) اور (أَلْفَا اِمْرَأَةٍ)

سوال......: مِائَةٌ اور أَلْفٌ سے زائد کا استعمال کیا ہوتا ہے؟

جواب......: مِائَةٌ اور أَلْفٌ سے زائد کا استعمال مذکورہ بالا قواعد کے مطابق ہوگا۔ [مثلاً (ثَلٰثَةُ آلَافِ رَجُلٍ) اور (ثَلٰثُ آلَافِ اِمْرَأَةٍ) اور ایسے ہی (ثَلٰثَةُ مِائَةِ رَجُلٍ) اور ثَلٰثُ مِائَةِ اِمْرَأَةٍ)]

سوال......: أَلْفٌ، مِائَةٌ، أَحَادٌ اور عَشَرَات کی ترتیب کیا ہے؟

جواب......: (ألف (ہزار)، مائة (سو)، أحاد (اکائی) اور عشرات (دہائی) کی ترتیب میں) أَلْفٌ کو مِائَةٌ پر مقدم کریں گے اور مِائَةٌ کو أَحَاد پر مقدم کریں گے اور أَحَاد کو عَشَرَات پر مقدم کریں گے مثلاً (عِنْدِیْ أَلْفٌ وَمِائَةٌ وَ أَحَدٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً) میرے پاس ایک ہزار ایک سو اکیس آدمی ہیں اور اسی طرح (عِنْدِیْ أَلْفَانِ وَ مِائَتَانِ وَ اثْنَانِ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً) میرے پاس دو ہزار دو سو بائیس آدمی ہیں اور اسی طرح (عِنْدِیْ أَرْبَعَةُ آلَافِ وَ تِسْعُ مِائَةٍ وَخَمْسٌ وَأَرْبَعُوْنَ اِمْرَأَةً) میرے پاس چار ہزار نو سو پینتالیس عورتیں ہیں۔ اور ایسے ہی باقی کو قیاس کر لیا جائے گا۔

لہذا (۱۹۶۵) کو یوں کہا جائے گا (أَلْفٌ وَتِسْعُ مِائَةٍ وَخَمْسٌ وَسِتُّوْنَ سَنَةً) یہ ترتیب مصنف کے نزدیک ہے اور یہ ضروری نہیں بلکہ ایسے بھی ہوسکتا ہے کہ پہلے احاد آئیں پھر

عشرات اور پھر مائۃ اور پھر الف آئے مثلاً (عِنْدِیْ اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ وَمِائَۃٍ وَ اَلْفِ رَجُلٍ) پہلا طریقہ زیادہ بہتر ہے۔

سوال......: کیا اعداد کی تمیز آتی ہے؟

جواب......: اعداد میں واحد اور اثنان کی تمیز نہیں آتی بلکہ تمیز میں ان کو عدد سے مستغنی کر دیا مثلاً (عِنْدِیْ رِجُلٌ) اور (عِنْدِیْ رَجُلَانِ) اور بقیہ تمام اعداد میں تمیز آتی ہے۔

سوال......: ثَلٰثَۃٌ سے عَشَرَۃٌ کی تمیز کا کیا اعراب ہوتا ہے؟

جواب......: ① ثَلٰثَۃٌ سے عَشَرَۃٌ کی تمیز جمع مجرور ہوتی ہے مثلاً (ثَلٰثَۃُ رِجَالٍ) اور (ثَلٰثُ نِسْوَۃٍ) اور جب تمیز لفظ (مِائَۃٌ) ہوتو اس وقت یہ مفرد مجرور ہو گی مثلاً (ثَلٰثُ مِائَۃٍ) اور (تِسْعُ مِائَۃٍ) اور قیاس کا تقاضا تو (ثَلٰثُ مِئَاتٍ أَوْ مِئِیْنَ) ہے۔

② جب تمیز لفظ مائۃ ہو تو تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے خلاف قیاس مثلاً (ثلث مائۃ).

سوال......: أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَۃَ وَتِسْعُوْنَ کی تمیز کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب......: أَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَۃَ وَتِسْعُوْنَ (۹۹) کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے مثلاً (أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا) اور (اِحْدٰی عَشْرَۃَ اِمْرَأَۃً) اور (تِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ رَجُلًا) اور (تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ اِمْرَأَۃً)

سوال......: مِائَۃٌ اور اس کی تثنیہ اور اُلف اور اس کی تثنیہ وجمع کی تمیز کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب......: مِائَۃٌ اور اس کی تثنیہ (مِائَتَانِ) اور اسی طرح أَلْفٌ اور اس کی تثنیہ (أَلْفَانِ) اور اس کی جمع (ثَلٰثَۃُ آلَافٍ سے تِسْعَۃُ آلَافٍ) کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے مثلاً (مِائَۃُ رَجُلٍ) اور (مِائَۃُ اِمْرَأَۃٍ) اور (أَلْفُ رَجُلٍ) اور (أَلْفُ اِمْرَأَۃٍ) ((ثَلٰثُ مِائَۃِ رَجُلٍ) اور (تِسْعُ مِائَۃِ رَجُلٍ)) (مِائَتَا رَجُلٍ) اور (مِائَتَا اِمْرَأَۃٍ) اور ((ثَلٰثُ مِائَۃِ اِمْرَأَۃٍ) اور (تِسْعُ مِائَۃِ اِمْرَأَۃٍ)).

اور (أَلْفَا رَجُلٍ) اور (أَلْفَا اِمْرَأَۃٍ) اور (ثَلٰثَۃُ آلَافِ رَجُلٍ) اور (ثَلٰثَۃُ آلَافِ اِمْرَأَۃٍ) اور آگے اسی پر قیاس کیا جائے گا۔

تیسری فصل:

تذکیر و تانیث

سوال:.....اسم کی تذکیر و تانیث کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:.....اسم کی تذکیر و تانیث کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: ① مذکر ② مؤنث

سوال: مذکر کسے کہتے ہیں؟

جواب: مذکر وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظاً یا تقدیراً نہ ہو۔

سوال: مؤنث کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسم مؤنث وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظاً یا تقدیراً ہو

سوال: تانیث کی علامات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تانیث کی علامات دو قسم پر ہیں: ① لفظی ② تقدیری

① لفظی: علامات تین ہیں:

① تاء (یہ وہ تاء ہے جو وقف کی صورت میں ھاء سے بدل جائے) مثلاً (طَلْحَةٌ)

② الف مقصورہ مثلاً (حُبْلٰی)

③ الف ممدودہ (حَمْرَاءُ)

② تقدیری: تانیث کی ایک علامت (تاء) مقدر ہوتی ہے مثلاً (أَرْضٌ) اور (دَارٌ) ان میں علامت تانیث مقدرہ ہے (أُرَيْضَةٌ) اور (دُوَيْرَةٌ) (تصغیر) کو دلیل بنا کر۔ (کیونکہ تصغیر سے اسم کی اصل حالت ظاہر ہو جاتی ہے)

سوال:.....مؤنث کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:.....مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ① مؤنث حقیقی ② مؤنث لفظی (غیر حقیقی)

سوال:.....مؤنث حقیقی کسے کہتے ہیں؟

جواب:.....مؤنث حقیقی وہ ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر ہو۔ مثلاً (اِمْرَأَةٌ) اور (نَاقَةٌ)

سوال ...... : مؤنث لفظی کسے کہتے ہیں؟

جواب ...... : مؤنث لفظی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر نہ ہو، مثلاً (ظُلْمَةٌ) اور (عَيْنٌ)۔

نوٹ: آپ فعل کے احکام پڑھ چکے ہیں جب ان کی مؤنث کی طرف نسبت کی گئی ہو ہم انہیں دوبارہ ذکر نہیں کریں گے۔

*

چوتھی فصل:

مثنیٰ

سوال .... : مثنیٰ (تثنیہ) کسے کہتے ہیں؟

جواب ..... : مثنیٰ (تثنیہ) وہ ہے جس کے آخر میں الف ہو یا یاء، ماقبل مفتوح اور نون مکسور ہوتا کہ وہ دلالت کرے کہ اس کی جنس سے اس کے ساتھ ایک اور فرد بھی ہے۔ (یعنی یہ دو ہیں) مثلاً (رَجُلَانِ) اور (رَجُلَيْنِ) یہ اسم صحیح میں ہے۔

① اگر اسم مقصور ہو تو اس میں دو باتیں ہیں:

① وہ ثلاثی سے ہو اور اس کا الف واؤ سے بدلا ہو تو اسے اس کی اصل کی طرف لوٹا دیں گے مثلاً (عَصًا سے عَصَوَانِ)

② اور اگر وہ غیر ثلاثی سے ہو اور الف یاء سے بدلا ہوا ہے یا واؤ سے یا وہ کسی سے نہ بدلا ہو تو ان تینوں صورتوں میں اسے یاء سے بدل دیا جائے گا مثلاً (رُحًى سے رُحَيَانِ) اور (مَلْهًى سے مَلْهَيَانِ) اور (حُبَارٰى سے حُبَارَيَانِ) اور (حُبْلٰى سے حُبْلَيَانِ)

② اور اگر الف ممدودہ ہو تو تین حال سے خالی نہیں ہے:

① اگر اس کا ہمزہ اصلی ہو تو اس کو ثابت رکھا جائے گا مثلاً (قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ)

② اور اگر وہ ہمزہ تانیث کیلئے ہو تو واؤ سے بدل دیا جائے گا مثلاً (حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ)

③ اور اگر وہ ہمزہ واؤ یا یاء سے بدلا ہوا ہو تو اسے ہمزہ سے بدل بھی سکتے ہیں اور اسے

سلامت بھی رکھ سکتے ہیں مثلاً (کِسَاءٌ) اصل میں (کِسَاوٌ) تھا تو اس میں (کِسَاءَانِ) اور (کِسَاوَانِ) دونوں وجہیں جائز ہیں۔

سوال.......: تثنیہ کے نون کو حذف کرنا کب واجب ہوتا ہے؟

جواب.......: تثنیہ کی جب کسی اسم کی طرف اضافت کر دی جائے تو اس کے نون کو حذف کرنا واجب ہوتا ہے مثلاً (جَاءَ نِیْ غُلَامَا حَامِدٍ) اور (جَاءَ نِیْ مُسْلِمَا مِصْرَ) (کیونکہ مضاف مفرد میں حذف تنوین اور مضاف تثنیہ میں حذف نون سے تخفیف ہوتی ہے۔)

سوال.......: کیا تاء تانیث کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب.......: تاء تانیث کو حذف کرنا جائز ہے اور خاص طور پر (خُصْیَۃٌ) اور (اِلْیَۃٌ) میں مثلاً (خُصْیَانِ) اور (اِلْیَانِ) پڑھا جائے کیونکہ یہ ایک دوسرے کو لازم ہیں گویا کہ یہ ایک ہی چیز ہیں۔(اور ان کو (خصیتان) اور (الیتان) بھی پڑھ سکتے ہیں یعنی ان کو دونوں طرح پڑھنا جائز ہے)۔

سوال.......: تثنیہ کی تثنیہ کی طرف اضافت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب.......: جب تثنیہ کی اضافت تثنیہ کی طرف ہو تو پہلے تثنیہ کو جمع سے تعبیر کریں گے۔ مثلاً (فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا) (تو اس مثال میں قلوبکما کی جگہ قلبا کما ہونا چاہیے تھا)۔

اور (فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا) (اس مثال میں ایدیھما کی جگہ یداھما ہونا چاہیے تھا)۔

کیونکہ جہاں دونوں تثنیہ کے درمیان اتصال کرنا لفظا اور معنا مؤکد ہو تو وہاں دو تثنیہ کا اجتماع ناپسندیدہ ہے۔

پانچویں فصل:

جمع

سوال.......: جمع کسے کہتے ہیں؟

جواب.......: مجموع وہ اسم ہے جو (واحد) مفرد حروف میں کسی تبدیلی کی وجہ سے مقصود احاد

(افراد) پر دلالت کرے۔

سوال ....: تغیر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ....: تغیر کی دو قسمیں ہیں: ① تغیر لفظی ② تغیر تقدیری

① تغیر لفظی: مثلاً (رَجُلٌ سے رِجَالٌ) (جمع میں الف زیادہ ہے اور تغیر لفظی ہے)۔

② تغیر تقدیری: مثلاً (فُلْكٌ) (أُسْدٌ) کے وزن پر کیونکہ فُلْكٌ کا مفرد فُلْكٌ ہی ہے لیکن وہ قُفْلٌ کے وزن پر ہے (اور قُفْلٌ مفرد ہے اور فُلْكٌ جمع أُسْدٌ کے وزن پر ہے اور أُسْدٌ جمع ہے لہٰذا تغیر تقدیری ہے)۔

سوال ....: کیا قَوْمٌ اور رَهْطٌ اور اس جیسے دوسرے الفاظ بھی جمع بن سکتے ہیں؟

جواب ....: قَوْمٌ اور رَهْطٌ اور اس جیسے دوسرے الفاظ اگرچہ احاد پر دلالت کرتے ہیں لیکن وہ جمع نہیں بن سکتے کیونکہ ان کا مفرد نہیں ہے۔

سوال ....: جمع کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ....: جمع کی دو قسمیں ہیں: ① جمع صحیح (سالم) ② جمع مکسر

سوال ....: جمع سالم کسے کہتے ہیں؟

جواب ....: جمع سالم وہ ہے جس میں واحد کی بناء سلامت رہے۔ مثلاً (ضارب سے ضاربون)

سوال ....: جمع مکسر کسے کہتے ہیں؟

جواب ....: جمع مکسر وہ ہے جس میں واحد کی بناء سلامت نہ رہے۔ مثلاً (رجل سے رجال)

سوال ....: جمع سالم کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ....: جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: ① جمع مذکر سالم ② جمع مؤنث سالم

سوال ....: اسم صحیح سے جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب ....: اسم صحیح ذوی العقول سے جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسم صحیح کے آخر میں واوٗ ماقبل مضموم اور نون مفتوح یا یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوح لگا دیا جائے گا۔ مثلاً (مُسْلِمُوْنَ) اور (مُسْلِمِيْنَ) اس لیے کہ وہ اس بات پر دلالت کرے کہ اس کے ساتھ اس

جیسے بہت زیادہ ہیں۔

سوال......: اسم منقوص سے جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب......: اسم منقوص ذوی العقول سے جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ یہ کہ اسم منقوص کی یاء کو حذف کر دیا جائے گا۔ مثلاً (قَاضُوْنَ) (یہ اصل میں قَاضِیُوْنَ تھا) اور (دَاعُوْنَ) (یہ اصل میں دَاعِوُوْنَ تھا)۔

سوال......: اسم مقصور سے جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب......: اسم مقصور ذوی العقول سے جمع سالم بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسم مقصور کے الف کو حذف کر دیا جائے گا اور ماقبل کی حرکت کو باقی رکھا جائے گا تا کہ وہ الف محذوف پر دلالت کرے۔ مثلاً (مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَوْنَ)

سوال......: کیا واؤ نون کے ساتھ جمع مذکر سالم بنانا ذوی العقول کے ساتھ خاص ہے یا غیر ذوی العقول کے ساتھ؟

جواب......: واؤ نون کے ساتھ جمع مذکر سالم بنانا ذوی العقول (اولوا العلم) کے ساتھ خاص ہے، اور (سِنُوْنَ ،أَرَضُوْنَ ،ثُبُوْنَ اور قُلُوْنَ) کا واؤ نون سے آنا شاذ ہے۔ (سنون سنة سے) سال (ارضون ارض سے) زمین (ثبون ثبة سے) جماعت (قلون قلة سے) گلی ڈنڈا۔

سوال......: جمع مذکر سالم بنانے کی کیا شرائط ہیں؟

جواب......: جمع مذکر سالم بنانے کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

① جس اسم کی جمع بنائی جارہی ہے اس کا مذکر کا صیغہ أَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو جس کی مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتی ہے مثلاً (أَحْمَرُ کی مؤنث حَمْرَاءُ ہے) (حَمْرُوْنَ نہیں ہوسکتا)

② جس اسم کی جمع بنائی جارہی ہے اس کا مذکر کا صیغہ فعلان کے وزن پر نہ ہو جس کی مؤنث فعلی کے وزن پر آتی ہے مثلاً (سَكْرَانُ کی مؤنث سَكْرٰی ہے)

③ جس اسم کی جمع بنائی جارہی ہے وہ فعیل بمعنی مفعول کے وزن پر نہ ہو (جس میں مذکر و مؤنث برابر ہوتے ہیں) مثلاً (جَرِيْحٌ بمعنی مَجْرُوْحٌ) ((رجل جريح) اور (امرأة جريح)

④ جس اسم کی جمع بنائی جارہی ہے وہ فعول بمعنی فاعل کے وزن پر نہ ہو (جس میں مذکر ومؤنث برابر ہوتے ہیں) مثلاً (صَبُوْرٌ بمعنی صَابِرٌ) ((رجل صبور) اور (امرأة صبور)).

سوال..... کیا جمع مذکر سالم کے نون کو اضافت کے وقت گرانا واجب ہے؟

جواب..... جمع مذکر سالم کے نون کو اضافت کے وقت گرانا واجب ہوتا ہے مثلاً (مُسْلِمُوْ مِصْرَ) ((مسلمو المدينة) کیونکہ اضافت اتصال چاہتی ہے اور نون انفصال اگر حذف نہ کیا گیا تو اجتماع ضدین لازم آئے گا)۔

سوال..... جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب..... جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے آخر میں الف اور تاء ملا دیا جائے گا۔ مثلاً (مَسْلِمَاتٍ)

سوال..... جمع مؤنث سالم بنانے کی کیا شرائط ہیں؟

جواب..... جمع مؤنث سالم بنانے کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

جس اسم کی جمع بنائی جارہی ہے اس کی دو صورتیں ہیں:

① وہ صفت کا صیغہ ہو تو اس میں دو باتیں ہیں:

① اس مفرد کا مذکر ہو اور اس مذکر کی جمع واؤ نون کے ساتھ آتی ہو مثلاً (مُسْلِمُوْنَ)

② اس مفرد کا مذکر نہ ہو تو اس کی شرط ہے کہ اس کی مؤنث تاء (تانیث) سے خالی نہ ہو مثلاً (حَائِضٌ) اور (حَامِلٌ) (ان کی مؤنث حائضات اور حاملات نہیں آتی البتہ اگر ذوالتاء ہو یعنی (حائضة) تو اس کی جمع (حائضات) آتی ہے۔)

② اور اگر وہ صفت کا صیغہ نہ ہو بلکہ محض اسم ہو تو پھر اس کی جمع الف تاء کے ساتھ آتی ہے بغیر کسی شرط کے اعتبار کرنے کے مثلاً (هِنْدٌ سے هِنْدَاتٌ)

سوال: جمع مکسر کے اوزان کیا ہیں؟

جواب: جمع مکسر کے اوزان ثلاثی میں بہت زیادہ ہیں جو سماع سے پہچانے جاتے ہیں مثلاً (رَجُلٌ سے رِجَالٌ) اور (فَرَسٌ سے فِرَاسٌ) اور (فَلْسٌ سے فُلُوْسٌ)۔

اور غیر ثلاثی سے قیاسا دو وزن ہیں جیسا کہ گردان سے آپ نے پہچانا (۱) فَعَالِلُ

(دَرَاهِمُ) (۲) فَعَالِيْلُ (دَنَانِيْرُ) (غیر ثلاثی سے جمع مکسر قیاساً دو وزنوں سے آتی ہے)

سوال:..... جمع کی مصداق (معنی یا تعداد) کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:..... جمع کی مصداق (معنی یا تعداد) کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں:

① جمع قلت ② جمع کثرت

سوال:..... جمع قلت کسے کہتے ہیں؟

جواب:..... جمع قلت وہ جمع ہے جس کا اطلاق دس یا دس سے کم پر ہو۔

سوال:..... جمع کثرت کسے کہتے ہیں؟

جواب:..... جمع کثرت وہ جمع ہے جس کا اطلاق دس سے زائد پر ہوتا ہو۔

سوال:..... جمع قلت کے کتنے اوزان ہیں؟

جواب:..... جمع قلت کے چار اوزان ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① اَفْعُلٌ (اَقْلُبٌ) ② اَفْعَالٌ (اَقْوَالٌ) ③ اَفْعِلَةٌ (اَشْرِبَةٌ) ④ فِعْلَةٌ (غِلْمَةٌ)

جمع مذکر سالم و جمع مؤنث سالم بغیر (الف) لام کے جمع قلت شمار کیے جاتے ہیں مثلاً (حَامِدُوْنَ) اور (مُسْلِمَاتٌ) (اور ان چار کے علاوہ جو جمع ہو وہ جمع کثرت ہوگی)

سوال:..... جمع کثرت کے کتنے اوزان ہیں؟

جواب:..... جمع قلت کے اوزان کے علاوہ جتنے اوزان ہیں وہ جمع کثرت کے اوزان ہیں۔

٭

چھٹی فصل:

مصدر

سوال:..... مصدر کسے کہتے ہیں؟

جواب:..... مصدر وہ اسم ہے جو صرف حدوث (وقوع فعل) پر دلالت کرے۔ اور اس سے افعال مشتق ہوتے مثلاً (ضَرَبَ) اور (نَصَرَ)

سوال:..... مصدر کے اوزان کتنے ہیں؟

جواب: مصدر کے اوزان ثلاثی مجرد سے غیر محدود ہوتے ہیں اور کسی متعین شدہ قاعدے کے مطابق نہیں ہوتے بلکہ سماعی ہوتے ہیں اور ثلاثی مزید سے قیاسی ہوتے ہیں۔

غیر ثلاثی مجرد کے اوزان مندرجہ ذیل ہیں:

① اِفْعَال ② انفعال ③ استفعال ④ فعللة ⑤ تفعیل (⑥ مفاعلة ⑦ تفعل ⑧ تفاعل ⑨ افتعال ⑩ افعلال ⑪ افعیلال ⑫ افعیعال ⑬ افعوّال)

رباعی مزید کے اوزان مندرجہ ذیل ہیں:

① فَعْلَلَةٌ (دَحْرَجَةٌ) ② تفَعْلَلَ (تَدَحْرَجَ) البتہ سیبویہ نے ثلاثی مجرد کے چالیس اوزان اور بعض نحویوں نے پینتالیس اور بعض نے پینسٹھ شمار کیے ہیں لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ان کی تعداد سماع پر موقوف ہے)

سوال: مصدر کیا عمل کرتا ہے؟

جواب: ① مصدر اگر مفعول مطلق نہ ہو تو اپنے فعل والا عمل کرتا ہے:

① اگر لازم ہو تو فاعل کو رفع دے گا مثلاً (أَعْجَبَنِیْ قِیَامُ حَامِدٍ) حامد کا کھڑا ہونا مجھے اچھا لگا۔

② اور اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے گا مثلاً (أَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ حَامِدٍ حَمَّادًا) مجھے حامد کا حماد کو مارنا اچھا لگا۔

② اگر مصدر مفعول مطلق ہو تو عمل نہیں کرتا بلکہ وہ فعل عمل کرتا ہے جو اس سے پہلے ہو مثلاً (ضَرَبْتُ ضَرْبًا حَمَّادًا) اب یہاں حمادا کا نصب ضربت کے ساتھ ہے۔

سوال: کیا مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا جائز ہے؟

جواب: مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا جائز نہیں چنانچہ ایسے کہنا درست نہیں (أَعْجَبَنِیْ حَامِدٌ ضَرْبُ حَمَّادًا) اور (أَعْجَبَنِیْ حَمَّادًا ضَرْبُ حَامِدٍ)

سوال: کیا مصدر کی فاعل اور مفعول کی طرف اضافت جائز ہے؟

جواب: مصدر کی فاعل کی طرف اضافت کرنا جائز ہے۔ مثلاً (کَرِهْتُ ضَرْبَ حَامِدٍ حَمَّادًا) اور اسی طرح مصدر کی مفعول بہ کی طرف اضافت جائز ہے مثلاً (کَرِهْتُ ضَرْبَ حَامِدٍ حَمَّادٌ)

ساتویں فصل:

اسم فاعل

سوال......: اسم فاعل کسے کہتے ہیں؟

جواب......: اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا ہے اور ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ وہ فعل بمعنی حدث (عارضی غیر مستقل طور پر) قائم ہو۔

سوال......: اسم فاعل کے اوزان کیا ہیں؟

جواب......: اسم فاعل کا صیغہ ثلاثی مجرد سے فاعل کے وزن پر آتا ہے مثلاً (ضَارِبٌ) اور (نَاصِرٌ)

اور ثلاثی مجرد کے علاوہ میں مضارع کے صیغہ سے آتا ہے وہ اس طرح کہ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم لگادیں اور آخر سے ماقبل کو کسرہ دے دیں مثلاً (مُدْخِلٌ) اور (مُسْتَخْرِجٌ)

سوال......: اسم فاعل کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: اسم فاعل مصدر کی طرح اپنے فعل معروف جیسا عمل کرتا ہے۔

(یعنی اگر اسم فاعل فعل لازم سے مشتق ہو تو صرف اپنے فاعل کو رفع دے گا مثلاً (حَامِدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ) (اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دے گا مثلاً (حَامِدٌ ضَارِبٌ غُلَامُہٗ حَمَّادًا)

سوال......: اسم فاعل کے عمل کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب......: اسم فاعل کے عمل کی دو شرطیں ہیں:

① اسم فاعل نکرہ ہو اور حال واستقبال کے معنی میں ہو، حال واستقبال میں کی ایک کے معنی میں ہونے کی شرط اس لیے لگائی گئی ہے تاکہ اسم فاعل فعل مضارع کے مکمل طور پر مشابہ ہو جائے۔ جبکہ یہ بات پہلے ہی معلوم ہے کہ اسم فاعل عدد حروف اور حرکات وسکنات میں لفظی طور پر فعل مضارع کے مشابہ ہے تو اب معنی حال واستقبال کی بناء پر معنوی مشابہت بھی پیدا ہو جائے۔

⑦ اسم فاعل نکرہ ہو اور چھ چیزوں میں سے کسی ایک کے بعد آئے اور وہ چھ چیزیں مندرجہ ذیل ہیں۔

① اسم فاعل کا اعتماد مبتداء پر ہو (اور اسم فاعل اس کی خبر واقع ہو)۔ مثلاً (حَامِدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ)

② اسم فاعل کا اعتماد ذوالحال پر ہو (اور اسم فاعل اس کا حال ہو)۔ مثلاً (جَاءَ نِيْ حَامِدٌ ضَارِبًا أَبُوْهُ حَمَّادًا)۔

③ اسم فاعل کا اعتماد موصول پر ہو (اور اسم فاعل اس کا صلہ ہو)۔ مثلاً (مَرَرْتُ بِالضَّارِبِ أَبُوْهُ حَمَّادًا)

④ اسم فاعل کا اعتماد موصوف پر ہو (اور اسم فاعل اس کی صفت ہو)۔ مثلاً (عِنْدِيْ رَجُلٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ حَمَّادًا)۔

⑤ اسم فاعل کا اعتماد حرف استفہام پر ہو (یعنی اسم فاعل سے پہلے حرف استفہام واقع ہو)۔ مثلاً (أَقَائِمٌ حَامِدٌ؟)

⑥ اسم فاعل کا اعتماد حرف نفی پر ہو (یعنی اسم فاعل سے پہلے حرف نفی واقع ہو۔) مثلاً (مَا قَائِمٌ حَامِدٌ)

سوال ..... جب اسم فاعل نکرہ ہو تو کیا عمل کرتا ہے؟

جواب ..... جب اسم فاعل نکرہ ہو تو ماضی کے معنی میں ہوتا ہے اور اس وقت اس میں اضافت واجب ہوتی ہے مثلاً (حَامِدٌ ضَارِبُ حَمَّادٍ أَمْسِ)

سوال ..... جب اسم فاعل معرفہ ہو تو کیا عمل کرتا ہے؟

جواب ..... جب اسم فاعل معرف باللام ہو تو (مطلق طور پر بغیر کسی شرط کے) فعل والا عمل کرتا ہے اور اس میں سارے زمانے برابر ہیں (خواہ بمعنی ماضی ہو یا بمعنی حال ہو یا بمعنی استقبال ہو اور خواہ ان مذکورہ امور پر اعتماد رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو) مثلاً (حَامِدٌ الضَّارِبُ أَبُوْهُ حَمَّادًا اَلْآنَ أَوْ غَدًا أَوْ أَمْسِ)

آٹھویں فصل:

اسم مفعول

سوال......: اسم مفعول کسے کہتے ہیں؟

جواب......: اسم مفعول وہ اسم ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہوتا کہ ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے۔

سوال: اسم مفعول کے اوزان کیا ہیں؟

جواب: اسم مفعول ثلاثی مجرد کے صیغہ سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے مثلاً (مَضْرُوْبٌ) یا تقدیراً مثلاً (مَقُوْلٌ) (اصل میں تھا (مَقْوُوْلٌ)) اور (مَرْمِيٌّ) (اصل میں تھا مَرْمُوْيٌ) اور ثلاثی مجرد کے علاوہ سے اسم فاعل کی طرح بنتا ہے البتہ (اسم مفعول کو فعل مضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے اور اس کے) ماقبل کا آخر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

سوال......: اسم مفعول کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: اسم مفعول فعل مجہول والا عمل کرتا ہے (یعنی اسم مفعول اپنے مابعد ایک اسم کو نائب فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دے گا اس حیثیت سے کہ وہ اسم مفعول کے قائم مقام ہے۔) مثلاً (حَامِدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ الْآنَ أَوْ غَدًا أَوْ أَمْسِ)

سوال......: اسم مفعول کے عمل کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب......: اسم مفعول کے عمل کی اسم فاعل کی طرح دو شرطیں ہیں:

① اسم مفعول حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔

② اسم مفعول اسم فاعل کی طرح چھ چیزوں میں سے کسی ایک کے بعد آئے۔

اسم مفعول میں اعتماد والی شرط تو ضروری ہے لیکن حال واستقبال والی شرط ضروری نہیں لہذا یہ تینوں زمانوں میں عمل کرتا ہے جیسا کہ مصنف کی مثال سے ظاہر ہے: (حَامِدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ الْآنَ أَوْ غَدًا أَوْ أَمْسِ) یہاں (مَضْرُوْبٌ) (غُلَامُهُ) کو بعد رفع بنائب فاعل کی [illegible] الآن سے حال کی طرف اور غدا سے استقبال کی طرف اور امس سے ماضی کی طرف اشارہ [illegible] ہے۔

نویں فصل:

صفت مشبہ

سوال......: صفت مشبہ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: صفت مشبہ وہ اسم ہے جو فعل لازم سے مشتق ہوتا کہ وہ اس چیز پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بمعنی ثبوت (دوام واستمرار کے) قائم ہے۔

سوال......: صفت مشبہ کے اوزان کیا ہیں؟

جواب......: صفت مشبہ کا صیغہ اسم فاعل اور اسم مفعول سے مختلف ہوتا ہے (یعنی صفت مشبہ اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر نہیں آتی اور اسم فاعل اور اسم مفعول کا وزن قیاسی ہوتا ہے اور) صفت مشبہ کا وزن سماعی ہوتا ہے۔ مثلاً (حَسَنٌ) (صَعْبٌ) (ظَرِیْفٌ)

سوال......: صفت مشبہ کیا عمل کرتی ہے؟

جواب......: صفت مشبہ مطلقاً اپنے فعل (لازم) والا عمل کرتی ہے۔

سوال......: صفت مشبہ کے عمل کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب......: صفت مشبہ کے عمل کی شرط یہ ہے کہ اس کا اسم فاعل کی طرح چھ چیزوں پر اعتماد ہو (اس میں زمانہ حال واستقبال کی شرط نہیں ہوتی کیونکہ صفت مشبہ ثبوت اور دوام کے معنی میں ہوتی ہے اور زمانہ حال واستقبال کی شرط حدوث (عارضی معنی) پر لگائی جاتی ہے۔)

سوال......: صفت مشبہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: صفت مشبہ کی اٹھارہ قسمیں ہیں:

صفت مشبہ دو حال سے خالی نہیں ہوگی ① اس پر الف لام ہوگا ② اس پر الف لام نہیں ہوگا۔ ان دونوں حالتوں کا معمول تین قسم پر ہوگا۔

① مضاف۔

② (معرف) باللام۔

③ (مذکورہ) دونوں حالتوں سے خالی (نہ مضاف ہوگا اور نہ (معرف) باللام ہوگا)۔ اس طرح

یہ چھ قسمیں بن گئیں۔
پھر ہر قسم میں معمول تین طرح کا ہوگا:
① مرفوع (فاعلیت پر) ② منصوب ③ مجرور (اضافت پر
(ان تین حالتوں کو چھ قسموں سے ضرب دیں) تو یہ اٹھارہ قسمیں بن جاتی ہیں۔

① صفت مشبہ معرف باللام کی مثالیں:

① **معمول مضاف کی مثالیں:**

①(جَاءَ نِیْ حَامِدٌ الْحَسَنُ وَجْهُهُ) معمول مضاف رفعی حالت کی مثال (قَبِیْحٌ)
②(جَاءَ نِی حَامِدٌ الْحَسَنُ وَجْهَهُ) معمول مضاف نصبی حالت کی مثال (أَحْسَنُ)
③(جَاءَ نِی حَامِدٌ الْحَسَنُ وَجْهِهٖ) معمول مضاف جری حالت کی مثال (أُحْسَنُ)

② **معمول (معرف) باللام کی مثالیں:**

④(جَاءَ نِی حَامِدٌ الْحَسَنُ الوَجْهُ) معمول معرف باللام رفعی حالت کی مثال (أَحْسَنُ)
⑤(الْحَسَنُ الوَجْهَ) معمول معرف باللام نصبی حالت کی مثال (حَسَنٌ)
⑥(الْحَسَنُ الوَجْهِ) معمول معرف باللام جری حالت کی مثال (مَمْنُوْعٌ)

③ **معمول (مذکورہ) دونوں حالتوں سے خالی کی مثالیں:**

⑦(الْحَسَنُ وَجْهٌ) معمول دونوں حالتوں سے خالی کی رفعی حالت کی مثال۔ (قَبِیْحٌ)
⑧(الْحَسَنُ وَجْهًا) معمول دونوں حالتوں سے خالی کی نصبی حالت کی مثال۔ (أَحْسَنُ)
⑨(الْحَسَنُ وَجْهٍ) معمول دونوں حالتوں سے خالی کی جری حالت کی مثال۔ (مَمْنُوْعٌ)

② صفت مشبہ بغیر الف لام کی مثالیں:

① **معمول مضاف کی مثالیں:**

⑩(حَسَنٌ وَجْهُهُ) معمول مضاف رفعی حالت کی مثال (قَبِیْحٌ)
⑪(حَسَنٌ وَجْهَهُ) معمول مضاف نصبی حالت کی مثال (أَحْسَنُ)
⑫(حَسَنُ وَجْهِهٖ) معمول مضاف جری حالت کی مثال (حَسَنٌ)

② معمول (معرف) باللام کی مثالیں:

⑬ (حَسَنُ الْوَجْهُ) معمول معرف باللام رفعی حالت کی مثال (أَحْسَنُ)

⑭ (حَسَنُ الْوَجْهَ) معمول معرف باللام نصبی حالت کی مثال (حَسَنٌ)

⑮ (حَسَنُ الْوَجْهِ) معمول معرف باللام جری حالت کی مثال (مُخْتَلِفٌ فِيهِ)

③ معمول (مذکورہ) دونوں حالتوں سے خالی کی مثالیں:

⑯ (حَسَنٌ وَجْهٌ) معمول دونوں حالتوں سے خالی رفعی کی حالت کی مثال (قَبِيحٌ)

⑰ (حَسَنٌ وَجْهًا) معمول دونوں حالتوں سے خالی کی نصبی حالت کی مثال (أَحْسَنُ)

⑱ (حَسَنٌ وَجْهٍ) معمول دونوں حالتوں سے خالی کی جری حالت کی مثال (أَحْسَنُ)

اب ان اٹھارہ قسموں کی پانچ صورتیں ہیں:

① مَمْنُوعٌ: (اَلْحَسَنُ وَجْهٍ) اور (اَلْحَسَنُ وَجْهِهٖ)

② مُخْتَلِفٌ فِيهِ: (حَسَنُ وَجْهِهٖ)

③ أَحْسَنُ: باقی جن میں ایک ضمیر وہ أَحْسَنُ کی مثالیں ہیں۔

④ حَسَنٌ: جن میں دو ضمیریں ہیں وہ حَسَنٌ کی مثالیں ہیں۔

⑤ قَبِيحٌ: (جن میں کوئی ضمیر نہ ہو وہ قَبِيحٌ کی مثالیں ہیں)

سوال: صفت مشبہ میں ضابطہ کیا ہے؟

جواب: ...... صفت مشبہ میں ضابطہ یہ ہے کہ جب صفت مشبہ کے ذریعے اس کے معمول کو رفع دیں گے تو صفت میں کوئی ضمیر نہیں ہوگی اور جب نصب و جر دیں گے تو اس میں موصوف کی ضمیر ہوگی مثلاً (حَامِدٌ حَسَنُ وَجْهِهٖ)

(صفت مشبہ کا معمول جب مرفوع ہوگا تو رفع فاعلیت کی بناء پر ہوگا اور جب منصوب ہوگا تو دو حال سے خالی نہیں:

① معرفہ: تو مفعول بہ سے مشابہت کی وجہ سے منصوب ہوگا۔

② نکرہ: تو تمیز کی وجہ سے منصوب ہوگا۔ اور اگر اس کا معمول مجرور ہوگا تو مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے ہوگا۔)

دسویں فصل:

اسم تفضیل

(سوال)......: اسم تفضیل کسے کہتے ہیں؟

(جواب)......: اسم تفضیل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا اور اس میں معنی مشتق زیادتی دوسرے کے مقابلہ میں پائی جاتی ہے۔

(سوال)......: اسم تفضیل کے اوزان کیا ہیں؟

(جواب)......: اسم تفضیل کو صرف ثلاثی مجرد سے افعل کے وزن پر بنایا جاتا ہے جس میں لَوْنٌ (رنگ) اور عیب کے معنی نہ ہوں۔ مثلاً (حَامِدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ) (اور غیر ثلاثی سے اسم تفضیل کا صیغہ نہیں آتا)۔

(مؤنث کیلئے فعلی کا وزن آتا ہے خیرٌ اور شرٌ بھی اس میں داخل تھے کیونکہ اصل میں اَخْیَرُ اور اَشْرَرُ تھے تعلیل کے بعد خَیْرٌ اور شَرٌّ ہو گئے ہیں)

اور اگر وہ (فعل) ثلاثی مجرد سے زائد ہو یا (ثلاثی مجرد تو ہو مگر) اس میں لون اور عیب کے معنی ہوں تو اس وقت یہ ضروری ہے کہ اس کا وزن ثلاثی مجرد سے اَفْعَلُ کے وزن پر لایا جائے تاکہ وہ مبالغہ اور شدت اور کثرت پر دلالت کرے پھر اس کے بعد اسی فعل کا مصدر لایا جائے جو تمیز کی وجہ سے منصوب ہو۔ مثلاً (زائد عن ثلاثی) (هُوَ اَشَدُّ اِسْتِخْرَاجًا) (اور لَوْنٌ کی مثال) (هُوَ اَقْوٰی حُمْرَةً) (اور عیب کی مثال) (هُوَ اَقْبَحُ عَرَجًا)

(سوال)......: اسم تفضیل کا استعمال قیاساً اسم فاعل کیلئے ہوتا ہے یا اسم مفعول کیلئے؟

(جواب)......: اسم تفضیل میں قیاس یہ ہے کہ وہ فاعل کیلئے ہو جیسے (مثالوں میں) گزر چکا ہے۔

(کیونکہ اگر اسم تفضیل دونوں کیلئے قیاسی ہو تو دونوں کثرت سے آئیں گے جس سے التباس واقع ہوگا لہٰذا فاعل جو اشرف ہے اس پر اکتفاء کیا جائے مثلاً (اَفْضَلُ))

اور کبھی اسم تفضیل خلاف قیاس مفعول (کی تفضیل) کیلئے بھی آتا ہے مثلاً اَعْذَرُ، اَشْغَلُ اور اَشْهَرُ۔

سوال: اسم تفضیل کے استعمال کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: اسم تفضیل کے استعمال کی تین صورتیں ہیں:

① اضافت کے ساتھ ② الف لام کے ساتھ ③ من کے ساتھ

① اضافت: جب اسم تفضیل کا استعمال اضافت کے ساتھ ہوگا تو اس میں دو صورتیں پڑھنی جائز ہیں:

① افراد کے ساتھ یعنی اسم تفضیل مفرد ہوگا اس کا موصوف مفرد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع ہو اور خواہ مذکر ہو یا مؤنث ہو۔

مثلاً (حَامِدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ) اور (اَلْحَامِدَانِ أَفْضَلُ الْقَوْمِ) اور (اَلْحَامِدُوْنَ أَفْضَلُ الْقَوْمِ) اور (هند أَفْضَلُ الْقَوْمِ) اور (هندان أَفْضَلُ الْقَوْمِ) اور (هندات أَفْضَلُ الْقَوْمِ) ان مثالوں میں افراد پڑھنے کی وجہ من سے مفضل علیہ ذکر ہونے میں مشابہت ہے)۔

② مطابقت کے ساتھ یعنی اسم تفضیل افراد، تثنیہ اور جمع اور تذکیر و تانیث میں موصوف کے مطابق ہوگا۔

مثلاً (حَامِدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ) اور (حَامِدَانِ أَفْضَلَا الْقَوْمِ) اور (حَامِدُوْنَ أَفْضَلُوْ الْقَوْمِ) ۔اور (هِنْدٌ فُضْلَى الْقَوْمِ) اور (هِنْدَانِ فُضْلَيَا الْقَوْمِ) اور (هِنْدَاتٌ فُضْلَيَاتُ الْقَوْمِ) ان مثالوں میں مطابقت کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہاں افعل التفضیل حقیقت میں موصوف کی صفت بن رہا ہے اگرچہ ترکیبی لحاظ سے خبر ہے لہٰذا حقیقت کا اعتبار کرتے ہوئے مطابق پڑھنا بھی جائز ہے)۔

② الف لام کے ساتھ: جب اسم تفضیل کا استعمال معرف باللام کے ساتھ ہو تو اس میں اسم تفضیل کا موصوف کے ساتھ مطابق ہونا واجب ہے (کیونکہ یہاں اسم تفضیل موصوف کی صفت بن رہا ہے اور موصوف صفت میں مطابقت ضروری ہوتی ہے۔)

مثلاً (حَامِدٌ الأَفْضَلُ) اور (اَلْحَامِدَانِ الأَفْضَلَانِ) اور (اَلْحَامِدُوْنَ الأَفْضَلُوْنَ) اور (هِنْدٌ الْفُضْلٰى) اور (هِنْدَانِ الْفُضْلَيَانِ) اور (هِنْدَاتٌ الْفُضْلَيَاتُ)۔

③ من کے ساتھ: جب اسم تفضیل کا استعمال من کے ساتھ ہو تو اسم تفضیل کا ہمیشہ مفرد مذکر ہونا

واجب ہوتا ہے (خواہ موصوف مذکر ہو یا مؤنث مفرد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع۔) مثلاً (حَامِدٌ أَفْضَلُ مِنْ حَمَّادٍ) اور (اَلْحَامِدَانِ أَفْضَلُ مِنْ حَمَّادٍ) اور (اَلْحَامِدُوْنَ أَفْضَلُ مِنْ حَمَّادٍ) اور (هِنْدٌ أَفْضَلُ مِنْ حَمَّادٍ) اور (اَلْهِنْدَانِ أَفْضَلُ مِنْ حَمَّادٍ) اور (اَلْهِنْدَاتُ أَفْضَلُ مِنْ حَمَّادٍ) (اس استعمال میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہوتا ہے۔)

سوال......: اسم تفضیل کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: اسم تفضیل کے (مذکورہ) تین استعمال ہوتے ہیں اور ان تینوں استعمال میں اس کے اندر ایک ضمیر فاعل مستتر ہوتی ہے

① اور اسم تفضیل اس فاعل کی ضمیر کو رفع دیتا ہے۔

② اسم تفضیل اسم ظاہر کو رفع نہیں دیتا مگر اس جیسی مثال میں عمل کرتا ہے۔ (مَارَأَيْتُ رَجُلاً أَحْسَنَ فِيْ عَيْنِهِ الْكُحْلُ مِنْهُ فِيْ عَيْنِ حَامِدٍ)۔

میں نے کوئی آدمی نہیں دیکھا کہ اس کی آنکھ کا سرمہ حامد کی آنکھ سے زیادہ اچھا ہو۔ اس مثال میں (اَلْكُحْلُ لِأَحْسَنَ) کیلئے فاعل ہے۔ اور اس میں بحث ہے۔

(یعنی اسم تفضیل کا اسم ظاہر کو رفع دینا تین شرطوں کے ساتھ مشروط ہے:

① اسم تفضیل لفظ کے اعتبار سے ایک چیز کی صفت ہو اور معنی کے اعتبار سے اس چیز کے متعلق کی صفت ہو۔

② وہ مفضل اس چیز کے اعتبار سے مفضل ہو اور دوسری چیز کے اعتبار سے مفضل علیہ ہو۔

③ کلام منفی ہو۔

دوسری قسم:

فعل

(فعل کی تعریف پیچھے گزر چکی ہے)

سوال ... : فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ... : فعل کی تین قسمیں ہیں۔ ① ماضی ② مضارع ③ امر

① فعل ماضی

سوال ... : فعل ماضی کسے کہتے ہیں؟

جواب ... : فعل ماضی وہ ہے جو گزرے ہوئے زمانہ پر دلالت کرے۔

سوال ... : فعل ماضی کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب ... : فعل ماضی مبنی ہوتا ہے:

① اگر اس کے ساتھ مرفوع متحرک ضمیر اور واؤ نہ ہو تو فتحہ پر مبنی ہوتا ہے مثلاً (ضَرَبَ)

② اور اگر اس کے ساتھ مرفوع متحرک ضمیر ملی ہو تو فعل ماضی سکون پر مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً (ضَرَبْتُ)(ضَرَبْتِ)(ضَرَبْتَ)

③ اور اگر اس کے ساتھ واؤ جمع کی ملی ہو تو فعل ماضی ضمہ پر مبنی ہوتی ہے۔ مثلاً (ضَرَبُوْا)

② فعل مضارع

سوال ... : فعل مضارع کسے کہتے ہیں؟

جواب ... : مضارع وہ فعل ہے جو (لفظاً اور معناً) اسم (فاعل) کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے شروع میں حروف اتین میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

① لفظی مشابہت: (تین چیزوں میں ہوتی ہے)

① حرکات و سکنات میں: (یعنی ان تین میں سے کسی ایک کے داخل ہونے کے بعد جتنے حروف

اسم فاعل میں ہوتے ہیں اتنے ہی حروف فعل مضارع میں ہوتے ہیں) مثلاً (يَضْرِبُ) (ضَارِبٌ) کی طرح ہے (دونوں میں چار حروف ہیں اور حرکات و سکنات میں برابر ہیں) اور يَسْتَخْرِجُ مُسْتَخْرِجٌ کی طرح ہے (دونوں میں چھ حروف ہیں)۔

④ ان دونوں کے شروع میں لام تاکید کے دخول میں: یعنی جس طرح اسم فاعل پر لام تاکید آتا ہے اسی طرح فعل مضارع پر بھی لام تاکید آتا ہے۔ مثلاً (إِنَّ حَامِدًا لَيَقُوْمُ) اور (إِنَّ حَامِدًا لَقَائِمٌ)

③ عدد حروف کے برابر ہونے میں۔

② معنوی مشابہت (دو چیزوں میں ہوتی ہے):

① اسم فاعل کی طرح حال واستقبال میں مشترک ہونے میں: اسی وجہ سے اس کا نام مضارع رکھا جاتا ہے۔ یعنی جس طرح اسم فاعل میں حال واستقبال کا معنی ہوتا ہے اسی طرح فعل مضارع میں بھی حال واستقبال کا معنی ہوتا ہے۔

② خصوصیت میں: یعنی جس طرح اسم فاعل کسی قرینہ کی وجہ سے حال یا استقبال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے اسی طرح فعل مضارع سین اور سوف کے داخل ہونے سے استقبال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے مثلاً (سَيَضْرِب) اور (سَوْفَ يَضْرِبُ) اور لام مفتوحہ کے داخل ہونے سے حال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے مثلاً (لَيَضْرِبُ)

سوال......: حروف مضارع کب مضموم ہوتے ہیں اور کب مفتوح؟

جواب......: حروف مضارع (چار ہیں جن کا مجموعہ اتین ہے اور یہ حروف) ہر اس مضارع میں مضموم ہوتے ہیں جس کی ماضی چار حرفی ہو (خواہ وہ ثلاثی مزید ہو یا رباعی مجرد)

مثلاً (يُدَحْرِجُ) اور (يُخْرِجُ) کیونکہ اس کی اصل (يُأَخْرِجُ) ہے۔

اور اس کے علاوہ (جس کی ماضی چار حرفی نہ ہو خواہ چار حرف سے کم ہو یا زیادہ ہو) اس میں مفتوح ہوتے ہیں مثلاً (يَضْرِبُ) اور (يَسْتَخْرِجُ)۔

سوال......: فعل مضارع معرب ہوتا ہے یا مبنی؟

جواب......: فعل مضارع کو اسم سے مشابہت کی وجہ سے اعراب دیا جاتا ہے اس کہ باوجود کہ

فعل اصل میں مبنی ہوتا ہے اور اسم اصل میں معرب ہوتا ہے۔

اور جب فعل مضارع کے ساتھ نون تاکید اور نون جمع مؤنث ہو تو یہ مبنی ہوتا ہے (اور اس کے علاوہ اسم (فاعل) سے مشابہت کی وجہ سے معرب ہوتا ہے)۔

سوال......: فعل مضارع کے کتنے اعراب ہیں؟

جواب......: فعل مضارع کے تین اعراب ہیں:

① رفع مثلاً (هُوَ يَضْرِبُ) ② نصب مثلاً (لَنْ يَضْرِبَ) ③ جزم مثلاً (لَمْ يَضْرِبْ)

فصل:

فعل کے اعراب کی قسمیں

سوال......: فعل (مضارع) کے اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: فعل (مضارع) کے اعراب کی چار قسمیں ہیں:

① جو فعل (مضارع) مفرد صحیح غیر مخاطبہ ہو (اور ضمائر بارزہ سے خالی ہو) تو اس کی رفعی حالت ضمہ کے ساتھ اور نصب فتحہ کے ساتھ اور جزم سکون کے ساتھ آتی ہے۔

(ضمائر بارزہ مرفوعہ: تثنیہ مذکر ومؤنث، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث مخاطب کی ہیں)

(یہ اعراب افعال خمسہ: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم میں آئے گا) مثلاً (هُوَ يَضْرِبُ) اور (لَنْ يَضْرِبَ) اور (لَمْ يَضْرِبْ)

② جو فعل (مضارع) تثنیہ ہو (خواہ تثنیہ مذکر ہو یا مؤنث ہو) اور جمع مذکر (خواہ جمع مذکر غائب ہو یا حاضر ہو) اور واحد مؤنث صحیح ہو یا صحیح نہ ہو (ضمائر بارزہ کے ساتھ متصل ہو) تو اس کا رفع ثبوت نون کے ساتھ اور نصب وجر حذف نون کے ساتھ آئے گا۔ (یعنی تثنیہ وجمع مذکر، اور واحد مؤنث حاضر تو کہا جائے گا) مثلاً (هُمَا يَفْعَلَانِ) اور (هما تفعلان) اور (هُمْ يَفْعَلُوْنَ) (أَنْتِ تَفْعَلِيْنَ) (انتم تفعلون) اور (لَنْ يَّفْعَلَا) (لن تفعلا) (لَنْ يَّفْعَلُوْا) اور (لن تفعلوا) اور (لَنْ تَفْعَلِيْ) اور (لم يفعلا) (لَمْ تَفْعَلَا) اور (لم يفعلوا) اور (لَمْ

تَفْعَلُوْا) اور (لَمْ تَفْعَلِیْ).

③ جو فعل (مضارع) ناقص واوی یا ناقص یائی ہو تثنیہ اور جمع اور واحد مؤنث مخاطب نہ ہو تو رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ اور نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جزم حذف لام (کلمہ) کے ساتھ آئے گا۔

مثلاً: (ہو یدعو)) (ہُوَ یَرْمِیْ) اور (ہُوَ یَغْزُوْ)

اور (لن یدعو)) اور (لَنْ یَّرْمِیَ) اور (لَنْ یَّغْزُوَ)

اور (لَمْ یَدْعُ)) اور (لَمْ یَرْمِ) اور (لَمْ یَغْزُ)

④ جو فعل (مضارع) ناقص الفی، تثنیہ و جمع اور واحد مؤنث مخاطب کے علاوہ ہو تو رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ اور نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ اور جزم حذف لام (کلمہ) کے ساتھ آئے گا مثلاً (ہُوَ یَسْعٰی) (لَنْ یَّسْعٰی) (لَمْ یَسْعَ).

پہلی فصل :

فعل مرفوع

سوال......: (فعل مضارع) مرفوع میں کون سا عامل ہوتا ہے؟

جواب......: (فعل مضارع) مرفوع کا عامل معنوی ہوتا ہے اور وہ اس کا (عوامل) ناصبہ و جازمہ سے خالی ہونا ہے (اور بعض کے نزدیک فعل مضارع مرفوع کا صحیح طور پر اسم کی جگہ واقع ہونا (ہی مرفوع ہونے کا باعث) ہے) مثلاً (ہُوَ یَضْرِبُ) اور (ہُوَ یَغْزُوْ) اور (ہُوَ یَرْمِیْ) اور (ہُوَ یَسْعٰی)

دوسری فصل:

فعل منصوب (حروف ناصبہ)

سوال......: فعل (مضارع) کب منصوب ہوتا ہے؟

جواب: فعل (مضارع) اس وقت منصوب ہوتا ہے جب اس پر حروف ناصبہ میں سے کوئی داخل ہو) مثلاً (اُرِیْدُ اَنْ تُحْسِنَ اِلَیَّ) اور (اَنَا لَنْ اَضْرِبَكَ) اور (اَسْلَمْتُ كَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ) اور (اِذَنْ یَغْفِرَ اللّٰهُ لَكَ)

سوال: حروف ناصبہ کتنے ہیں؟

جواب: حروف ناصبہ پانچ ہیں: ① اَنْ ② لَنْ ③ كَیْ ④ اِذَنْ ⑤ اَنْ مقدرہ

سوال: اَنْ کب مقدر ہوتا ہے؟

جواب: اَنْ مندرجہ ذیل سات مقامات پر مقدر ہوتا ہے:

① حتیٰ کے بعد مثلاً (اَسْلَمْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْجَنَّةَ)

② لام کَیْ کے بعد مثلاً (قَامَ حَامِدٌ لِیَذْهَبَ)

③ لام جحد کے بعد (لام جحد اس لام کو کہتے ہیں جو کان منفیہ کے بعد آئے) مثلاً (مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ) (مذکورہ تینوں مقامات میں ان کو مقدرہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تینوں حروف حروف جارہ تھے اور حروف جارہ فعل پر داخل نہیں ہوتے تو ان مقدر مان لیا گیا تا کہ وہ فعل اسم تاویلی بن جائے اور دخول جار اس پر صحیح ہو جائے)

④ اس فاء کے بعد جو امر، نہی، استفہام، نفی، تمنی اور عرض کے جواب میں آتی ہے مثلاً امر (اَسْلِمْ فَتَسْلَمَ) اور نہی (لَا تَعْصِ فَتُعَذَّبَ) اور استفہام (هَلْ تَعَلَّمَ فَتَنْجُوَا) اور نفی (مَا تَزُوْرُنَا فَنُكْرِمَكَ) اور تمنی (لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَهُ) اور عرض (اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا)

⑤ اس واؤ کے بعد جو (فاء کی جگہ) ان مذکورہ مقامات کے جواب میں ہو (اس واؤ کو واؤ صرف کہتے ہیں) مثلاً (اَسْلِمْ وَ تَسْلَمَ) (اِلٰی اٰخِرِهٖ)

⑥ اس اَوْ کے بعد جو بمعنی اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے ہو (کیونکہ اگر مقدر نہ مانا تو فعل کا مجرور ہونا یا مستثنیٰ بننا لازم آئے گا اور یہ اسم کے خاصے ہیں لہٰذا اَوْ کے بعد ان مقدر مان لیں گے تا کہ فعل اسم کی تاویل میں ہو جائے) مثلاً (لَاَحْبِسَنَّكَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ) یعنی (اِلٰی اَنْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ) یا (اِلَّا اَنْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ)

⑦ واؤ عطف کے بعد جب معطوف علیہ اسم صریح ہو مثلاً (اَعْجَبَنِیْ قِیَامُكَ وَ تَخْرُجَ) (یہاں تخرج کا عطف ک ضمیر پر ہو رہا ہے اور فعل کا اسم پر عطف جائز نہیں لہذا واؤ کے بعد ان مقدر مان لیں گے تاکہ اسم کا عطف اسم پر ہو جائے)۔

سوال......: اَن کو ظاہر کرنا کب واجب اور کب جائز ہوتا ہے؟

جواب......: ① اَن کو دو مقامات پر ظاہر کرنا جائز ہوتا ہے:

① لام کَیْ کے ساتھ مثلاً (اَسْلَمْتُ لِاَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ)۔

② واؤ عاطفہ کے ساتھ مثلاً (اَعْجَبَنِیْ قِیَامُكَ وَاَنْ تَخْرُجَ)۔

② اَن کو ظاہر کرنا واجب ہوتا ہے جب لام کَیْ کا اتصال لاء نافیہ کے ساتھ ہو مثلاً (لِئَلَّا یَعْلَمَ) (یہ وجوب اس لیے ہے کہ اجتماع لامین لازم نہ آئے)۔

سوال......: جب اَن باب عَلِمَ یَعْلَمُ کے بعد آئے تو کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: جب اَن باب عَلِمَ یَعْلَمُ کے بعد آئے تو وہ فعل مضارع کو نصب نہیں دیتا اور وہ اَن مخففۃ عن المثقلۃ ہوتا ہے مثلاً (عَلِمْتُ اَنْ سَیَكُوْنَ) اور اللہ تعالیٰ کا قول: (عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰی)۔

سوال......: جب اَن باب ظَنَّ یَظُنُّ کے بعد واقع ہو تو کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: جب اَن باب ظَنَّ یَظُنُّ کے بعد واقع ہو تو اس میں دو وجہیں جائز ہیں:

① اَن فعل مضارع کو نصب دے گا۔

② یا یہ عَلِمَ کے بعد واقع ہونے کی طرح ہوگا یعنی یہ مخففۃ عن المثقلۃ ہوگا۔ (اور اس کے بعد خبر مرفوع ہوگی) مثلاً (ظَنَنْتُ اَنْ سَیَقُوْمُ)

❁

تیسری فصل:

فعل مجزوم

سوال......: جوازم فعل مضارع کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: جوازم فعل مضارع دو قسم پر ہیں:

① حروف جازمہ ② کلمات المجازات (شرط)۔

سوال......: حروف جازمہ کتنے ہیں؟

جواب......: حروف جازمہ چار ہیں: ① لَمْ مثلاً (لَمْ يَضْرِبْ) ② لَمَّا مثلاً (لَمَّا يَضْرِبْ)
③ لام امر مثلاً (لِيَضْرِبْ) ④ لاء نہی مثلاً (لَا تَضْرِبْ).

سوال......: کلمات المجازات (جازم وشرط) کتنے ہیں؟

جواب......: کلمات المجازات (جازم وشرط) گیارہ ہیں:

① ان ② مہما ③ اذما ④ حیثما ⑤ این ⑥ متی ⑦ ما ⑧ من ⑨ ای ⑩ انی ⑪ ان مقدرہ (من)

سوال......: لَمْ اور لَمَّا میں کیا فرق ہے؟

جواب......: لَمْ اور لَمَّا میں دو طرح کا فرق ہے:

① لَمَّا جس فعل پر داخل ہوتا ہے اس میں پہلے دوام اور بعد میں توقع کا معنی دیتا ہے لیکن لم جس معنی پر داخل ہوتا ہے وہ یہ معنی نہیں دیتا مثلاً (قَامَ الْأَمِيْرُ وَلَمَّا يَرْكُبْ) یعنی ابھی تک سوار نہیں ہوا البتہ سوار ہونے کی توقع ہے۔

② لَمَّا کا فعل حذف کرنا جائز ہوتا ہے اور لم کا فعل حذف کرنا جائز نہیں ہوتا مثلاً (نَدِمَ حَامِدٌ وَ لَمَّا) کہا جا سکتا ہے اور اس کی اصل عبارت یہ ہے (نَدِمَ حَامِدٌ وَ لَمَّا يَنْفَعْهُ النَّدْمُ) اور (نَدِمَ حَامِدٌ وَلَمْ) نہیں کہہ سکتے۔

سوال......: کلمات مجاز کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب......: کلمات مجاز خواہ اسم ہوں یا حرف ہمیشہ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں تا کہ اس بات پر دلالت کریں کہ پہلا جملہ دوسرے کیلئے سبب ہے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں مثلاً (إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ).

① اگر شرط اور جزاء دونوں فعل مضارع ہوں تو ان میں جزم واجب ہے لفظاً مثلاً (إِنْ تُكْرِمْنِي أُكْرِمْكَ).

② اگر شرط اور جزاء دونوں ماضی ہوں تو عمل نہیں کریں گے، لفظاً مثلاً (إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ).

③ اگر اکیلی جزاء ماضی ہو تو شرط میں جزم واجب ہے مثلاً (اِنْ تَضْرِبْنِیْ ضَرَبْتُکَ)

④ اگر اکیلی شرط ماضی ہو (اور جزاء فعل مضارع ہو) تو جزاء میں دو وجہیں جائز ہیں:

① جزم: مثلاً (اِنْ جِئْتَنِیْ اُکْرِمْکَ)

② رفع: مثلاً (اِنْ جِئْتَنِیْ اُکْرِمُکَ)

(جزم اس لیے کہ جزم دینے والا کلمہ داخل ہے اور محل جزم قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور رفع اس لیے کہ ماضی کے درمیان میں آ جانے کی وجہ سے جو کلمہ جزم دینے والا ہے اس کا تعلق ضعیف ہو گیا)

سوال......: جب جزاء ماضی بغیر قد کے ہو تو اس میں فاء لانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب......: جب جزاء ماضی بغیر قد کے ہو تو اس میں فاء لانا جائز نہیں۔ مثلاً (اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ اَکْرَمْتُکَ) اور اللہ تعالیٰ کا قول: (وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا)

سوال......: جب جزاء فعل مضارع ہو تو اس میں فاء لانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب......: جب جزاء فعل مضارع ہو خواہ مثبت ہو یا منفی بہ لا ہو تو اس میں دو وجہیں جائز ہیں:

① ذکر فاء مثبت کی مثال: (اِنْ تَضْرِبْنِیْ فَاَضْرِبُکَ) اور ذکر فاء منفی کی مثال: (اِنْ تَشْتِمْنِیْ فَلَا اَضْرِبُکَ).

② حذف فاء مثبت کی مثال: (اِنْ تَضْرِبْنِیْ اَضْرِبُکَ) اور حذف فاء منفی کی مثال: (اِنْ تَشْتِمْنِیْ لَا اَضْرِبُکَ).

سوال......: کب جزاء پر فاء لانا ضروری ہے؟

جواب......: جب جزاء مذکورہ دونوں قسموں میں سے نہ ہو تو مندرجہ ذیل چار جگہوں میں فاء لانا ضروری ہوتا ہے:

① جزاء ماضی قد کے ساتھ ہو: مثلاً (اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ)

② جزاء مضارع منفی بغیر لا کے ہو: مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ).

③ جزاء جملہ اسمیہ ہو مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا)

④ جزاء جملہ انشائیہ (فعل طلب) ہو یا امر، مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ) اور یا نہی ہو مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (فَاِنْ عَلِمْتُمُوْھُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْھُنَّ اِلَی الْکُفَّارِ)۔

سوال.....: کیا اذا فاء کی جگہ آ سکتا ہے؟

جواب.....: کبھی اذا (مفاجاتیہ) فاء کی جگہ آ جاتا ہے (بشرطیکہ) جملہ اسمیہ (خبریہ) ہو مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول:

وَاِنْ تُصِبْھُمْ سَیِّئَۃٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ اِذَا ھُمْ یَقْنَطُوْنَ)

اس کی وجہ یہ ہے کہ اذا کا معنی فاء کے قریب ہیں اس لیے کہ اذا عادۃ ایک امر کے بعد دوسرے امر کے حدوث پر دلالت کرتا ہے چنانچہ اس میں فاء تعقیبیہ کے معنی پائے جاتے ہیں۔

سوال.....: ان (شرطیہ) کتنے مقامات پر مقدر ہوتا ہے؟

جواب.....: ان افعال خمسہ اور بعض دوسرے مقامات میں نفی کے بعد پوشیدہ ہوتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

① امر کے بعد مثلاً (تَعَلَّمْ تَنْجُ)

② نہی کے بعد مثلاً (لَاتَکْذِبْ یَکُنْ خَیْرًا لَّکَ)

③ استفہام کے بعد مثلاً (ھَلْ تَزُوْرُنَا نُکْرِمُکَ)

④ تمنی کے بعد مثلاً (لَیْتَکَ عِنْدِیْ اَخْدِمُکَ)

⑤ عرض کے بعد مثلاً (اَلَا تَنْزِلُ بِنَا تُصِبْ خَیْرًا)

⑥ نفی کے بعد بعض مقامات میں مثلاً (لَا تَفْعَلْ شَرًّا یَکُنْ خَیْرًا لَّکَ)

اس کی شرط یہ ہے کہ جب پہلے جملے کو دوسرے کا سبب بنانے کا ارادہ کرلے جیسا کہ گزشتہ مثالوں میں بیان ہو چکا ہے تو (تَعَلَّمْ تَنْجُ) اصل میں (اِنْ تَتَعَلَّمْ تَنْجُ) ہے اسی طرح باقی ہیں۔

اور (لَاتَکْفُرْ تَدْخُلَ النَّارَ) کہنا ممنوع ہے سبب کے امتناع کی وجہ سے کیونکہ (پہلا دوسرے کا سبب نہیں ہے کیونکہ) (اِنْ لَا تَکْفُرْ تَدْخُلِ النَّارَ) کہنا صحیح نہیں ہے۔

الغرض: فعل مضارع اشیاء مذکورہ میں سے کسی ایک کے بعد ہو اور مضارع کے مضمون کیلئے اشیاء مذکورہ کی سببیت کا قصد وارادہ کیا جائے تو اس وقت شرط کے معنی ثابت ہو جائیں گے اور ان شرطیہ بمع فعل شرط کے، جو کہ اشیاء مذکورہ سے ماخوذ ہے مقدر ہوگا اور ان شرطیہ کی وجہ سے مجزوم ہوگا پس فعل مضارع مذکور شرط مقدر کی جزاء ہے اور جزاء مجزوم ہوتی ہے لہٰذا وہ مجزوم ہوگا مثلاً (اَسْلِمْ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ) اس مثال میں اَسْلِمْ صیغہ امر ہے اور مطلوب اسلام ہے اور جو فائدہ اس پر مرتب ہوتا ہے وہ دخول جنت ہے چنانچہ اسلام لانا سبب اور دخول جنت مسبب ہے لہٰذا یہاں پر اَسْلِمْ امر کے بعد ان شرطیہ بمع فعل شرط کے مقدر ہوگا اور تدخل مذکور اس کی جزاء ہوگی۔

④ فعل امر

سوال......: امر کسے کہتے ہیں؟

جواب......: امر وہ صیغہ ہے جس کے ذریعے سے فاعل مخاطب سے فعل طلب کیا جاتا ہے۔

سوال......: امر بنانے کا قائدہ کیا ہے؟

جواب......: امر کا صیغہ مضارع سے بنایا جاتا ہے وہ اس طرح کے حرف علامت مضارع کو گرانے کے بعد اگر حرف مضارع کے بعد ساکن ہے اور تیسرا حرف (عین کلمہ) مضموم ہے تو اس کے شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لگا دیا جائے گا مثلاً (اُنْصُرْ) اور اگر تیسرا (عین کلمہ) مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزہ وصلی مکسور لگا دیا جائے گا مثلاً (اِعْلَمْ) اور (اِضْرِبْ) اور (اِسْتَخْرِجْ) اور اگر حرف مضارع کے بعد حرف متحرک ہے تو ہمزہ وصلی نہیں لگایا جائے گا مثلاً (عِدْ) اور (حَاسِبْ).

سوال......: باب افعال سے امر کا صیغہ کیسے بنایا جاتا ہے؟

جواب......: باب افعال کا امر دوسری قسم سے ہے (یعنی حرف مضارع کے بعد والا حرف متحرک ہوتا ہے اور اس میں جو ہمزہ ہوتا ہے وہ ہمزہ وصلی نہیں بلکہ قطعی ہوتا ہے)۔

سوال......: امر معرب ہوتا ہے یا مبنی؟

جواب......: امر علامت جزم پر مبنی ہوتا ہے (پھر جزم عام ہے کبھی حذف حرکت علامت جزم ہوتی ہے) مثلاً (اِضْرِبْ) اور کبھی حذف حرف علت علامت جزم ہوتی ہے مثلاً (اُغْزُ) واؤ حذف ہے اور (اِرْمِ) یاء حذف ہے اور (اِسْعَ) الف حذف ہے اور کبھی حذف نون اعرابی یا حذف نون تانیث علامت جزم ہوتی ہے مثلاً (اِضْرِبَا) اور (اِضْرِبُوْا) اور (اِضْرِبِیْ).

چوتھی فصل:

فعل مالم یسم فاعلہ (نائب فاعل)

سوال......: فعل مالم یسم فاعلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: فعل مالم یسم فاعلہ (نائب فاعل) وہ فعل ہے جس کا فاعل حذف کر دیا گیا ہو اور مفعول کو اس کی جگہ رکھ دیا گیا ہو۔

سوال......: فعل مالم یسم فاعلہ فعل لازم سے بنایا جاتا ہے یا متعدی سے؟

جواب......: فعل مالم یسم فاعلہ کو متعدی سے بنایا جاتا ہے، اس لیے کہ اگر فعل لازم سے فاعل کو حذف کر دیا جائے تو فعل کیلئے کوئی چیز باقی نہیں رہتی جس کی طرف اسناد کی جائے جبکہ فعل متعدی میں اگر فاعل کو حذف کر دیا جائے تو فعل کی مفعول کی طرف نسبت ہو سکتی ہے۔

سوال......: فعل مالم یسم فاعلہ بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب......: ① فعل مالم یسم فاعلہ کے ماضی کا صیغہ بنانے کا قاعدہ مندرجہ ذیل ہے:

① جن ابواب کے شروع میں ہمزہ وصل اور تاء زائدہ نہیں آتی ان سے فعل مالم یسم فاعلہ کا ماضی کا صیغہ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی معروف کے صیغہ کے شروع میں ضمہ دے دیں اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دے دیں مثلاً (ضُرِبَ) اور (دُحْرِجَ) اور (اُكْرِمَ)

② اور جن ابواب کے شروع میں تاء زائدہ ہو تو ان میں پہلے اور دوسرے حرف کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دیا جاتا ہے مثلاً (تُفُضِّلَ) اور (تُضُوْرِبَ).

③ اور جن ابواب کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو تو اس کے پہلے اور تیسرے حرف کو ضمہ اور آخر

کے ماقبل کو کسرہ دیا جاتا ہے مثلاً (اُسْتُخْرِجَ) اور (اُقْتُدِرَ) اور ہمزہ مضموم کے تابع ہوگا اگر مندرج (گرنے والا) نہ ہو۔

② فعل مالم یسم فاعلہ سے مضارع کا صیغہ بنانے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے:

① مضارع میں علامت مضارع کو رفع دے دیں اور آخر کے ماقبل کو فتحہ دے دیں۔ مثلاً (یُضْرَبُ) اور (یُسْتَخْرَجُ) اور یہ باب افعال، تفعیل اور اس کے آٹھ ملحقات کے علاوہ میں ہے۔

② باب مفاعلہ، افعال، تفعیل اور اس کے آٹھ ملحقات میں علامت مضارع معروف پہلے سے مرفوع ہوتی ہے تو اس میں آخر کے ماقبل کو فتحہ دیا جائے گا مثلاً (یُحَاسَبُ) اور (یُدَحْرَجُ).

سوال......:اجوف کی ماضی میں کتنی لغات جائز ہیں؟

جواب......:اجوف کی ماضی (یعنی ثلاثی مجرد معتل العین) میں تین لغات جائز ہیں:

① یاء کے ساتھ: مثلاً (قِیْلَ) اور (بِیْعَ)

② اشمام کے ساتھ: مثلاً (قِیْلَ) اور (بِیْعَ)

③ واؤ کے ساتھ: مثلاً (قُوْلَ) اور (بُوْعَ)

اور (قیل) اور (بیع) اشمام کے ساتھ (یعنی کسرہ کو ضمہ کی اور یاء کو واؤ کی بو دی جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ اصل میں یہاں ضمہ اور واؤ تھے اور قول اور بوع واؤ کے ساتھ)

سوال......:باب اِفْتِعَالٌ اور اِنْفِعَالٌ میں کتنی لغات جائز ہیں؟

جواب......:باب (اِفْتِعَالٌ) (اُخْتِیْرَ) اور (اِنْفِعَالٌ) (اُنْقِیْدَ) میں تین لغات جائز ہیں: (کہ ماضی مجہول میں جبکہ وہ معتل العین ہو وجوہ ثلاثہ مذکورہ پڑھ سکتے ہیں جس طرح ثلاثی مجرد کی ماضی میں وجوہ ثلاثہ پڑھ سکتے ہیں) مثلاً (اُخْتِیْرَ) اور (اُنْقِیْدَ) (اس لیے کہ خیر اور قید قیل کی مثل ہیں)۔

سوال......:باب استفعال اور افعال میں کتنی لغات جائز ہیں؟

جواب......:باب استفعال اور افعال میں تین لغات جائز نہیں ہیں بلکہ ایک لغت جائز ہے۔

(ان کی ماضی جب معتل العین ہو تو اس میں وجوہ ثلاثہ مذکورہ جائز نہ ہوں گی اس لیے کہ

باعتبار اصل کے ماقبل حرف علت ان میں ساکن ہے چنانچہ یہ قیل اور بیع کی طرح نہ ہوں گے)فعل کے نہ پائے جانے کی وجہ سے مثلاً (اُسْتُخِیْرَ) اور (اُقِیْمَ)

سوال: مضارع معتل العین سے فعل مالم یسم فاعلہ کیسے بنایا جاتا ہے؟

جواب:.....مضارع معتل العین سے فعل مالم یسم فاعلہ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ عین کلمہ کو صرفی قاعدہ کے مطابق الف سے بدل دیا جائے گا مثلاً (یُقَالُ) اور (یُبَاعُ)

پانچویں فصل:

فعل لازم ومتعدی

سوال.....: فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب.....: فعل کی دو قسمیں ہیں: ① لازم ② متعدی

سوال.....: فعل متعدی کسے کہتے ہیں؟

جواب.....: فعل متعدی سے مراد وہ فعل ہے جس کے معنی سمجھنا ایسے متعلق پر موقوف ہوں جو فاعل کے علاوہ ہے (یعنی جو مفعول بہ پر پورا ہوتا ہے) مثلاً (ضَرَبَ).

سوال.....: فعل لازم کسے کہتے ہیں؟

جواب.....: فعل لازم جو فعل متعدی کے برخلاف ہوتا ہے (اور یہ وہ فعل ہے جو فقط فاعل پر پورا ہو جائے مفعول کی طرف محتاج نہ ہو) مثلاً (قَعَدَ) اور (قَامَ).

سوال.....: فعل متعدی کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب.....: فعل متعدی کی مندرجہ ذیل چند صورتیں ہیں:

① کبھی وہ ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے مثلاً (ضَرَبَ حَامِدٌ حَمَّادًا)

② کبھی دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے مثلاً (اَعْطٰی حَامِدٌ حَمَّادًا دِرْهَمًا) اس مثال میں دو مفعولوں میں سے ایک پر اختصار جائز ہے مثلاً (اَعْطَیْتُ حَامِدًا) اور (اَعْطَیْتُ

دِرْهَمًا) باب عَلِمَ کے برخلاف (کہ باب علم میں جائز نہیں کیونکہ اس میں دونوں مفعول مبتداء خبر ہوتے ہیں)۔

③ کبھی تین مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے مثلاً (اَعْلَمَ اللّٰهُ حَامِدًا حَمَّادًا فَاضِلًا).

سوال:......اَرٰی ،اَنْبَأَ ، نَبَّأَ ،اَخْبَرَ ، خَبَّرَ اور حَدَّثَ کتنے مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں؟

جواب:......اَرٰی ،اَنْبَأَ ، نَبَّأَ ،اَخْبَرَ ، خَبَّرَ اور حَدَّثَ یہ افعال تین مفعولوں کی طرف متعدی ہیں:

① ان کا پہلا مفعول دوسرے دونوں مفعولوں کے ساتھ (ان میں سے ایک پر اختصار کے جواز میں) أعطیت کے دو مفعولوں کی طرح ہے مثلاً (اَعْلَمَ اللّٰهُ حَامِدًا) (یعنی ایک مفعول ذکر کرنا بھی جائز ہے)۔

② اور ان کا دوسرا مفعول تیسرے کے ساتھ (ان دونوں میں سے ایک پر اقتصار کے عدم جواز میں) علمت کے دو مفعولوں کی طرح ہے مثلاً ایسا نہیں کہا جا سکتا (اَعْلَمْتُ حَامِدًا خَیْرَ النَّاسِ) بلکہ کہا جائے گا (اَعْلَمْتُ حَامِدًا حَمَّادًا خَیْرَ النَّاسِ) (لہٰذا یا دونوں آخری مفعولوں کو ذکر کریں گے یا دونوں کو حذف کریں گے)۔

چھٹی فصل:

افعال قلوب

سوال:......افعال قلوب کتنے ہیں؟

جواب:......افعال قلوب سات ہیں: عَلِمْتُ ② ظَنَنْتُ ③ حَسِبْتُ ④ خِلْتُ ⑤ رَأَیْتُ ⑥ وَجَدْتُ ⑦ زَعَمْتُ.

سوال:......افعال قلوب کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب:......افعال قلوب مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر دونوں کو مفعول ہونے کی بناء پر نصب دیتے ہیں مثلاً (عَلِمْتُ حَامِدًا عَالِمًا).

سوال:......افعال قلوب میں دو مفعولوں میں سے ایک پر اقتصار (اکتفاء) جائز ہے یا نہیں"

جواب......: افعال قلوب میں دومفعولوں میں سے ایک پر اقتصار (اکتفاء) جائز نہیں ہے بخلاف باب اعطیت کہ اس میں ایک مفعول پر اقتصار جائز ہے تو ایسا نہیں کہا جائے گا مثلاً (عَلِمْتُ حَامِدًا).

سوال......: جب افعال قلوب اپنے مفعولوں کے وسط میں واقع ہوں یا مؤخر ہوں تو ان کا کیا حکم ہے؟

جواب......: جب افعال قلوب وسط میں واقع ہوں یا مؤخر واقع ہوں تو ان کے عمل کو باطل کرنا جائز ہوتا ہے مثلاً وسط کی مثال (حَامِدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ) مؤخر کی مثال: (حَامِدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ)

سوال......: جب افعال قلوب کے بعد استفہام، نفی لام ابتداء ہو تو ان کا کیا حکم ہے؟

جواب......: جب افعال قلوب کے بعد حرف استفہام، نفی یا لام ابتداء ہو تو یہ معلق ہو جاتے ہیں (یعنی ان کا عمل لفظاً باطل ہو جاتا ہے اور معنی باقی رہتا ہے) مثلاً (أَحَامِدٌ عِنْدَكَ أَمْ حَمَّادٌ) اور (عَلِمْتُ مَا حَامِدٌ فِي الدَّارِ) اور (عَلِمْتُ لَحَامِدٌ مُنْطَلِقٌ).

سوال......: کیا افعال قلوب میں فاعل اور مفعول بہ ایک چیز کی دو ضمیریں ہو سکتے ہیں؟

جواب......: افعال قلوب میں فاعل اور اس کا مفعول بہ کسی ایک چیز کی دو ضمیریں ہو سکتے ہیں مثلاً (عَلِمْتُنِي مُنْطَلِقًا) اور (ظَنَنْتَكَ فَاضِلًا) (اس لیے جائز ہے کہ ان میں اتحاد لازم نہیں آتا جبکہ دوسرے افعال میں اتحاد لازم آتا ہے)۔

سوال......: جب افعال قلوب اپنے معنی سے ہٹ کر کوئی دوسرا معنی دیں تو کیا یہ افعال قلوب ہوتے ہیں یا نہیں؟

جواب......: افعال قلوب جب اپنے معنی سے ہٹ کر معنی دیں تو اس وقت یہ افعال قلوب نہیں رہتے تو یہ صرف ایک مفعول کو نصب دیں گے (اس لیے ان کا ایک مفعول آئے گا اور یہ دو مفعولوں کی طرف متعدی نہیں ہوں گے)۔

مثلاً (ظَنَنْتُ بمعنی اِتَّهَمْتُ) اور (عَلِمْتُ بمعنی عَرَفْتُ) اور (رَأَيْتُ بمعنی اَبْصَرْتُ) اور (وَجَدْتُ بمعنی اَصَبْتُ الضَّالَّةَ).

ساتویں فصل:

افعال ناقصہ

سوال......: افعال ناقصہ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: افعال ناقصہ وہ افعال ہیں جو فاعل کو ایسی صفت ثابت کرنے کیلئے وضع کیے گئے ہیں جو اس کے مصدر کی صفت کے علاوہ ہو۔

سوال......: افعال ناقصہ کتنے ہیں؟

جواب......: افعال ناقصہ سترہ ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں: ① کان ② صار ③ أصبح ④ أمسی ⑤ أضحی ⑥ ظل ⑦ بات ⑧ راح ⑨ اض ⑩ عاد ⑪ غدا ⑫ مازال ⑬ مابرح ⑭ ما فتیء (فتی) ⑮ ماانفك ⑯ مادام ⑰ لیس۔

سوال......: افعال ناقصہ کس جملہ پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب......: افعال ناقصہ اپنے معنی کا حکم اور اثر خبر کو دینے کیلئے جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتداء کو رفع دیتے ہیں اس کو ان کا اسم اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور اس کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ مثلاً (كَانَ حَامِدٌ قَائِمًا)۔

① فعل ناقص "کان"

سوال......: فعل ناقص کان کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب......: فعل ناقص کان کے استعمال کی تین قسمیں ہیں:

① ناقصہ (غیر زائدہ) ② تامہ (غیر زائدہ) ③ زائدہ

① ناقصہ (غیر زائدہ): دو معانی کیلئے آتا ہے:

① یہ اپنی خبر کو اسم کیلئے زمانہ ماضی میں دائمی طور پر ثابت کرنے کیلئے آتا ہے (اور اس خبر کا اسم سے انقطاع ممکن نہیں ہوتا) مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا)

② یہ اپنی خبر کو اسم کیلئے زمانہ ماضی میں غیر دائمی طور پر ثابت کرنے کیلئے آتا ہے (اور اس میں خبر کا اسم سے انقطاع ممکن ہو) مثلاً (كَانَ حَامِدٌ شَابًّا)

③ تامہ (غیر زائدہ): یہ ثبت اور حَصَلَ کے معنی میں ہوتا ہے مثلاً (كَانَ الْقِتَالُ) یعنی (حَصَلَ الْقِتَالُ)

④ زائدہ: (جب کان زائدہ ہوتا ہے اس وقت یہ عمل نہیں کرتا) اور اس کے ساقط ہونے کے وقت جملہ کا معنی نہیں بدلتا مثلاً شاعر کا قول

جِيَادُ ابْنِي اَبِي بَكْرٍ تَسَامٰى عَلٰى كَانَ الْمُسَوَّمَةِ الْعِرَابِ

أَيْ عَلَى الْمُسَوَّمَةِ

میرے بیٹے ابوبکر کے تیز رفتار گھوڑے ان عربی گھوڑوں پر جن پر عمدہ ہونے کے نشان لگائے گئے ہیں فوقیت رکھنے والے ہیں۔

نوٹ: کان صار کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً (كان الفقير غنيا أى صار)۔

② فعل ناقص ''صار''

سوال......: صار کس معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: صار انتقال کیلئے آتا ہے مثلاً (صَارَ حَامِدٌ غَنِيًّا)

③ تا ⑤ فعل ناقص ''اصبح، امسٰی، اضحٰی''

سوال......: اصبح، امسیٰ اور اضحیٰ کس معنی کیلئے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب......: اصبح، امسیٰ اور اضحیٰ یہ تین طرح کا عمل کرتے ہیں:

① یہ مضمون (جملہ کی قربت و مقارنت اپنے اپنے (مدلولہ) اوقات کے ساتھ زمانہ (ماضی حال واستقبال کے لحاظ سے کرتے ہیں یعنی مضمون جملہ کو اپنے اپنے اوقات کے ساتھ ملانے پر دلالت کرتے ہیں مثلاً (اَصْبَحَ حَامِدٌ ذَاكِرًا) یعنی (كَانَ ذَاكِرًا فِيْ وَقْتِ الصُّبْحِ).

② بمعنی صار: مثلاً (اَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِيًّا)

③ تامہ: (بمعنی دَخَلَ فِی الصَّبَاحِ وَالضُّحٰی وَالْمَسَاءِ) ہوتے ہیں مثلاً (اَصْبَحَ حَامِدٌ).

⑥، ⑦ فعل ناقص "ظل، بات"

سوال......: ظل اور بات کس معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟

جواب......: ① یہ دونوں مضمون جملہ کو اپنے اپنے وقت کے ساتھ ملانے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً (ظَلَّ حَامِدٌ كَاتِبًا) (أَيْ حَصَلَ كِتَابَتُهُ فِي النَّهَارِ))

② یہ دونوں صار کے معنی میں ہوتے ہیں۔

⑧ تا ⑪ فعل ناقص

"ما زال، مابرح، مافتئی ماانفك"

سوال......: ما زال، مابرح، مافتئی اور ماانفك کس معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟

جواب......: ما زال، مابرح، مافتئی اور ماانفك یہ اپنے اسم کیلئے خبر کے ثبوت کے دوام کو ثابت کرنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں جب سے اس (اسم) نے اس (خبر) کو قبول کیا ہو مثلاً (مَازَالَ حَمَّادٌ أَمِيْرًا) اوران کیلئے نفی لازم ہے۔

⑫ فعل ناقص "مادام"

سوال......: مادام کس معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: مادام کسی امر (کام) کی توقیت کو اس مدت کے ساتھ مقرر ملانے کیلئے آتا ہے جو اس کے فاعل کیلئے خبر کے ثابت ہونے کی ہے۔ مثلاً (اَقُوْمُ مَادَامَ الْأَمِيْرُ جَالِسًا)۔

⑬ فعل ناقص "لیس"

سوال......: لیس کس معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب .....: لیس یہ زمانہ حال میں اور بعض کے نزدیک ہر زمانہ میں مضمون جملہ کی نفی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

نوٹ: افعال ناقصہ کے بقیہ احکام پہلی قسم میں بیان ہو چکے ہیں لہذا ان کو دوبارہ ذکر نہیں کیا جائے گا۔

آٹھویں فصل:

افعال مقاربہ

سوال .....: افعال مقاربہ کسے کہتے ہیں؟

جواب .....: افعال مقاربہ وہ ہیں جو خبر کو اس کے اسم (فاعل) کے قریب ہونے پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیے گئے ہیں۔

سوال .....: افعال مقاربہ کتنے ہیں؟

جواب .....: افعال مقاربہ سات ہیں: ① عَسٰی ② کَادَ ③ طَفِقَ ④ جَعَلَ ⑤ کَرُبَ ⑥ اَخَذَ ⑦ اَوْشَکَ.

سوال .....: افعال مقاربہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب .....: افعال مقاربہ کی تین قسمیں ہیں: ① امید کیلئے۔ ② حصول (مقاربت) کیلئے ③ اخذ (پکڑنے) اور شروع (انشاء) کیلئے۔

① فعل مقاربہ ”عَسٰی“

سوال .....: عسٰی کس معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب .....: عسٰی یہ فعل جامد ہے جو ماضی کے علاوہ استعمال نہیں کیا جاتا اور یہ رجاء (امید) کے معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

سوال......: عسیٰ کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: عسیٰ عمل میں کاد کی طرح ہے (مگر چند صورتوں میں یہ کاد کے خلاف آتا ہے)۔

① عسیٰ کی خبر فعل مضارع مع اَن ہوتی ہے مثلاً (عَسٰی حَامِدٌ اَنْ یَّقُوْمَ).

② عسیٰ کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے مثلاً (عَسٰی اَنْ یَّقُوْمَ حَامِدٌ).

③ کبھی کبھار عَسٰی کے اَن کو حذف کر دیا جاتا ہے مثلاً (عَسٰی حَامِدٌ یَقُوْمَ).

② فعل مقاربہ "کَادَ"

سوال......: کاد کس معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: کاد حصول کے معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں:

① کاد کی خبر فعل مضارع بغیر اَن کے ہوتی ہے مثلاً (کَادَ حَامِدٌ یَقُوْمُ)

② کبھی کاد کی خبر پر اَن داخل ہو جاتا ہے مثلاً (کَادَ حَامِدٌ اَنْ یَّقُوْمَ)

③ تا ⑥ فعل مقاربہ

"طَفِقَ، جَعَلَ، کَرُبَ، اَخَذَ"

سوال......: طفق، جعل، کرب اور اخذ کس معنی کیلئے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب......: طفق، جعل، کرب اور اخذ یہ اخذ اور شروع کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور ان کا استعمال کاد کی طرح ہے (مگر ان کی خبر پر کبھی بھی ان داخل نہیں ہوتا) مثلاً (طَفِقَ حَامِدٌ یَکْتُبُ)

⑦ فعل مقاربہ "أَوْشَكَ"

سوال......: أَوْشَكَ کس معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: أَوْشَكَ کا استعمال عَسٰی اور کاد کی طرح ہے۔ (اس میں مقاربت کے معنی پائے جاتے ہیں)۔

نویں فصل:

افعال تعجب

سوال.....: تعجب کے دو فعلوں سے کیا مراد ہے؟

جواب.....: تعجب کے دو فعل وہ ہیں جو انشاء تعجب کیلئے وضع کیے گئے ہیں (انشاء تعجب سے مراد یہ ہے کہ ان صیغوں سے تعجب کے معنی پیدا ہوتے ہیں)

سوال.....: افعال تعجب کے کتنے صیغے ہیں؟

جواب.....: افعال تعجب کے صرف دو صیغے ہیں: ① مَا أَفْعَلَهُ ② أَفْعِلْ بِهِ.

① مَا أَفْعَلَهُ: مثلاً (مَا أَحْسَنَ حَامِدًا) یعنی (أَيُّ شَيْءٍ أَحْسَنَ بِحَامِدٍ)۔ اور احسن میں ضمیر ہے وہ اس کا فاعل ہے۔

② أَفْعِلْ بِهِ مثلاً (أَحْسِنْ بِحَامِدٍ)

سوال.....: افعال تعجب کن افعال سے بنائے جاتے ہیں؟

جواب.....: افعال تعجب اسی فعل سے بنایا جاتا ہے جس فعل سے اسم تفضیل بنایا جاتا ہے۔

سوال.....: غیر ثلاثی مجرد سے اسم تعجب بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب.....: غیر ثلاثی مجرد سے اسم تعجب بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے شروع میں أَشَدُّ اور أَشْدِدْ بِهِ ملایا جاتا ہے مثلاً (مَا أَشَدَّ اسْتِخْرَاجًا) اور (أَشْدِدْ بِاسْتِخْرَاجِهِ) جیسے اسم تفضیل میں ہوتا ہے۔

سوال.....: کیا افعال تعجب میں تقدیم وتاخیر اور فصل کا تصرف جائز ہے؟

جواب.....: افعال تعجب میں تقدیم وتاخیر اور فصل کا تصرف جائز نہیں ہے مگر مازنی نے ظرف میں فصل کے تصرف کو جائز قرار دیا ہے مثلاً (مَا أَحْسَنَ الْيَوْمَ حَامِدًا).

دسویں فصل:

افعال مدح وذم

سوال......: افعال مدح وذم سے کیا مراد ہے؟

جواب......: افعال مدح وذم ان افعال کو کہتے ہیں جن کو کسی شخص کی مدح (اچھائی) اور ذم (برائی) کو بیان کرنے کیلئے وضع کیا جاتا ہے۔

سوال......: افعال مدح کتنے ہیں؟

جواب......: افعال مدح دو ہیں: ① نِعْمَ ② حَبَّذَا

① فعل مدح "نِعْمَ"

سوال......: نعم کے فاعل کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب......: افعال مدح نعم کے فاعل کی تین صورتیں ہیں:

① نِعْمَ کا فاعل کبھی اسم جنس معرف باللام ہوتا ہے (نِعْمَ الرَّجُلُ حَامِدٌ) حامد اچھا آدمی ہے۔

② نِعْمَ کا فاعل کبھی ایسا اسم ہوتا ہے جو معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے مثلاً (نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ حَامِدٌ)

③ نعم کا فاعل کبھی ضمیر مستتر ممیز ہوتا ہے اور اس وقت اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

① یا تو اس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہوگی۔ مثلاً (نِعْمَ رَجُلاً حَامِدٌ)۔

② یا اس کی تمیز اسم نکرہ کی بجائے ما کے ساتھ لائی جائے گی۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (فَنِعِمَّا هِيَ) یعنی (نِعْمَ شَيْئًا هِيَ).

② فعل مدح "حَبَّذَا"

سوال......: فعل مدح حَبَّذَا اصل میں کیا ہے؟

جواب......: فعل مدح حَبَّذَا میں حب فعل مدح ہے اور ذا اس کا فاعل ہوتا ہے مثلاً (حَبَّذَا

حَامِدٌ) اس مثال میں حامد مخصوص بالمدح ہے۔

سوال......: کیا مخصوص بالمدح سے پہلے یا بعد میں تمیز یا حال کو ذکر کرنا جائز ہے؟

جواب......: مخصوص بالمدح سے پہلے یا بعد میں تمیز یا حال کو ذکر کرنا جائز ہے۔ (لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ وہ مخصوص بالمدح کے ساتھ افراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں موافق ہو اور اعراباً منصوب ہو خواہ تمیز کی وجہ سے منصوب ہو یا حال کی وجہ سے۔)

تمیز مثلاً (حَبَّذَا رَجُلاً حَامِدٌ) اور (حَبَّذَا حَامِدٌ رَجُلاً)

حال مثلاً (حَبَّذَا رَاكِبًا حَامِدٌ) اور (حَبَّذَا حَامِدٌ رَاكِبًا)

سوال......: افعال ذم کتنے ہیں؟

جواب......: افعال ذم دو ہیں: ① بئس ② ساء

① فعل ذم "بِئْسَ"

سوال......: فعل ذم بئس کے فاعل کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب......: (فعل ذم بئس کے فاعل کی نعم کی طرح تین حالتیں ہیں اور تمام مذکورہ احکام میں مخصوص بالذم کا حکم بھی مخصوص بالمدح والا ہے) مثلاً (بِئْسَ الرَّجُلُ حَامِدٌ) اور (بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ حَامِدٌ) اور (بِئْسَ رَجُلاً حَامِدٌ).

② فعل ذم "سَاءَ"

سوال......: سَاءَ کے فاعل کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب......: (سَاءَ بئس کے مترادف ہے اور) جملہ طرق استعمال میں بئس کے موافق ہے۔

مثلاً (سَاءَ الرَّجُلُ حَامِدٌ) اور (سَاءَ غُلَامُ الرَّجُلِ حَامِدٌ) اور (سَاءَ رَجُلاً حَامِدٌ)

تیسری قسم:

حروف

سوال......: حروف کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: حروف کی سترہ قسمیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① حروف جارہ ② حروف مشبہ بالفعل ③ حروف عطف ④ حروف تنبیہ ⑤ حروف نداء ⑥ حروف ایجاب ⑦ حروف زیادت ⑧ حروف تفسیر ⑨ حروف مصدر ⑩ حروف تخصیص ⑪ حروف توقع ⑫ حروف استفہام ⑬ حروف شرط ⑭ حرف ردع ⑮ تاء تانیث ساکنہ ⑯ تنوین ⑰ نون تاکید (خفیفہ وثقیلہ)

پہلی فصل:

حروف جارہ

سوال......: حروف جارہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب......: حروف جارہ وہ حروف ہیں جو فعل، شبہ فعل یا معنی فعل کو اس اسم تک پہنچانے کیلئے وضع کیے گئے ہیں جن کے ساتھ یہ (حروف جارہ) ملے ہوتے ہیں۔

فعل کی مثال: (مَرَرْتُ بِحَامِدٍ)

شبہ فعل کی مثال: (أَنَا مَارٌّ بِحَامِدٍ)

معنی فعل کی مثال: (هَذَا فِي الدَّارِ أَبُوكَ) یعنی اس کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے کہ وہ اس میں ہے۔

سوال......: حروف جارہ کتنے ہیں؟

جواب......: حروف جارہ انیس ہیں: ① من ② الی ③ حتی ④ فی ⑤ باء ⑥ لام ⑦ ربّ ⑧ واؤ رب ⑨ واؤ قسم ⑩ تاء قسم ⑪ باء قسم ⑫ عن ⑬ علی ⑭ کاف ⑮ مذ ⑯ منذ ⑰ خلا ⑱ عدا ⑲ حاشا۔

① حرف جار ”من“

سوال: ......من کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: ......من مندرجہ ذیل چار معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے:

① ابتداء غایت ② تبیین ③ تبعیض ④ زائدہ

① ابتداء غایت: (مقصد کی ابتداء) اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں انتہاء ذکر کرنا صحیح ہو مثلاً (سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ).

② تبیین: (واضح کرنا، بیان کرنا) اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی جگہ لفظ (اَلَّذِیْ) رکھنا صحیح ہو مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ) (أَیِ الرِّجْسَ الَّذِیْ هُوَ الْأَوْثَانُ) اس کو من بیانیہ بھی کہتے ہیں۔

③ تبعیض: (بعض) اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی جگہ لفظ (بعض) رکھنا صحیح ہو مثلاً (أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ) ((أَیْ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ)).

④ زائدہ: (زائد ہونا) اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے گرانے سے معنی خراب نہ ہوں مثلاً (اللہ تعالیٰ کا قول: (وَيَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ) اور (مَا جَاءَ نِیْ مِنْ أَحَدٍ).

سوال: ......کیا من کلام موجب میں زائدہ ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: ......کلام موجب میں من زائدہ نہیں ہوتا کوفیوں کے برخلاف جبکہ کلام نفی، نہی اور استفہام میں من زائدہ ہو جاتا ہے (کیونکہ کوفیوں کے نزدیک کلام موجب میں بھی من زائدہ ہو جاتا ہے مثلاً) ان کا قول (قَدْ كَانَ مِنْ مَطَرٍ) اور اس جیسی دیگر مثالیں لیکن مصنف اس کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں تاویل کی گئی ہے اصل میں تھا (قَدْ كَانَ بَعْضُ مَطَرٍ).

② حرف جار ”الی“

سوال: ......الی کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: ......الی مندرجہ ذیل دو معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے:

① انتہاءغایت ② بمعنی مع (مصاحبت)۔

① انتہاء غایت: (مقصد کی انتہاء) جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے۔ (یعنی فاصلہ اور مسافت بتانے کیلئے مثلاً (سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ).

② بمعنی مع (مصاحبت): اور یہ اس معنی میں بہت کم آتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ).

③ حرف جار ”حتیٰ“

سوال......: حتیٰ کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: حتیٰ مندرجہ ذیل دو معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے:

① انتہاءغایت ② بمعنی مع (مصاحبت)

① انتہاء غایت: (زمان و مکان میں مقصد کی انتہاء) زمان کی مثال (نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ) اور مکان کی مثال (سِرْتُ الْبَلَدَ حَتَّى السُّوْقِ).

② بمعنی مع (مصاحبت): یہ اس معنی میں کثرت سے آتا ہے مثلاً (قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّى الْمُشَاةِ)

سوال......: کیا حتیٰ اسم ضمیر پر داخل ہو سکتا ہے؟

جواب......: حتیٰ صرف اسم ظاہر کے ساتھ خاص ہے اسم ضمیر پر نہیں آتا لہٰذا (حَتَّاهُ) نہیں کہا جائے گا لیکن یہ مبرد کے خلاف ہے اور شاعر کا یہ شعر:

فَلَا وَاللّٰهِ لَا يَبْقٰى اُنَاسٌ فَتًى   حَتَّاكَ يَا ابْنَ اَبِيْ زِيَادٍ

اللہ کی قسم! لوگ جوانی کی حالت میں باقی نہیں رہیں گے

یہاں تک کہ اے ابن زیاد تو بھی (باقی نہیں رہے گا۔)

اس مثال میں حتیٰ ضمیر پر داخل ہے لیکن مصنف کہتے ہیں کہ یہ شاذ ہے یعنی قاعدہ کے خلاف ہے۔

④ حرف جار ''فی''

سوال......: فی کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: فی مندرجہ ذیل دو معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے:

① ظرفیت ② بمعنی علی (استعلاء)

① ظرفیت: مثلاً (حَامِدٌ فِی الدَّارِ) اور (اَلْمَاءُ فِی الْکُوْزِ)

② بمعنی علی (استعلاء): یہ اس معنی میں کم آتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرعون کی بات نقل کی: (وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ)۔

⑤ حرف جار ''باء''

سوال......: باء کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: باء مندرجہ ذیل آٹھ معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے:

① الصاق ② استعانت ③ تعلیل ④ مصاحبت ⑤ مقابلہ ⑥ تعدیہ ⑦ ظرفیت ⑧ زائدہ۔

① الصاق: (دو چیزوں کا ملنا) (حقیقتاً مثلاً (بِهٖ دَاءٌ) اور مجازاً مثلاً (مَرَرْتُ بِحَمَّادٍ) یعنی (اِلْتَصَقَ مُرُوْرِیْ بِمَوْضِعٍ یَقْرُبُ مِنْهُ حَامِدٌ)۔

② استعانت: (مدد طلب کرنا) مثلاً (کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ).

③ تعلیل: علت بیان کرنا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمَ الْعِجْلَ)

④ مصاحبت: (ساتھ ہونا) مثلاً (خَرَجَ حَمَّادٌ بِعَشِیْرَتِهٖ)

⑤ مقابلہ: (عوض) مثلاً (بِعْتُ هٰذَا بِذَاكَ)

⑥ تعدیہ: (لازم کو متعدی کرنا) مثلاً (ذَهَبْتُ بِحَامِدٍ)

⑦ ظرفیت: مثلاً (جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ)

⑧ زائدہ: (باء کا زائد ہونا) اور باء چار مقامات پر زائد ہوتی ہے:

① نفی کی خبر میں قیاساً مثلاً (مَا حَامِدٌ بِقَائِمٍ) یعنی (مَا حَامِدٌ قَائِمٌ).

② استفہام میں مثلاً (هَلْ حَامِدٌ بِقَائِمٍ) یعنی (هَلْ حَامِدٌ قَائِمٌ).

③ مرفوع میں سماعاً مثلاً (بِحَسْبِكَ حَامِدٌ) یعنی (حَسْبُكَ حَامِدٌ) اور (وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا) یعنی (كَفَى اللّٰهُ)

④ منصوب میں مثلاً (أَلْقٰى بِيَدِهٖ) یعنی (أَلْقٰى يَدَهٗ).

⑥ حرف جار ''لام''

سوال......: لام کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: لام مندرجہ ذیل پانچ معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے:

① اختصاص ② تعلیل ③ زائدہ ④ بمعنی عن ⑤ بمعنی واؤ (قسم)

① اختصاص: (خاص ہونا) مثلاً (اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ) اور (اَلْمَالُ لِحَامِدٍ)۔

② تعلیل: مثلاً (ضَرَبْتُهٗ لِلتَّادِيْبِ)۔

③ زائدہ: (زائد ہونا) مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (رَدِفَ لَكُمْ) (أَيْ رَدِفَكُمْ)

④ بمعنی عن: اور یہ اس صورت میں ہوگا جب یہ قول کے ساتھ استعمال ہو مثلاً اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بات نقل کی: (قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا سَبَقُوْنَا اِلَيْهِ) اور اس میں نظر (اختلاف) ہے۔

⑤ بمعنی واؤ: اور یہ اس وقت ہوگا جب یہ تعجب کے مقام پر قسم میں واقع ہو رہا ہو مثلاً ہزلی کا شعر:

لِلّٰهِ يَبْقٰى عَلَى الْأَيَّامِ ذُوْ حِيَدٍ ۔۔۔ بِمُشْمَخِرٍّ بِهِ الظَّيَّانُ وَالْآسُ

اللہ کی قسم! گردش زمانہ سے پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر بڑے سینگوں والا بکرا، ہرن اور آس باقی نہیں رہیں گے۔

⑦ حرف جار ''رُبَّ''

سوال......: رُبَّ کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: رُبَّ مندرجہ ذیل ایک معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے:

① تقلیل: (قلت) مثلاً (رُبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيتُهُ) کریم (عزت والے) آدمی کم ہیں جن سے میں ملا ہوں۔

سوال......رُبَّ جب تقلیل کیلئے آتا ہے تو اس کا مجرور اور متعلق کیا ہوتا؟

جواب......رُبَّ جب تقلیل کیلئے آتا ہے تو یہ کم خبریہ کی طرح صدر کلام میں آتا ہے اور اس کا مجرور ہمیشہ نکرہ موصوفہ ہوتا ہے۔ مثلاً (رُبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيتُهُ) (اور اس کا متعلق ہمیشہ فعل ماضی ہوتا ہے۔ جیسا کہ پچھلی مثال میں بیان ہوا ہے۔ کیونکہ رب تقلیل کیلئے ہوتا ہے او قلت ماضی کے بغیر ثابت نہیں ہوتی)۔

سوال......رُبَّ جب ضمیر مبہم مفرد مذکر پر داخل ہوتا ہے تو اس کی تمیز کیا ہوتی ہے؟

جواب......رُبَّ جب ضمیر مبہم مفرد مذکر پر داخل ہو تو اس صورت میں اس کی تمیز صرف نکرہ موصوفہ ہوتی ہے۔ (جو ضمیر کے ابہام کو دور کرتی ہے) مثلاً (رُبَّهُ رَجُلًا) اور (رُبَّهُ رَجُلَيْنِ) اور (رُبَّهُ رِجَالًا) اور اسی طرح (رُبَّهُ اِمْرَأَةً)

اور کوفیوں کے نزدیک ضمیر میں مطابقت ضروری ہے مثلاً (رُبَّهُمَا رَجُلَيْنِ) اور (رُبَّهُمْ رِجَالًا) اور (رُبَّهَا اِمْرَأَةً).

سوال......کیا رُبَّ پر ما کافہ داخل ہوسکتا ہے؟

جواب......رُبَّ پر کبھی ما کافہ داخل ہو جاتا ہے (اور وہ اس کے عمل کو روک دیتا ہے اور باطل کر دیتا ہے) اور ما دونوں جملوں جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ پر داخل ہو جاتا ہے مثلاً جملہ اسمیہ کی مثال (رُبَّمَا حَامِدٌ قَائِمٌ) جملہ فعلیہ کی مثال (رُبَّمَا قَامَ حَامِدٌ).

سوال......جب رُبَّ تقلیل کیلئے ہو تو اس کی شرط کیا ہے؟

جواب......رُبَّ جب تقلیل کیلئے ہو تو اس کی شرط یہ ہے کہ اس کیلئے فعل ماضی ہو کیونکہ جو رب تقلیل کے معنی ثابت کر رہا ہے وہ ماضی کے علاوہ معنی ثابت نہیں کر سکتا۔

سوال......کیا رُبَّ کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب......رُبَّ کے فعل کو اکثر حذف کر دیا جاتا ہے مثلاً (رُبَّ رَجُلٍ أَكْرَمَنِيْ) اس کے جواب میں کہا جائے جو کہے (هَلْ لَقِيتَ مَنْ أَكْرَمَكَ) أَكْرَمَنِي یہ رجل کی صفت ہے اور

لَقِيْتُهُ یہ فعل ہے جو محذوف ہے تو اس کی اصل عبارت اس طرح ہوگی (رُبَّ رَجُلٍ أَكْرَمَنِي لَقِيْتُهُ).

⑧ حرف جار "واؤ رُبَّ"

سوال......: واو رُبَّ کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتی ہے؟

جواب......: واو رُبَّ مندرجہ ذیل ایک معنی کیلئے استعمال ہوتی ہے:

بمعنی رُبَّ: مثلاً ((وَعَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ)) اور شاعر کا قول:

وَبَلْدَةٍ لَيْسَ بِهَا أَنِيْسٌ   إِلَّا الْيَعَافِيْرُ وَإِلَّا الْعِيْسُ

سوال......: جب واو بمعنی رُبَّ ہو تو درمیان کلام میں آتی ہے شروع کلام میں؟

جواب......: جب واو بمعنی رُبَّ ہو تو ہمیشہ شروع کلام میں آتی ہے۔

⑨ حرف جار "واو قسم"

سوال......: واو قسم کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتی ہے؟

جواب......: واو قسم مندرجہ ذیل ایک معنی کیلئے استعمال ہوتی ہے:

قسم: مثلاً (وَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ) اور (وَالرَّحْمٰنِ لَأَضْرِبَنَّ).

سوال......: کیا واو قسم اسم ظاہر پر آتی ہے یا اسم ضمیر پر؟

جواب......: واو قسم صرف اسم ظاہر پر آتی ہے اسم ضمیر پر نہیں آتی مثلاً (وَاللّٰهِ) اور اس طرح نہیں جائے گا (وَكَ).

⑩ حرف جار "تاء قسم"

سوال......: تاء کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتی ہے؟

جواب......: تاء مندرجہ ذیل ایک معنی کیلئے استعمال ہوتی ہے:

قسم: مثلاً (تَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ حَمَّادًا)

سوال:.....کیا تاء اسم ظاہر پر آتی ہے یا اسم ضمیر پر؟

جواب:.....تاء صرف لفظ اللہ کے ساتھ خاص ہے، لفظ اللہ کے علاوہ کسی اسم ظاہر اور اسم ضمیر پر داخل نہیں ہوتی اور (تَاالرَّحْمٰنِ) نہیں کہا جا سکتا اور ان کا قول: (تَرَبِّ الْكَعْبَةِ) شاذ (خلاف قاعدہ) ہے۔

⑪ حرف جار "باء قسم"

سوال:.....باء قسمیہ کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب:.....باء قسمیہ مندرجہ ذیل ایک معنی کیلئے استعمال ہوتی ہے:

قسم: مثلاً (بِاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا)۔

سوال:.....کیا باء قسمیہ اسم ظاہر پر داخل ہوتا ہے یا اسم ضمیر پر؟

جواب:.....باء قسمیہ اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں پر داخل ہوتی ہے مثلاً اسم ظاہر (بِاللّٰهِ) اور (بِالرَّحْمٰنِ) اور اسم ضمیر (بِكَ)۔

فصل:

جواب قسم

سوال:.....کیا قسم کیلئے جواب قسم لانا ضروری ہوتا ہے؟

جواب:.....قسم کیلئے جواب قسم لانا ضروری ہوتا ہے اور یہ جملہ ہوتا ہے جسے مقسم علیہا کہا جاتا ہے۔

سوال:.....جواب قسم کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب:.....جواب قسم کی دو صورتیں ہیں: ① موجبہ (مثبتہ) ② منفیہ (غیر موجبہ)

① موجبہ (مثبتہ): جب جواب قسم موجبہ مثبتہ ہو تو جملہ اسمیہ اور فعلیہ پر لام داخل کرنا واجب ہوتا ہے۔ مثلاً جملہ اسمیہ (وَاللّٰهِ لَحَامِدٌ قَائِمٌ) اور جملہ فعلیہ (وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا) اور اَنَّ

جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے مثلاً (وَاللّٰهِ اَنَّ حَامِدًا لَقَائِمٌ)

② منفیہ (غیر موجب): جب جواب قسم منفیہ ہو تو ما اور لا کا داخل کرنا واجب ہوتا ہے مثلاً جملہ اسمیہ (وَاللّٰهِ مَا حَامِدٌ بِقَائِمٍ) اور جملہ فعلیہ (وَاللّٰهِ لَا يَقُومُ حَامِدٌ)

(اور کبھی جواب قسم جملہ فعلیہ مضارع منفی ہوتا ہے تو اس صورت میں اس کا آغاز ما یا لا یا لن سے ہوتا ہے مثلاً (وَاللّٰهِ مَا اَفْعَلَنَّ كَذَا) اور (وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلَنَّ كَذَا) اور (وَاللّٰهِ لَنْ اَفْعَلَنَّ كَذَا))

سوال......: جواب قسم میں حرف نفی کب محذوف ہوتا ہے؟

جواب......: (جواب قسم جب فعل مضارع ہو اور اس پر حرف نفی داخل ہو تو) حرف نفی کو التباس کے زائل ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (تَاللّٰهِ تَفْتَؤُ تَذْكُرُ يُوْسُفَ) یعنی (لَا تَفْتَؤُ)

سوال......: جواب قسم کب محذوف ہوتا ہے؟

جواب......: جواب قسم دو مقامات پر محذوف ہوتا ہے:

① جب جواب قسم سے پہلے ایسا جملہ ہو جو جواب کی مثل ہو تو وہاں جواب قسم محذوف ہوتا ہے۔ مثلاً (حَامِدٌ قَائِمٌ وَاللّٰهِ).

② قسم جواب کی مثل جملہ کے درمیان واقع ہو تو وہاں بھی جواب قسم محذوف ہوتا ہے مثلاً (حَامِدٌ وَاللّٰهِ قَائِمٌ).

⑫ حرف جار "عن"

سوال......: عن کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: عن مندرجہ ذیل ایک معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے:

مجاوزۃ: (اور بعد) (یعنی کسی چیز کا ایک جگہ سے تجاوز کر کے دوسری جگہ منتقل کرنا۔) مثلاً (رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ اِلَى الصَّيْدِ). میں نے کمان سے شکار کی طرف تیر پھینکا۔

⑬ حرف جار ''علی''

سوال......: علی کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: علی مندرجہ ذیل ایک معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے:

استعلاء: (بلند ہونا) (حقیقتاً) مثلاً (حَامِدٌ عَلَى السَّطْحِ) اور مجازاً مثلاً (عَلَيْهِ دَيْنٌ).

سوال......: عن اور علی کب اسم ہوتے ہیں؟

جواب......: جب عن اور علی پر من داخل ہو تو یہ اسم ہوتے ہیں مثلاً (جَلَسْتُ مِنْ عَنْ يَمِيْنِهِ) اور (نَزَلْتُ مِنْ عَلَى الْفَرَسِ)

⑭ حرف جار ''کاف''

سوال......: کاف کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: کاف مندرجہ ذیل دو معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے:

① تشبیہ ② زائدہ

① تشبیہ: مثلاً (حَمَّادٌ كَحَامِدٍ)

② زائدہ: مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ)

سوال......: کاف کب اسم ہوتا ہے؟

جواب......: کاف (ضرورت کی بناء پر) اسم بن جاتا ہے مثلاً شاعر کا قول:

يَضْحَكْنَ عَنْ كَالْبَرَدِ الْمُنْهَمِ

⑲، ⑯ حرف جار ''مذ، منذ''

سوال......: مذ اور منذ کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب......: مذ اور منذ مندرجہ ذیل تین معانی کیلئے استعمال ہوتے ہیں:

① زمان ② ظرفیت ③ ابتدائے غایت

① زمان: ماضی میں ابتداء کیلئے مثلاً شعبان میں کوئی کہے (مَا رَأَيْتُهُ مُذْ رَجَبٍ أَوْ مُنْذُ رَجَبٍ).

② ظرفیت: (جمیع مدت) زمانہ حاضر میں مثلاً (مَارَأَيْتُهُ مُذْ شَهْرِنَا وَمُنْذُ يَوْمِنَا) یعنی (فِيْ شَهْرِنَا وَفِيْ يَوْمِنَا).

③ ابتداء غایت (زمانہ ماضی میں): مثلاً (مَارَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَوْ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ).

⑰ تا ⑲ حرف جر ”خلا، عدا، حاشا“

سوال......: خلا، عدا، حاشا کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتے ہیں ؟

جواب......: خلا، عدا، حاشا مندرجہ ذیل ایک معنی کیلئے استعمال ہوتے ہیں:

① استثناء: مثلاً (جَاءَ نِي الْقَوْمُ خَلَا حَمَّادٍ) اور (جَاءَ نِي الْقَوْمُ عَدَا حَمَّادٍ) اور (جَاءَ نِي الْقَوْمُ حَاشَا حَمَّادٍ)

دوسری فصل:

حروف مشبہ بالفعل

سوال......: حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں: ① إِنَّ ② أَنَّ ③ كَأَنَّ ④ لٰكِنَّ ⑤ لَيْتَ ⑥ لَعَلَّ

سوال......: حروف مشبہ بالفعل کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ مثلاً (إِنَّ حَامِدًا قَائِمٌ).

سوال......: حروف مشبہ بالفعل پر ما کافہ داخل ہو تو وہ کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل پر جب ما کافہ داخل ہو تو وہ ان کے عمل کو روک دیتا ہے اور وہ اس وقت افعال پر بھی داخل ہو سکتے ہیں مثلاً (إِنَّمَا قَامَ حَامِدٌ)

سوال......إنّ مکسورۃ الھمزۃ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......إنّ مکسورۃ الھمزۃ جملہ کے معنی کو نہیں بدلتا بلکہ تاکید پیدا کر دیتا ہے۔

سوال......أنّ مفتوحۃ الھمزۃ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......أنّ مفتوحۃ الھمزۃ اپنے اسم وخبر کو مفرد کے حکم میں کر دیتا ہے۔

سوال......إنّ کے ہمزہ کو مکسور لانا کب واجب ہوتا ہے؟

جواب......إنّ کے ہمزہ کو مندرجہ ذیل چار جگہوں میں مکسور لانا واجب ہوتا ہے:

① جب ابتداء کلام میں ہو مثلاً (إِنَّ حَامِدًا قَائِمٌ) (کیونکہ یہ جملہ کا تقاضہ کرتا ہے)

② جب قَالَ یَقُوْلُ کے بعد ہو مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (یَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ) (کیونکہ قول کا مقولہ ہمیشہ جملہ ہوتا ہے)۔

③ جب موصول کے بعد ہو مثلاً (مَا رَأَیْتُ الَّذِیْ إِنَّهُ فِی الْمَسَاجِدِ) (کیونکہ موصول کے بعد اس کا صلہ ہوتا ہے اور وہ جملہ ہوتا ہے)۔

④ جب اس کی خبر پر لام ہو مثلاً (إِنَّ حَامِدًا لَقَائِمٌ) (کیونکہ لام جملہ کے معنی کی تاکید کرتا ہے)

سوال......أنّ کے ہمزہ کو مفتوح لانا کب واجب ہوتا ہے؟

جواب......أنّ کے ہمزہ کو مندرجہ ذیل سات مقامات میں مفتوح لانا واجب ہوتا ہے:

① جب وہ فاعل ہو مثلاً (بَلَغَنِیْ أَنَّ حَامِدًا قَائِمٌ).

② جب وہ مفعول ہو مثلاً (کَرِهْتُ أَنَّكَ قَائِمٌ).

③ جب وہ مبتداء ہو مثلاً (عِنْدِیْ أَنَّكَ قَائِمٌ).

④ جب وہ مضاف الیہ ہو مثلاً (عَجِبْتُ مِنْ طُوْلِ أَنَّ حَمَّادًا قَائِمٌ).

⑤ جب وہ مجرور ہو مثلاً (عَجِبْتُ مِنْ أَنَّ حَمَّادًا قَائِمٌ).

⑥ جب وہ لَوْ کے بعد ہو مثلاً (لَوْ أَنَّكَ عِنْدَنَا لَأَكْرَمْتُكَ).

⑦ جب وہ لَوْلَا کے بعد ہو مثلاً (لَوْلَا أَنَّهُ حَاضِرٌ لَغَابَ حَامِدٌ) (ان مذکورہ مقامات میں أن مفتوح اس لئے پڑھا جائے گا کہ یہ سارے مواضع مفرد ہیں)۔

سوال......کیا إنّ مکسورہ کے اسم پر عطف کرنا جائز ہے؟

جواب......: اِنَّ مکسورہ کے اسم پر رفع ونصب میں باعتبار محل اور لفظ کے عطف جائز ہے مثلاً
باعتبار محل: (اِنَّ حَامِدًا قَائِمٌ وَ حَمَّادٌ) اور باعتبار لفظ: (اِنَّ حَامِدًا قَائِمٌ وَ حَمَّادًا)

سوال......: کیا اِنَّ مکسورہ کی خبر پر لام داخل کرنا جائز ہے؟

جواب......: اِنَّ مکسورہ کی خبر پر لام داخل کرنا جائز ہے اور جب اسے تخفیف سے پڑھا جائے تو
اس کی خبر پر لام داخل کرنا ضروری ہوتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (اِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ)

سوال......: ان کو جب مخففہ کردیا جائے تو یہ کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: ان کو جب مخففہ کردیا جائے تو اس کا عمل دینا اور نہ دینا دونوں طرح جائز ہوتا ہے
مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (وَ اِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ).

سوال......: کیا اِنْ مخففہ کو افعال پر داخل کرنا جائز ہے؟

جواب......: اِنْ مخففہ کو ان افعال پر داخل کرنا جائز ہے جو مبتداء یا خبر پر داخل ہوں مثلاً اللہ تعالیٰ
کا قول: (وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ) اور (وَاِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ)
(لہٰذا ان مخففہ کو افعال قلوب اور افعال ناقصہ پر داخل کرنا جائز ہے)۔

سوال......: أَنْ کو جب مخففہ کردیا جائے تو یہ کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب......: أَنْ کو جب مخففہ کردیا جائے تو اس کا ضمیر شان مقدر میں عمل کرنا واجب ہوتا ہے تو
اس وقت وہ جملہ پر داخل ہوگا چاہے جملہ اسمیہ ہو مثلاً (بَلَغَنِيْ أَنْ حَامِدٌ قَائِمٌ) یا چاہے
جملہ فعلیہ ہو مثلاً (بَلَغَنِيْ اَنْ قَدْ قَامَ حَامِدٌ) اور وہ ضمیر جو مستتر ہوگی وہ اُن کا اسم واقع ہوگی
اور جملہ اس کی خبر واقع ہوگا۔

سوال......: أَنْ مفتوحہ مخففہ جب فعل پر داخل ہوگا تو اس کی شرط کیا ہے؟

جواب......: أَنْ مفتوحہ مخففہ جب فعل پر داخل ہو تو اس میں شرط یہ ہے کہ اس پر سین یا سوف یا
قد یا حرف نفی داخل کرنا واجب ہوتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (عَلِمَ أَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ
مَرْضٰى)۔

سوال......: حرف مشبہ بالفعل كَأَنَّ کس چیز کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: كَأَنَّ تشبیہ کیلئے آتا ہے مثلاً (كَأَنَّ حَامِدًا اَسَدٌ، كَأَنَّ) کاف تشبیہ اور اِنَّ مکسور سے

مرکب ہے اور ان مکسورہ پر کاف کو مقدم کرنے کی وجہ سے فتحہ دے دیا تو اس کی تقدیری عبارت اس طرح ہے: (إِنَّ حَامِدًا كَالْأَسَدِ)۔

سوال......: كَأَنْ مخففہ کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: كَأَنْ کو جب مخففہ کر دیا جائے تو یہ عمل نہیں کرتا مثلاً (كَأَنْ حَامِدٌ أَسَدٌ).

حرف مشبہ بالفعل "لٰکِنَّ"

سوال......: حرف مشبہ بالفعل لٰکِنَّ کس چیز کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: حرف مشبہ بالفعل لٰکِنَّ استدراک کیلئے آتا ہے (یعنی اس وہم کو دور کرنے کیلئے جو سابق کلام سے پیدا ہو) اسی لیے دو مختلف مفہوم والے جملوں کے درمیان آتا ہے۔ مثلاً (مَاجَاءَ نِي الْقَوْمُ لٰكِنَّ حَمَّادًا جَاءَ) اور (غَابَ حَامِدٌ لٰكِنَّ حَمَّادًا حَاضِرٌ)۔

سوال......: کیا حرف مشبہ بالفعل لٰکِنَّ کے ساتھ واؤ آ سکتا ہے؟

جواب......: حرف مشبہ بالفعل لٰکِنَّ کے ساتھ واؤ آ سکتا ہے مثلاً (قَامَ حَامِدٌ وَلٰكِنَّ حَمَّادًا قَاعِدٌ).

سوال......: حرف مشبہ بالفعل لٰکِنَّ کو جب مخففہ کر دیا جائے تو یہ کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: حرف مشبہ بالفعل لٰکِنْ کو جب مخففہ کر دیا جائے تو یہ عمل نہیں کرتا مثلاً (مَشٰى حَامِدٌ لٰكِنْ حَمَّادٌ عِنْدَنَا).

حرف مشبہ بالفعل "لَیْتَ"

سوال......: حرف مشبہ بالفعل لَیْتَ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: حرف مشبہ بالفعل لَیْتَ تمنی کیلئے آتا ہے مثلاً (لَيْتَ هِنْدًا عِنْدَنَا) اور فراء کے نزدیک دونوں اسموں کو نصب دینا بھی جائز ہے مثلاً (لَيْتَ حَامِدًا قَائِمًا) (اس لیے کہ اس مثال میں لَیْتَ) بمعنی أَتَمَنّٰى ہے۔

حرف مشبہ بالفعل "لَعَلَّ"

سوال......: حرف مشبہ بالفعل لَعَلَّ کس لیے آتا ہے؟

جواب......: حرف مشبہ بالفعل لَعَلَّ ترجی کیلئے آتا ہے مثلاً شاعر کا قول:

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا

"میں نیک لوگوں سے محبت کرتا ہوں حالانکہ میں ان میں سے نہیں شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی نیک بنادے۔"

سوال......: حرف مشبہ بالفعل لَعَلَّ سے جر دینا جائز ہے؟

جواب......: حرف مشبہ بالفعل لَعَلَّ سے جر دینا خلاف قانون ہے مثلاً (لَعَلَّ حَامِدٍ قَائِمٌ)

سوال......: حرف مشبہ بالفعل لَعَلَّ اصل میں کیا تھا اور اس میں دوسری لغات کیا ہیں؟

جواب......: حرف مشبہ بالفعل لَعَلَّ مبرد کے نزدیک عَلَّ تھا شروع میں لام زیادہ کیا گیا لَعَلَّ ہو گیا تو یہ اصل ہے اور عن، ان لان اور لعن یہ لغات اس کی فرع ہیں۔

تیسری فصل:

حروف عطف

سوال......: حروف عطف کتنے ہیں؟

جواب......: حروف عطف دس ہیں: ① واؤ ② فاء ③ ثم ④ حتی ⑤ أو ⑥ اما ⑦ ام ⑧ لا ⑨ بل ⑩ لکن۔

سوال......: حرف عطف واؤ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: واؤ مطلق جمع کیلئے آتا ہے۔ مثلاً (جَاءَنِيْ حَامِدٌ وَ حَمَّادٌ) برابر ہے کہ حماد پہلے آیا ہو یا حامد (اس میں تقدیم وتاخیر وقفہ ومہلت اور ترتیب کچھ نہیں پایا جاتا اور جو حکم معطوف علیہ کا ہوتا ہے اسی حکم کو واؤ معطوف کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔

سوال......: حرف عطف فاء کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: فاء جمع اور ترتیب کیلئے آتا ہے لیکن اس میں مہلت نہیں ہوتی۔ یعنی معطوف علیہ اور معطوف میں وقفہ نہیں ہوتا۔ مثلاً (قَامَ حَامِدٌ فَحَمَّادٌ) یعنی پہلے حامد کھڑا ہوا پھر اس کے فوراً بعد حماد کھڑا ہوا۔

سوال......: حرف عطف ثم کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: ثم یہ جمع کیلئے آتا ہے اور اس میں ترتیب اور مہلت دونوں ہوتے ہیں مثلاً (دَخَلَ حَامِدٌ ثُمَّ حَمَّادٌ) حامد پہلے داخل ہوا پھر (مہلت کے بعد) حماد داخل ہوا۔

سوال......: حرف عطف حتی کیا کام کرتا ہے اور اس کی شرط کیا ہے؟

جواب......: حتیٰ یہ جمع کیلئے آتا ہے، ترتیب اور مہلت میں ثم کی طرح ہوتا ہے لیکن اس میں ثم کی نسبت مہلت قلیل ہوتی ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ معطوف معطوف علیہ میں داخل ہو اور اس صورت میں حتی دو فائدے دیتا ہے:

① قوت: مثلاً (مَاتَ النَّاسُ حَتَّى الْأَنْبِيَاءُ)۔

② ضعف: مثلاً (قَدِمَ الحَاجُ حَتَّى الْمَشَاةُ)۔ یعنی مذکورہ چاروں جمع کیلئے آتے ہیں۔

سوال......: حرف عطف أَوْ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: أَوْ یہ دو مبہم امور میں سے ایک امر کے حکم کو ثابت کرنے کیلئے آتا ہے۔ مثلاً (مَرَرْتُ بِرَجُلٍ أَوْ اِمْرَأَةٍ)۔

سوال......: حرف عطف اِمَّا کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: اِمَّا دو امور میں سے ایک امر کے حکم کو ثابت کرنے کیلئے آتا ہے اور وہ حکم مبہم ہوتا ہے معین نہیں ہوتا۔

سوال......: اِمَّا کب حرف عطف ہوتا ہے؟

جواب......: اِمَّا اس وقت حرف عطف ہوگا جب اس سے پہلے بھی ایک اما موجود ہو مثلاً (اَلْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ وَاِمَّا فَرْدٌ) یہ عدد یا جوڑا ہے یا اکیلا ہے۔

سوال......: کیا اِمَّا کو أَوْ سے مقدم کرنا جائز ہے؟

جواب......: اِمَّا کو اَوْ سے مقدم کرنا جائز ہے مثلاً (حَامِدٌ اِمَّا كَاتِبٌ أَوْ اُمِّيٌّ) حامد کاتب ہے یا ان پڑھ ہے۔

سوال......: حرف عطف اَمْ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: اَمْ دو امور میں سے ایک امر کے حکم کو ثابت کرنے کیلئے آتا ہے اور وہ حکم مبہم ہوتا ہے معین نہیں ہوتا۔

سوال......: اَمْ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: اَمْ کی دو قسمیں ہیں: ① متصلہ ② منقطعہ

سوال......: اَمْ متصلہ سے کیا مراد ہے؟

جواب......: اَمْ متصلہ سے مراد وہ حرف عطف ہے کہ جس کے ذریعے سے کلام میں مذکور دو امور میں سے ایک کی تعیین کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے اور سائل دونوں میں سے ایک کے ثبوت کو مبہم طور پر جانتا ہے أو اور اما کے برخلاف کیوں کے ان دونوں کے ذریعے سوال کرنے والا دونوں میں سے کسی ایک کے ثبوت کو بالکل نہیں جانتا۔

سوال......: اَمْ متصلہ کے استعمال کی کتنی شرائط ہیں؟

جواب......: اَمْ متصلہ کے استعمال کی تین شرطیں ہیں:

① اَمْ متصلہ سے پہلے ہمزہ ہو مثلاً (أَ حَامِدٌ عِنْدَكَ أَمْ حَمَّادٌ).

② اَمْ کے ساتھ ہمزہ جیسا لفظ ملا ہوا ہو یعنی اگر ہمزہ کے بعد اسم ہے تو اَم کے بعد بھی اسم ہوگا اور اگر ہمزہ کے بعد فعل ہے تو اَمْ کے بعد بھی فعل ہوگا مثلاً (أَ قَامَ حَامِدٌ أَمْ قَعَدَ) لہٰذا (أَ رَأَيْتَ حَامِدًا أَمْ حَمَّادًا) کہنا صحیح نہیں ہے۔ کیوں کے ہمزہ کے بعد فعل ہے اور اَمْ کے بعد فعل نہیں بلکہ اسم ہے۔

③ دونوں میں سے ہر ایک امر تحقیقی طور پر مساوی ہو اور استفہام تعیین کے بارے میں ہو تو ایسے اَمْ کا جواب نعم یا لا میں دینے کی بجائے تعیین کے ساتھ دینا واجب ہے جیسا کہ سوال کیا جائے (أَ حَامِدٌ عِنْدَكَ أَمْ حَمَّادٌ) تو اس کا جواب ان دونوں میں سے کسی ایک کی تعیین کے ساتھ دیا جائے گا مثلاً (عندی حامد) جبکہ أو، اِمَّا کا جواب نعم یا لا ہے۔۔

سوال......: أَمْ منقطعہ سے کیا مراد ہے؟

جواب......: أَمْ منقطعہ سے مراد وہ حرف ہے جو بل مع الہمزہ (بل جس کے بعد ہمزہ ہو) کے معنی میں ہو اس کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی شخص دور سے کوئی چیز دیکھے تو وہ حتمی اور قطعی طور پر کہہ دے کہ (اِنَّهَا لَابِلٌ یعنی بے شک وہ اونٹ ہیں۔ پھر اسے شک ہو کہ وہ بکری ہے تو وہ کہے (أَمْ هِیَ شَاةٌ) وہ پہلی بات سے اعراض کرتے ہوئے دوسرے سوال کی طرف استیناف (ابتدا) کرے تو اس کا معنی ہوگا (بل أ هی شاة).

سوال......: أَمْ منقطعہ کے استعمال کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب......: أَمْ منقطعہ کے استعمال کی دو صورتیں ہیں:

① أم منقطعہ کا استعمال خبر میں ہوتا ہے اس کا بیان پیچھے گزر چکا ہے۔

② استفہام میں مثلاً (أَ حَامِدٌ عِنْدَكَ أَمْ حَمَّادٌ) پہلے حامد کی موجودگی کا سوال کیا جائے پھر پہلے سوال کو چھوڑ کر نیا سوال حماد کی موجودگی کا کر دیا جائے۔

یعنی مذکورہ تینوں حروف دو مبہم امور میں سے ایک امر کے حکم کو ثابت کرنے کیلئے آتے ہیں

سوال......: حرف عطف لا کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: لا دو معین امور میں سے ایک حکم کو ثابت کرنے اور جو حکم اوّل (معطوف علیہ) کیلئے ثابت ہو چکا ہو اس کی ثانی (معطوف) سے نفی کرنے کیلئے آتا ہے یعنی جب معطوف سے حکم کی نفی ہوگی تو معطوف علیہ کیلئے وہ حکم ثابت ہوگا۔ مثلاً (جَاءَ نِیْ حَامِدٌ لَا حَمَّادٌ).

سوال......: حرف عطف بَلْ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: بَلْ دو معین امور میں سے ایک کیلئے حکم کو ثابت کرنے اور پہلے جملہ یعنی معطوف علیہ سے حکم کے اعراض اور دوسرے جملہ یعنی معطوف کیلئے حکم کے اثبات کیلئے آتا ہے (لا کے برعکس ہے۔) مثلاً (جَاءَ نِیْ حَامِدٌ بَلْ حَمَّادٌ) اس کا معنی ہے (بَلْ جَاءَ نِیْ حَمَّادٌ) اور (مَا جَاءَ مَحْمُوْدٌ بَلْ مُحَمَّدٌ) اس کا معنی ہے (بَلْ جَاءَ مُحَمَّدٌ).

سوال......: حرف عطف لٰكِنْ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: لٰكِنْ مذکورہ دو امور میں سے ایک کیلئے حکم کو ثابت کرنے اور استدراک کیلئے آتا

ہے لیکن اس کے ماقبل یا مابعد کی نفی کرنا ضروری ہوتا ہے ماقبل کی نفی کی مثال: (مَا جَاءَ نِيْ حَامِدٌ لٰكِنْ حَمَّادٌ جَاءَ)۔ مابعد کی نفی مثال: (قَامَ حَامِدٌ لٰكِنْ حَمَّادٌ لَمْ يَقُمْ)۔
یعنی مذکورہ تینوں حروف دو معین امور میں سے ایک امر کے حکم کو ثابت کرنے کیلئے آتے ہیں۔

چوتھی فصل:

حروف تنبیہ

سوال......: حروف تنبیہ کتنے ہیں؟

جواب......: حروف تنبیہ تین ہیں: ① اَلَا ② اَمَا ③ هَا

سوال......: حروف تنبیہ کس لئے وضع کیے گئے ہیں؟

جواب......: حروف تنبیہ مخاطب کو تنبیہ (خبردار) کرنے کیلئے وضع کیے گئے ہیں تا کہ مخاطب متکلم کی کلام کے کسی حصے کو فوت نہ کرے۔

سوال......: حرف تنبیہ الا اور اما کس جملہ پر داخل ہوتا ہے؟

جواب......: حرف تنبیہ الا اور اما جملہ پر داخل ہوتے ہیں خواہ وہ جملہ اسمیہ یا فعلیہ ہو، جملہ اسمیہ کی مثال: اللہ تعالیٰ کا قول: (اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ) اور شاعر کا قول:

اَمَا وَالَّذِيْ اَبْكٰى وَ اَضْحَكَ وَالَّذِيْ   اَمَاتَ وَ اَحْيٰ وَالَّذِيْ اَمْرُهُ الْاَمْرُ

خبردار! اس ذات کی قسم! جس نے رلایا اور ہنسایا اور اس ذات کی قسم! جس نے مارا اور زندہ کیا اور اس ذات کی قسم! جس کا حکم ہی اصل حکم ہے۔

اور فعلیہ کی مثال: (اَمَا لَا تَفْعَلْ) اور (اَلَا تَضْرِبْ)

سوال......: حرف تنبیہ ھا کس جملہ پر داخل ہوتی ہے؟

جواب......: حرف تنبیہ ھا جملہ اسمیہ اور مفرد پر داخل ہوتی ہے۔ جملہ اسمیہ: (هَا حَامِدٌ قَائِمٌ) اور مفرد: (هٰذَا) اور (هٰٓؤُلَاءِ) (لیکن مفرد میں شرط یہ ہے کہ وہ اسم اشارہ ہو)۔

پانچویں فصل:

حروف نداء

سوال......:حروف نداء سے کیا مراد ہے؟

جواب......:حروف نداء کو حروف نداء اس لیے کہتے ہیں کہ ان کے ذریعے سے کسی کو پکارا اور بلایا جاتا ہے اور یہ اَدْعُوْ کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

سوال......:حروف نداء کتنے ہیں؟

جواب......:حروف نداء پانچ ہیں:① یا ② أیا ③ هیا ④ أی ⑤ أ (ہمزہ مفتوحہ)

سوال......:أی اور أ (ہمزہ مفتوحہ) نداء قریب کیلئے آتے ہیں یا بعید کیلئے؟

جواب......: أی اور أ (ہمزہ مفتوحہ) نداء قریب کیلئے آتے ہیں۔

سوال......:أیا اور هیا نداء قریب کیلئے آتے ہیں یا بعید کیلئے؟

جواب......:أیا اور هیا نداء بعید کیلئے آتے ہیں۔

سوال......:''یا'' نداء قریب کیلئے آتا ہے یا بعید کیلئے؟

جواب......:یا نداء قریب اور بعید دونوں اور متوسط کیلئے بھی آتا ہے۔

نوٹ: منادی کے احکام پیچھے گزر چکے ہیں۔

چھٹی فصل:

حروف ایجاب

سوال......:حروف ایجاب سے کیا مراد ہے؟

جواب......:حروف ایجاب کسی سوال کے جواب یا کسی چیز کی تصدیق کیلئے بولے جاتے ہیں اور ان کا دوسرا نام حروف تصدیق بھی ہے۔

سوال......:حروف ایجاب کتنے ہیں؟

جواب......:حروف ایجاب چھ ہیں:① نعم ② بلٰی ③ اجل ④ جیر ⑤ ان ⑥ ای

① حرف ایجاب "نعم"

سوال......:نعم کیا کام کرتا ہے؟

جواب......:نعم کلام سابق کو ثابت کرنے کیلئے آتا ہے خواہ وہ کلام مثبت ہو یا منفی ہو۔ مثبت :(أَجَاءَ حَامِدٌ) تو اس کا جواب (نَعَمْ) سے دیا جاتا ہے۔ یا نفی :(اَمَا جَاءَ حَامِدٌ) تو اس کا جواب بھی (نَعَمْ) سے دیا جاتا ہے۔

② حرف ایجاب "بلٰی"

سوال......:بلٰی کیا کام کرتا ہے؟

جواب......:بلٰی یہ اس کلام کے ایجاب کیلئے آتا ہے جس کی بطور استفہام نفی کی گئی ہو یا بطور خبر نفی کی گئی ہو۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول :(آلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى)

خبر کی مثال :(لَمْ يَقُمْ حَامِدٌ) تو جواب میں کہا جائے گا (بَلٰى) اَیْ قَدْ قَامَ

③ حرف ایجاب "أیْ"

سوال......:أیْ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......:أیْ سوال کے بعد جواب کے ساتھ آتا ہے اور اس کیلئے قسم کا ہونا ضروری ہوتا ہے مثلاً جیسا کہ کہا جائے (هَلْ كَانَ كَذَا ؟) تو اس کے جواب میں کہا جائے (اَیْ وَاللّٰهِ).

④ تا ⑥ حرف ایجاب "اَجَلْ ،جِيرِ، اِنَّ"

سوال......:اجل ،جیر اور اِنّ کیا کام کرتے ہیں؟

جواب......: اجل ،جیر اور ان یہ خبر کی تصدیق کیلئے آتے ہیں مثلاً جب کہا جائے (جَاءَ حَامِدٌ) تو اس کے جواب میں (اَجَلْ) یا (جِيَرِ) یا (اِنَّ) کہا جائے یعنی میں اس خبر کی تصدیق کرتا ہوں۔

ساتویں فصل:

حروف زیادة

سوال......: حروف زیادت سے کیا مراد ہے؟

جواب......: حروف زیادت سے مراد وہ حروف ہیں، اگر انہیں کلام سے حذف بھی کر دیا جائے تو کلام میں کوئی کمی (نقص) واقع نہ ہو۔

سوال......: حروف زیادت کتنے ہیں؟

جواب......: حروف زیادت سات ہیں: ① اِنْ ② أَنْ ③ مَا ④ لَا ⑤ مِنْ ⑥ بَاء ⑦ لَام

سوال......: اِنْ کب زائدہ ہوتا ہے؟

جواب......: اِنْ مندرجہ ذیل تین صورتوں میں زائدہ ہوتا ہے:

① ما نافیہ کے ساتھ مثلاً (مَا اِنْ حَامِدٌ قَائِمٌ)۔

② ما مصدریہ کے ساتھ مثلاً (اِنْتَظِرْ مَا اِنْ يَجْلِسَ الْأَمِيْرُ)۔

③ لما کے ساتھ مثلاً (لَمَّا اِنْ جَلَسْتَ جَلَسْتُ)۔

سوال......: أَنْ کب زائدہ ہوتا ہے؟

جواب......: أَنْ مندرجہ ذیل دو صورتوں میں زائدہ ہوتا ہے:

① لَمَّا کے ساتھ مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ)۔

② لو اور اس قسم کے درمیان جو اس سے پہلے مذکور ہو مثلاً (وَاللّٰهِ أَنْ لَوْ قُمْتَ قُمْتُ)۔

سوال......: ما کب زائدہ ہوتا ہے؟

جواب......: ما مندرجہ ذیل صورتوں میں زائدہ ہوتا ہے:

① اذا، متی، ای، انی، این، اور ان حروف شرط کے ساتھ مثلاً (اِذَا مَا صُمْتَ صُمْتُ) اور اسی طرح باقی مثالیں ہیں۔

② بعض حروف جارہ کے بعد مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ) اور (عَمَّا قَلِيْلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِيْنَ) اور (مِمَّا خَطِيْئَاتِهِمْ أُغْرِقُوْا فَأُدْخِلُوْا نَارًا) اور (حَامِدٌ صَدِيْقِي

كَمَا أَنَّ حَمَّادًا أَخِيْ).

سوال......:لا کب زائدہ ہوتا ہے؟

جواب......:لاء مندرجہ ذیل تین صورتوں میں زائدہ ہوتا ہے:

① واؤ کے ساتھ نفی کے بعد مثلاً (مَا جَاءَ نِيْ حَامِدٌ وَلَا حَمَّادٌ).

② ان مصدریہ کے بعد مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ).

③ قسم سے پہلے مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ) بمعنی (أُقْسِمُ)

سوال......:من، باء اور لام کب زائدہ ہوتے ہیں؟

جواب......:من، باء اور لام کا ذکر پیچھے حروف جارہ میں گزر چکا ہے

آٹھویں فصل:

حروف تفسیر

سوال......:حروف تفسیر سے کیا مراد ہے؟

جواب......:حروف تفسیر سے مراد وہ حروف ہیں جن کے ساتھ مبہم قول، فعل یا مبہم چیز کی وضاحت کی جاتی ہے تفسیر کا معنی شرح اور وضاحت ہے۔

سوال......:حروف تفسیر کتنے ہیں؟

جواب......:حروف تفسیر دو ہیں: ① أَيْ ② أَنْ

سوال......:أی کیا کام کرتا ہے؟

جواب......:أی (ابہام کو دور کرتا ہے) مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ) تو اس سے ابہام پیدا ہوا کہ بستی سے کیسے سوال کیا جاسکتا ہے) تو اس کی تفسیر (أَيْ أَهْلَ الْقَرْيَةِ) نے کر دی۔

سوال......:أَنْ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......:أَنْ سے اس فعل کی تفسیر کی جاتی ہے جو قول کے معنی میں ہو مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول

:(وَنَادَيْنٰهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيْمُ) (یہاں پکارنے کی تفسیر ان نے کردی) تو ایسے نہیں کہا جائے گا (قُلْتُ لَهُ أَنْ اُكْتُبْ) کیونکہ یہاں قول کا لفظ مذکور ہے نہ کہ اس کا معنی۔

نویں فصل:

حروف مصدر

سوال......: حروف مصدر سے کیا مراد ہے؟

جواب......: حروف مصدر سے مراد وہ حروف ہیں جو اپنے صلہ پر داخل ہو کر اسے مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔

سوال......: حروف مصدر کتنے ہیں؟

جواب......: حروف مصدر تین ہیں: ① مَا ② أَنْ ③ أَنَّ (اور بعض نے پانچ ذکر کیے ہیں: ④ كَيْ ⑤ لَوْ).

سوال......: ما اور أنْ کیا کام کرتے ہیں؟

جواب......: ما اور أنْ جملہ فعلیہ کیلئے آتے ہیں (ھاء کی قبیل سے) مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ)۔ یعنی (بِرَحْبِهَا).

اور شاعر کا قول:

يَسُرُّ الْمَرْءَ مَا ذَهَبَ اللَّيَالِيْ ۔۔۔ وَكَانَ ذَهَابُهُنَّ لَهُ ذَهَابًا

"آدمی کو خوش کرتا ہے ان راتوں کا گزرنا جو گزر رہی ہیں حالانکہ ان کا گزرنا خود آدمی کا گزرنا ہے"

أنْ کی مثال اللہ تعالیٰ کا قول: (فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوْا) ۔ یعنی (قَوْلَهُمْ)

سوال......: أنَّ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: أنَّ یہ جملہ اسمیہ کیلئے آتا ہے مثلاً (عَلِمْتُ أَنَّكَ قَائِمٌ) یعنی (قِيَامَكَ).

دسویں فصل:

حروف تحضیض

سوال......:حروف تحضیض سے کیا مراد ہے؟

جواب......:حروف تحضیض سے مرادوہ حروف ہیں جومضارع پر داخل ہونے کی صورت میں کسی کو اُبھارنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں مثلاً (هَلَّا تَأْكُلَ؟) اور اگر ماضی پر داخل ہوں تو جوگزر چکا ہواس پر ملامت کرنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں مثلاً (هَلَّا ضَرَبْتَ حَامِدًا؟)

سوال......:حروف تحضیض کتنے ہیں؟

جواب......:حروف تحضیض چار ہیں:① هَلَّا ② اَلَّا ③ لَوْلَا ④ لَوْمَا.

سوال......:حروف تحضیض شروع کلام میں آتے ہیں یا درمیان کلام میں؟

جواب......:حروف تحضیض کوشروع کلام میں لانا ضروری ہے۔

سوال......:حروف تحضیض اسم پر داخل ہوتے ہیں یا فعل پر؟

جواب......:حروف تحضیض فعل پر داخل ہوتے ہیں اسم پر داخل نہیں ہوتے اور اگر اسم پر داخل ہو بھی جائیں تو فعل کی اضمار کے ساتھ داخل ہوں گے مثلاً اس شخص کو کہا جائے جس نے قوم کو مارا ہو (هَلَّا حَامِدًا؟) یعنی (هَلَّا ضَرَبْتَ حَامِدًا؟)

سوال......:حروف تحضیض اصل میں کیا ہیں؟

جواب......:حروف تحضیض اصل میں دوحروف کو جوڑ کر بنائے گئے ہیں دوسرا حرف، حرف نفی ہوتا ہے

① اور پہلا حرف حرف شرط ہوتا ہے مثلاً (لَوْلَا)

② یا پہلا حرف حرف استفہام ہوتا ہے مثلاً (هَلَّا) اور (اَلَّا)

③ اور یا پہلا حرف حرف مصدر ہوتا ہے مثلاً (لَوْمَا)

سوال......:کیا لولا کسی دوسرے معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......:لولا امتناع کیلئے بھی آتا ہے یعنی وہ دوسرے جملہ کو پہلے جملہ کے پائے جانے کی وجہ سے روکتا ہے مثلاً (لَوْلَا حَامِدٌ لَهَلَكَ حَمَّادٌ) تو اس پر لولا دو جملوں کا محتاج ہوتا ہے

اور پہلا جملہ ہمیشہ اسمیہ ہوتا ہے۔

گیارہویں فصل

حرف تَوَقُّع

سوال......: حرف توقع سے کیا مراد ہے؟

جواب......: حرف توقع وہ حرف ہے جس کے ذریعے سے سننے والے کو وہ خیر (بھلائی) بتلائی جاتی ہے جس کے سننے کی وہ متکلم سے توقع کیے ہوئے ہوتا ہے اس کا دوسرا نام حرف تقریب ہے۔

سوال......: حروف توقع کتنے ہیں؟

جواب......: حرف توقع ایک ہے: قَدْ

سوال......: قَدْ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: قَدْ ماضی پر داخل ہوتا ہے اور دو چیزوں کیلئے آتا ہے:

① ماضی کو حال کی طرف قریب کرنے کیلئے۔ مثلاً (قَدْ رَكِبَ الْأَمِيْرُ) امیر سوار ہوا ہے یعنی (قبیل هذا) تھوڑی ہی دیر پہلے اور یہ ماضی کو لازم ہوتا ہے تاکہ اس کو حال واقع ہونے کے قابل بنا سکے۔

② اور تاکید کیلئے۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب یہ کسی کے سوال کے جواب میں ہو مثلاً کوئی کہے (هَلْ قَامَ حَامِدٌ) تو اس کے جواب میں کہا جائے (قَدْ قَامَ حَامِدٌ).

سوال......: حرف توقع جب مضارع پر داخل ہو تو کتنے معانی کیلئے آتا ہے؟

جواب......: حرف توقع جب مضارع پر داخل ہو تو دو معانی کیلئے آتا ہے: ① تقلیل ② تحقیق

① تقلیل: مثلاً (إِنَّ الْكَذُوْبَ قَدْ يُصْدُقُ) اور (إِنَّ الْجَوَادَ قَدْ يَبْخَلُ).

② تحقیق: مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ)

سوال......: کیا قَدْ اور اس کے فعل کے درمیان فاصلہ کرنا جائز ہے؟

جواب......قَدْ اور اس کے فعل کے درمیان قسم کے ذریعے سے فیصلہ کرنا جائز ہے مثلاً (قَدْ وَاللّٰہِ اَحْسَنْتَ)۔

سوال......: کیا قد کے بعد فعل کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب...... قد کے بعد فعل کو قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے حذف کرنا جائز ہے۔

مثلاً شاعر کا قول:

اَفِدَ التَّرَحُّلُ غَیْرَ اَنَّ رِکَابَنَا لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَ کَاَنْ قَدِنْ

یعنی (کَانَ قَدْ زَالَتْ) کوچ کا وقت قریب آ گیا مگر ہماری سواریاں کجاووں کے ساتھ ابھی تک نہیں آئیں یعنی قریب ہے کہ وہ کوچ کر لیں۔

بارھویں فصل:

حروف استفہام

سوال......: حروف استفہام سے کیا مراد ہے؟

جواب......: حروف استفہام سے مراد وہ حروف ہیں جن کے ذریعے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جائے۔

سوال......: حروف استفہام کتنے ہیں؟

جواب......: حروف استفہام دو حروف ہیں: ① أ (همزه) ② هَلْ

سوال......: کیا حروف استفہام شروع کلام میں آتے ہیں یا درمیان کلام میں؟

جواب......: حروف استفہام شروع کلام میں آتے ہیں درمیان کلام میں نہیں آتے۔

سوال......: حروف استفہام کس جملہ پر داخل ہوتے ہیں؟

جواب......: حروف استفہام جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوتے ہیں جملہ اسمیہ کی مثال (أَحَامِدٌ قَائِمٌ؟) جملہ فعلیہ کی مثال (هَلْ قَامَ حَامِدٌ؟) مگر یہ فعلیہ پر کثرت سے داخل ہوتے ہیں کیونکہ فعل کے ذریعے سے استفہام اولیٰ ہوتا ہے۔

سوال......: کنمقامات میں أ (ہمزہ استفہام) داخل ہوسکتا ہے اور ھل داخل نہیں ہوسکتا؟

جواب......: مندرجہ ذیل صورتوں میں أ (استفہام) داخل ہوسکتا ہے اور ھل داخل نہیں ہوسکتا۔

① ہمزہ استفہام ایسے اسم پر داخل ہو جس کے بعد فعل ہو۔ مثلاً (أَ حَامِدًا ضَرَبْتَ؟) کیونکہ ھل بمعنی قَدْ کے ہے اور قَدْ فعل کے ساتھ خاص ہے۔

② جس کلام سے استفہام انکاری مراد ہو مثلاً (أَ تَضْرِبُ حَامِدًا وَهُوَ أَخُوْكَ؟) کیونکہ استفہام انکاری کیلئے ہمزہ ہے نہ کہ ھل۔

③ ہمزہ کا استعمال ام متصلہ کے ساتھ ہو مثلاً (أَ حَامِدٌ عِنْدَكَ أَمْ حَمَّادٌ؟) کیونکہ اَم متصلہ کے ساتھ ہمزہ آتا ہے نہ کہ ھل۔

④ ہمزہ استفہام حروف عاطفہ پر داخل ہو۔ مثلاً (أَوَمَنْ كَانَ؟) اور (أَ فَمَنْ كَانَ؟) اور (أَ ثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ؟) کیونکہ استفہام میں اصل ہمزہ ہے اور ھل اس کی فرع ہے لہٰذا ھل کا استعمال ہمزہ کی طرح نہیں ہوسکتا ورنہ فرع کی اصل پر فوقیت لازم آئے گی اور یہاں بحث ہے۔

تیرھویں فصل:

حروف شرط

سوال......: حروف شرط کتنے ہیں؟

جواب......: حروف شرط تین ہیں: ① إِنْ ② لَوْ ③ أَمَّا

سوال......: حروف شرط شروع کلام میں آتے ہیں یا درمیان کلام میں؟

جواب......: حروف شرط کیلئے شروع کلام میں آنا لازمی ہوتا ہے۔

سوال......: حروف شرط کس جملہ پر داخل ہوتے ہیں؟

جواب......: حروف شرط دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں چاہے وہ دونوں اسمیہ ہوں یا فعلیہ ہوں یا ان میں سے ایک اسمیہ ہو اور دوسرا فعلیہ۔

سوال......: إِنْ کس زمانہ کیلئے آتا ہے؟

جواب......اِنْ زمانہ مستقبل کیلئے آتا ہے اگر چہ ماضی پر داخل ہو مثلاً (اِنْ زُرْتَنِیْ اُکْرِمْتُكَ).

اور اس کو فعل لازم ہوتا ہے جیسا کہ مثال میں گزر چکا ہے یا تقدیراً مثلاً (اِنْ اَنْتَ زَائِرِیْ فَاَنَا اُکْرِمُتُكَ).

سوال......: لو کس معنی کیلئے آتا ہے؟

جواب......:لو ماضی کیلئے آتا ہے اگر چہ مضارع پر داخل ہو مثلاً (لَوْ تَزُوْرُنِیْ اُکْرِمُتُكَ).

اس کو فعل لازم ہے لفظاً یا تقدیراً جیسے پیچھے گزر چکا ہے۔

سوال......:اِنْ کن امور میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب......:اِنْ امور مشکوکہ میں استعمال ہوتا ہے اس لیے (اٰتِیْكَ اِنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ) نہیں کہا جائے گا بلکہ کہا جائے گا (اٰتِیْكَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ).

سوال......:حرف شرط لو کس بات پر دلالت کرتا ہے؟

جواب......:حرف شرط لو پہلے جملہ کی نفی کے سبب دوسرے جملہ کی نفی پر دلالت کرتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول:(لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا) اگر آسمان وزمین میں اللہ کے سواء کوئی معبود ہوتا تو یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے۔ یعنی آسمان وزمین اس لیے درہم برہم نہیں ہوئے کہ اس میں اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں لہٰذا اس جملے سے دونوں کی نفی ہوگئی۔

سوال......:اگر جملہ میں شرط سے پہلے اول کلام میں قسم واقع ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب......:جب جملہ میں قسم اوّل کلام میں شرط سے پہلے ہو تو ضروری ہے کہ جس فعل پر حرف شرط داخل ہے وہ ماضی ہو چاہے لفظی طور پر ہو یا معنوی طور پر ہو۔ لفظاً مثلاً (وَاللّٰهِ اِنْ اَتَیْتَنِیْ لَاَکْرَمْتُكَ) معناً مثلاً (وَاللّٰهِ اِنْ لَمْ تَأْتِنِیْ لَاَهْجُرَنَّكَ) (اس مثال میں لم کے داخل ہونے کی وجہ سے ماضی کا معنی پیدا ہو گیا)۔

سوال......:جب جملہ میں شرط سے پہلے اول کلام میں قسم واقع ہو تو دوسرے جملہ کو جواب قسم بنایا جائے گا یا جزاء؟

جواب......:جب جملہ میں شرط سے پہلے اول کلام میں قسم واقع ہو تو دوسرے جملہ کو جواب قسم بنایا جائے گا اور اس کو جزاء وشرط نہیں بنایا جائے گا اسی وجہ سے اس میں وہی چیز واجب ہوگی

جو جواب قسم میں لام اور اس کے ہم مثل سے واجب ہے جیسا کہ پچھلی دونوں مثالوں میں ہے۔ لفظاً مثلاً (وَاللّٰهِ اِنْ اٰتَيْتَنِيْ لَاُكْرِمَنَّكَ) معناً مثلاً (وَاللّٰهِ اِنْ لَمْ تَأْتِنِيْ لَاَهْجُرَنَّكَ)

سوال......: جب قسم درمیان کلام میں واقع ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب......: جب قسم درمیان کلام میں واقع ہو تو جائز ہے کہ قسم کا اعتبار کیا جائے اس طرح کہ وہ اس کا جواب واقع ہو رہا ہے مثلاً (اِنْ اٰتَيْتَنِيْ وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّكَ).

اور جائز ہے کہ قسم کو لغو قرار دیا جائے مثلاً (اِنْ تَأْتِنِيْ وَاللّٰهِ اٰتِكَ)

سوال......: اَمَّا کس چیز کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: اَمَّا مجمل کی تفصیل بیان کرنے کیلئے آتا ہے مثلاً (اَلنَّاسُ سَعِيْدٌ وَ شَقِيٌّ اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ).

سوال......: کیا اَمَّا کے جواب میں فاء لانا ضروری ہے؟

جواب......: اَمَّا کے جواب میں فاء لانا ضروری ہوتا ہے اور پہلے جملہ کا دوسرے جملہ کیلئے سبب ہونا بھی واجب ہے، تاکہ فاء اور سببیت مذکورہ کلمہ اما کی شرط ہونے پر دلالت کرے جیسے اس مذکورہ آیت (ففی الجنة فی النار) میں اما کے جواب میں ہے اور اس پر فاء آتی ہے

سوال......: کیا اَمَّا کے فعل کو حذف کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب......: اَمَّا کے فعل کو حذف کرنا ضروری ہے حالانکہ شرط کیلئے فعل کا ہونا ضروری ہے اور اَمَّا کے فعل کا حذف کرنا اس لیے ضروری ہے تاکہ فعل کو حذف کرنے سے اس بات پر تنبیہ ہو جائے کہ اما سے جو تفصیل بیان ہوئی ہے اس سے مقصود اما کے بعد واقع ہونے والے اسم پر حکم لگانا ہے، فعل پر حکم لگانا مقصود نہیں ہے۔ مثلاً (اَمَّا حَامِدٌ فَمُنْطَلِقٌ) اصل میں یوں تھا (مَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ فَحَامِدٌ مُنْطَلِقٌ) اس مثال میں (يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ) فعل (شرط) اور جار مجرور کو حذف کر دیا گیا اور اَمَّا کو مَهْمَا کے قائم مقام کر دیا تو (اَمَّا فَحَامِدٌ مُنْطَلِقٌ) باقی رہ گیا لہٰذا فاء جزائیہ پر اَمَّا حرف شرط کا داخل ہونا مناسب نہیں تھا اس لیے (نحویوں نے جزء اول یعنی (فَحَامِدٌ) سے) فاء کو نقل کر کے دوسرے جزء (یعنی مُنْطَلِقٌ) کو دے دی اور فعل محذوف کے عوض اَمَّا اور فاء کے درمیان جزء اوّل یعنی حامد کو رکھ دیا تو (اَمَّا حَامِدٌ

فَمُنْطَلِقٌ) ہوگیا۔

سوال......: وہ اسم جو أما کے بعد واقع ہو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب......: جب جزءاول یعنی وہ اسم جو أما کے بعد واقع ہو اگر مبتداء بننے کی صلاحیت رکھتا ہے یعنی وہ اسم ظرف نہ ہو تو جزءاول مبتداء ہوگا جیسے مذکورہ مثال میں حامد مبتداء ہے۔اور اگر جزءاوّل مبتدا بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا یعنی وہ اسم ظرف ہے تو جزءاوّل کا عامل فاء کے بعد ہوگا جیسے (اَمَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَحَامِدٌ مُنْطَلِقٌ) اس مثال میں جزءاوّل یعنی (يَوْمَ الْجُمُعَةِ) ظرف ہونے کی وجہ سے مبتداء ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا لہٰذا اس میں عامل منطلق ہوگا اور وہ (يَوْمَ الْجُمُعَةِ) کو ظرفیت کی بناء پر نصب دے گا۔

چودھویں فصل:

حرف ردع

سوال......: حرف ردع سے کیا مراد ہے؟

جواب......: حرف ردع سے مراد وہ حرف ہے جس کے ذریعے سے متکلم کو کلام سے منع کیا اور روکا جاتا ہے۔

سوال......: حروف ردع کتنے ہیں؟

جواب......: حرف ردع ایک ہے: كَلَّا

سوال......: حرف ردع کس لئے وضع کیا گیا ہے؟

جواب......: حرف ردع متکلم کو اس بات سے ردع و جزر (ڈانٹنے اور روکنے) کیلئے وضع کیا گیا ہے جس سے وہ کلام کر رہا ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ اَهَانَنِ كَلَّا) جب اللہ تعالیٰ اس کی آزمائش کرتا ہے تو اس پر رزق تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (كَلَّا) ہرگز نہیں یعنی متکلم کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیے کیونکہ واقع میں ایسا نہیں ہے۔

سوال......: کلّا زجر کیلئے کب ہوتا ہے؟

جواب......: کلّا اس وقت زجر کیلئے ہوتا ہے جب وہ مندرجہ ذیل چیزوں کے بعد ہو:

① جب وہ خبر کے بعد ہو جیسا کہ پچھلی مثال میں گزرا ہے۔

② جب وہ امر کے بعد ہو مثلاً جب کسی کیلئے کہا جائے (اِضْرِبْ حَامِدًا) تو جواب میں کہا جائے (کَلَّا) یعنی میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا۔

سوال......: کلّا جب حقا کے معنی میں ہو تو اس وقت یہ اسم ہوتا ہے یا حرف؟

جواب......: کَلَّا جب حقا کہ معنی میں ہوتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: (کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) تو اس وقت اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ اسم ہوگا اور مبنی ہوگا کیونکہ یہ حرف کے مشابہ ہے اور بعض کے نزدیک یہ حرف ہوتا ہے اور انَّ کے معنی میں جملہ کی تحقیق کیلئے آتا ہے مثلاً (کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی) تحقیق البتہ انسان سرکشی کرتا ہے۔ تو یہ اس وقت ان کے معنی میں ہے۔

پندرھویں فصل:

تاءِ تانیث

سوال......: تاءِ تانیث ساکنہ کس فعل کے ساتھ آتی ہے؟

جواب......: تاءِ تانیث ساکنہ ماضی کے آخر میں لاحق ہوتی ہے تا کہ اس بات پر دلالت کرے کہ جس (فاعل یا نائب فاعل) کی طرف فعل کی نسبت کی گئی ہے وہ مؤنث ہے مثلاً (ضُرِبَتْ هِنْدٌ).

نوٹ: تاءِ تانیث کے ماضی کے ساتھ لاحق ہونے کی جگہیں افعال کی بحث میں گزر چکی ہیں۔

سوال......: تاءِ تانیث ساکنہ کے بعد کوئی حرف ساکن آجائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب......: جب تاءِ تانیث ساکنہ کے بعد کوئی حرف ساکن آجائے تو اس کو کسرہ دینا واجب ہے کیونکہ قاعدہ ہے (اَلسَّاكِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ) مثلاً (قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ).

سوال......: تاءتانیث ساکنہ کو متحرک کرنے کی وجہ سے اس کے محذوف حرف کا کیا حکم ہے؟

جواب......: تاءتانیث ساکنہ کو التقاء ساکنین کی وجہ سے جو حرکت دی جاتی ہے وہ عارضی حرکت ہوتی ہے جو التقاء ساکنین کو دُور کرنے کی وجہ سے لائی جاتی ہے اس لیے تاءتانیث ساکنہ کو حرکت دینے کی وجہ سے اس کے سکون کی وجہ سے حذف کیا ہوا حرف کو واپس لانا واجب نہیں ہے لہٰذا ایسا نہیں کہا جائے گا (رَمَاتِ الْمَرْأَةُ) اورعربوں کا قول (اَلْمَرْأَتَانِ رَمَاتَا) ضعیف ہے۔

سوال......: جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کے آخر میں تثنیہ و جمع (مذکر و مؤنث) کی علامات لائی جاسکتی ہیں؟

جواب......: جب فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کے آخر میں تثنیہ، جمع مذکر اور جمع مؤنث کی علامات کا لاحق کرنا ضعیف ہے مثلاً ایسے نہیں کہا جائے گا (قَامَا الْحَامِدَانِ) اور اسی طرح (قَامُوْا الْحَامِدُوْنَ) اور اسی طرح (قُمْنَ النِّسَاءُ) کیونکہ فاعل خود اپنے تثنیہ و جمع ہونے پر دلالت کررہا ہے اور ایسا کرنے سے تکرار فاعل بھی لازم آئے گا۔

سوال......: جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کے ساتھ تثنیہ اور جمع کی علامات لانے کی صورت میں انکا کیا حکم ہے؟

جواب......: جب فاعل اسم ظاہر تثنیہ یا جمع ہو تو فعل کے ساتھ تثنیہ اور جمع کی علامات لانے سے یہ ضمائر نہیں رہیں گی کیونکہ اضمار قبل الذکر لازم آئے گا (جو کہ ناجائز ہے) بلکہ مذکورہ صورت میں یہ علامات فاعل کے احوال پر دلالت کرنے کیلئے ہوں گی (کہ فاعل تثنیہ ہے یا جمع ہے) جیسے تاءتانیث (مسند الیہ کے مؤنث ہونے پر دلالت کرتی) ہے (ضمیر نہیں ہوتی کیونکہ اگر ضمیر ہوتی تو اظہار فاعل کے وقت اس کو حذف کرنا واجب ہوتا حالانکہ اسے حذف نہیں کیا جاتا)۔

سولہویں فصل:

تنوین

سوال......تنوین سے کیا مراد ہے؟

جواب......تنوین سے مراد وہ نون ساکنہ ہے جو کلمہ کے آخر کی حرکت کے تابع ہو اور تاکید فعل کیلئے نہ ہو۔

سوال......تنوین کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......تنوین کی پانچ قسمیں ہیں: ① تنوین تمکن ② تنوین تنکیر ③ تنوین عوض ④ تنوین مقابلہ ⑤ تنوین ترنم

سوال......تنوین تمکن کسے کہتے ہیں؟

جواب......تنوین تمکن وہ ہے جو تقاضا اسمیت میں اسم کے متمکن (راسخ) ہونے پر دلالت کرے یعنی وہ اسم منصرف یا منصرف کے حکم میں ہے مثلاً (حَامِدٌ) اور (رَجُلٌ) اور اسے تنوین صرف بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ منصرف اور غیر منصرف میں فرق کرتی ہے۔

سوال......تنوین تنکیر کسے کہتے ہیں؟

جواب......تنوین تنکیر وہ تنوین ہے جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے مثلاً (صَهٍ) اس کا معنی ہے (اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَا فِیْ وَقْتٍ مَا) یعنی کسی نہ کسی وقت تو خاموش ہو جا اور (صَهْ) سکون کے ساتھ اس کا معنی (اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْآنَ) تو اس وقت خاموش رہ (یہ معرفہ ہے)

سوال......تنوین عوض کسے کہتے ہیں؟

جواب......تنوین عوض وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کے عوض میں آتی ہے مثلاً (حِیْنَئِذٍ) اور (سَاعَتَئِذٍ) اور (یَوْمَئِذٍ) یعنی (حِیْنَ اِذَا) اور (کَانَ کَذَا) (جملہ کو تخفیف کی غرض سے حذف کر کے اذ کے ساتھ تنوین لگادی)۔

سوال......تنوین مقابلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب......:تنوین مقابلہ وہ تنوین ہے جو مؤنث سالم میں (جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں) آتی ہے مثلاً (مُسْلِمَاتٍ)

سوال......:تنوین ترنم کسے کہتے ہیں؟

جواب......:تنوین ترنم وہ تنوین ہے جو آواز کو خوبصورت کرنے کیلئے شعروں اور مصرعوں کے آخر میں آتی ہے مثلاً شاعر کا قول:

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلُ وَالْعِتَابَنْ وَقُوْلِی اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

"کم کرتو ملامت کو اور ناراضگی کو اے عاذلہ ملامت کرنے والی اگر میں کوئی کام درست کروں تو کہہ البتہ اس نے درست کیا۔"

اور اسی طرح یہ قول:

یَا اَبَتَا عَلَّكَ اَوْ عَسَاكَنْ

سوال......:علم سے تنوین کو کب حذف کر دیا جاتا ہے؟

جواب......:جب علم اِبْنٌ یا اِبْنَةٌ کا موصوف واقع ہو اور اِبْنٌ یا اِبْنَةٌ دوسرے علم کی طرف مضاف ہو تو علم سے تنوین کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً (جَائَنِیْ حَامِدُ ابْنُ حَمَّادٍ) اور (هِنْدُ اِبْنَةُ حَامِدٍ)

سوال......:تنوین اسم کے ساتھ خاص ہوتی ہے یا فعل کے ساتھ؟

جواب......:تنوین کی چار قسمیں: ① تنوین تمکن ② تنوین تنکیر ③ تنوین عوض ④ تنوین مقابلہ اسم کے ساتھ خاص ہوتی ہیں۔

⑤ (تنوین ترنم اسم اور فعل دونوں کے ساتھ مشترک ہوتی ہے بلکہ یہ حرف پر بھی آجاتی ہے)۔

سترھویں فصل:

نون تاکید

سوال......:نون تاکید کسے کہتے ہیں؟

جواب......:نون تاکید وہ نون ہے جو امر اور مضارع کی تاکید کیلئے وضع کیا گیا ہے جب اس

میں طلب ہو اس قد کے مقابلہ میں جو ماضی کی تاکید کیلئے ہوتا ہے۔

سوال:...... نون تاکید کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:...... نون تاکید کی دو قسمیں ہیں: ① نون تاکید خفیفہ ② نون تاکید ثقیلہ

① نون تاکید خفیفہ: یہ ہمیشہ ساکن رہتا ہے مثلاً (اِضْرِبَنْ).

② نون تاکید ثقیلہ: یہ ہمیشہ مشدد رہتا ہے مثلاً (اِضْرِبَنَّ).

سوال:...... نون تاکید ثقیلہ کی کتنی حالتیں ہیں؟

جواب:...... نون تاکید ثقیلہ کی دو حالتیں ہیں: ① مشددہ مفتوحہ ② مشددہ مکسورہ

① مشددہ مفتوحہ: جب نون ثقیلہ سے پہلے الف نہ ہو تو یہ ہمیشہ مفتوحہ ہوتا ہے مثلاً (اِضْرِبَنَّ) اور (اِضْرِبُنَّ) اور (اِضْرِبِنَّ).

② مشددہ مکسورہ: جب نون تاکید ثقیلہ سے پہلے الف ہو تو یہ مکسورہ ہوتا ہے مثلاً (اِضْرِبَانِّ) اور (اِضْرِبْنَانِّ).

سوال:...... نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ کس کس چیز پر داخل ہوتے ہیں؟

جواب:...... نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ مندرجہ ذیل پانچ چیزوں پر جوازاً داخل ہوتے ہیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں طلب کے معنی پائے جاتے ہیں:

① امر: مثلاً (اِضْرِبَنَّ). ② نہی: مثلاً (لَا تَضْرِبَنَّ). ③ استفہام: مثلاً (هَلْ تَضْرِبَنَّ).
④ تمنی: مثلاً (لَيْتَكَ تَضْرِبَنَّ). ⑤ عرض: مثلاً (اَلَا تَنْزِلَنَّ بِنَا فَتُصِيْبَ بِنَا خَيْرًا).

سوال:...... کیا نون تاکید کا (جواب) قسم پر داخل کرنا واجب ہے؟

جواب:...... نون تاکید کا (جواب) قسم پر داخل کرنا واجب ہے کیونکہ قسم اکثر اس چیز پر واقع ہوتی ہے جس کا وجود متکلم کیلئے مطلوب (و مقصود) ہوتا ہے (لہٰذا جواب قسم محل تاکید ہے) لہٰذا نحویوں نے ارادہ کیا کہ جواب قسم بھی تاکید سے خالی نہ ہو جس طرح اس کا پہلا حصہ تاکید سے خالی نہیں ہوتا۔ مثلاً (وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا)

سوال:...... نون تاکید کے ماقبل حرف کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب:...... نون تاکید کے ماقبل حرف کا اعراب تین قسم پر ہے: ① ضمہ ② کسرہ ③ فتحہ

① ضمہ: جمع مذکر کے صیغہ میں (خواہ وہ حاضر ہو یا غائب) نون تاکید کے ماقبل کے حرف کو ضمہ دیا جائے گا تاکہ وہ واؤ محذوفہ پر دلالت کرے۔ مثلاً (اِضْرِبُنَّ).

② کسرہ: واحد مؤنث مخاطب (حاضر) میں نون تاکید کے ماقبل حرف کو کسرہ دیا جائے گا تاکہ وہ یاء محذوفہ پر دلالت کرے مثلاً (اِضْرِبِنَّ).

③ فتحہ: ان دونوں کے علاوہ۔

① مفرد: (واحد مذکر غائب، واحد مذکر حاضر اور واحد مؤنث حاضر) میں نون تاکید کے ماقبل حرف کو فتحہ دیا جائے گا اور یہ فتحہ اس لیے دیا جاتا ہے کیونکہ اگر ضمہ دیا جائے تو جمع مذکر کے ساتھ التباس لازم آئے گا اور اگر کسرہ دیا جائے تو واحد مؤنث حاضر سے التباس لازم آئے گا۔

② مثنی (تثنیہ مذکر ومؤنث اور حاضر وغائب) اور جمع مؤنث: (حاضر وغائب) میں نون تاکید کے ماقبل کو اس لیے فتحہ دیا جاتا ہے کہ ان میں نون سے ماقبل الف ہے (تو الف کی مطابقت کی وجہ سے فتحہ دیا جاتا ہے) مثلاً (اِضْرِبَانِّ) اور (اِضْرِبْنَانِّ).

سوال......: جمع مؤنث میں نون تاکید سے پہلے الف کا اضافہ کیوں کیا گیا ہے؟

جواب......: (تثنیہ یعنی مثنی میں تو تثنیہ کا الف تھا) البتہ جمع مؤنث (حاضر وغائب) میں نون تاکید سے پہلے الف کا اضافہ تین نون کے جمع ہونے کی کراہت کی وجہ سے کیا گیا ہے تاکہ تین نون (ایک ضمیر کا اور دو تاکید کے) اکٹھے نہ ہوں۔

سوال......: کیا نون خفیفہ تثنیہ اور جمع پر داخل ہوتا ہے؟

جواب......: نون خفیفہ تثنیہ (مذکر ومؤنث کے تمام صیغوں) اور جمع (کے دو صیغوں) پر کبھی بھی داخل نہیں ہوتا کیونکہ اگر نون کو حرکت دے دی جائے تو وہ خفیفہ نہیں رہے گا اور اصل پر بھی نہیں رہے گا اور اگر اس کو ساکن ہی رکھا جائے تو التقاء ساکنین علیٰ غیر حدہ لازم آئے گا جو غیر حسن (اچھا نہیں) ہے۔



تمرین:۱

اِسْتَخْرِجِ الأَسْمَاءَ، وَالأَفْعَالَ مِنَ الجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے اسماء اور افعال کو الگ کریں:

أ- ﴿قُلْ فعل، هُوَ اسم، اللّٰهُ اسم، أَحَدٌ اسم، اللّٰهُ اسم، الصَّمَدُ اسم﴾

ب- ﴿اَللّٰهُ اسم، نُورُ اسم، السَّمٰوٰتِ اسم، والأرْضِ اسم﴾

ج- (اَلصَّبْرُ اسم، مِنَ الإيمَانِ اسم)

د- (اَلصَّلاَةُ اسم، عَمُودُ اسم، الدِّينِ اسم)

هـ- ﴿إِنَّ اللّٰهَ اسم، يُدَافِعُ فعل، عَنِ الَّذِينَ اسم، آمَنُوا فعل﴾

تمرین:۲

۱- اِسْتَخْرِجِ الأَسْمَاءَ والأَفْعَالَ والحُرُوفَ وَبَيِّنْ نَوْعَ الجُمْلَةِ فِيمَا يَأْتِي:

مندرجہ ذیل جملوں سے اسماء، افعال اور حروف کو الگ کریں نیز جملہ کی قسم بیان کریں:

أ- اِشْتَرَيْتُ فعل، الكِتَابَ اسم، — جملہ فعلیہ

ب- قَالَ فعل، سَعِيدٌ اسم، هٰذا اسم، صَدِيقِي اسم، — جملہ فعلیہ

ج- إِنَّمَا حرف اور اسم، الأَعْمَالُ اسم، بِالنِّيَّاتِ حرف اور اسم، — جملہ اسمیہ

د- أَكَلَ فعل، الوَلَدُ اسم، الخُبْزَ اسم، مَعَ اسم، الجُبْنِ اسم، — جملہ فعلیہ

هـ اِحْتَرِمْ فعل، الكَبِيرَ اسم، وَارْحَمْ فعل، الصَّغِيرَ اسم، — جملہ فعلیہ

و- رَأَيْتُ فعل، الحَقَّ اسم، مُنْتَصِراً اسم، — جملہ فعلیہ

٢۔ اِسْتَخْرِجِ الجُمَلَ الفِعْلِيَّةَ، والاسْمِيَّةَ، والحُرُوفَ مِنَ الجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ اور حروف کو الگ کریں.

أ- اَلإِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِ حرف، القَلْبِ، جملہ اسمیہ

و حرف إقْرارٌ بِ حرف، اللِّسانِ، جملہ اسمیہ

وَ حرف عَمَلٌ بِ حرف، الأرْكَانِ. جملہ اسمیہ

ب- الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ حرف، النَّارِ. جملہ اسمیہ

ج- اُطْلُبِ العِلْمَ مِنَ حرف، المَهْدِ إلى حرف، اللَّحْدِ. جملہ فعلیہ

د- قِيمَةُ كُلِّ حرف، امْرِيٍ ما يُحْسِنُهُ. جملہ اسمیہ

هـ- ﴿قَدْ حرف، أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ جملہ فعلیہ

الَّذِينَ هُمْ فِي حرف، صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾. جملہ اسمیہ

تمرین: ٣

١۔ اِسْتَخْرِجِ الأسْمَاءَ المُعْرَبَةَ مِنَ الجُمَلِ التَّالِيَةِ، وَبَيِّنْ عَلامَاتِ إعْرابِهَا:

مندرجہ ذیل جملوں سے اسم معرب الگ کریں اور اس کی علامت اعراب واضح کریں:

أ- ﴿الْحَمْدُ اسم معرب، رفع، لِلّٰهِ اسم معرب، کسرہ، رَبِّ اسم معرب، کسرہ، الْعَالَمِينَ اسم معرب، یاء﴾.

ب- الإنْسَانُ اسم معرب، رفع، حَرِيصٌ اسم معرب، رفع، عَلى مَا مُنِعَ

مِنْهُ.

ج- ﴿إِنَّ الصَّلاةَ اسم معرب،فتحہ، تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ اسم معرب،کسرہ، وَالْمُنْكَرِ اسم معرب،کسرہ﴾

د- جَاءَ أَبُوْ اسم معرب، واؤ، حَسَنٍ اسم معرب ،کسرہ، مِنْ دَمِشْقَ اسم معرب،فتحہ

ھ- هٰذا الأُسْتَاذُ اسم معرب ،رفع، ذُو اسم معرب ،واؤ، عِلْمٍ اسم معرب، کسرہ، بِالْمُوضُوعِ اسم معرب،کسرہ.

و- الْمُمَرِّضَاتُ اسم معرب،رفع، يَسْهَرْنَ عَلَى سَلامَةِ اسم معرب،کسرہ، الْمَرِيضِ اسم معرب،کسرہ۔

ز- سَلَّمْتُ عَلَى أَحْمَدَ اسم معرب،فتحہ، فِى الْمَدْرَسَةِ اسم معرب،کسرہ۔

۲۔ ضَع اسماً مُنَاسِباً مِنَ الأَسْمَاءِ السِتَّةِ فى الْمَكَانِ الْخَالِى مِنَ الْجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ کو اسماء ستہ میں سے مناسب اسم کے ساتھ پر کریں:

أ- اِحْتَرِمْ أَبَاكَ وَاعْطِفْ عَلَى أَخِيْكَ

ب- رَأَيْتُ أَبَاكَ فِى صَلاةِ الْجُمُعَةِ.

ج- أُنْظُرْ إلى أَبِيْكَ

د- أَخُوْكَ طَالِبٌ ذَكِيٌّ.

ھ- جَالِسْ كُلَّ ذِىْ عِلْمٍ.

و- سَلَّمْتُ عَلَى أَبِيْكَ

ز- وَفَّقَ اللّٰهُ أَخَاكَ لِعَمَلِ الْخَيْرِ.

تمرین:٤

أ- إِسْتَخْرِجِ الاسْمَ الْمُعْرَبَ مِنَ الْجُمَلِ التَّالِيَةِ.

مندرجہ ذیل جملوں سے اسم معرب الگ کریں:

١ـ اَلْمُسْلِمُ اسم معرب، مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ اسم معرب، مِنْ لِسَانِهٖ اسم معرب، وَ يَدِهٖ اسم معرب۔

٢ـ طُوْبَى لِلزَّاهِدِيْنَ اسم معرب، فِی الدُّنْيَا اسم معرب، الرَّاغِبِيْنَ اسم معرب، فِی الْآخِرَةِ اسم معرب۔

٣ـ نَحْنُ ثَلَاثَةُ طُلَّابٍ اسم معرب، نَجْتَمِعُ فِی مَدْرَسَتِنَا اسم معرب، هٰذِهٖ كُلَّ يَوْمٍ اسم معرب، مَسَاءً اسم معرب، إِلَّا يَوْمَ اسم معرب، الْجُمُعَةِ اسم معرب، نَجْتَمِعُ كَیْ نَتَعَلَّمَ اللُّغَةَ اسم معرب، الْعَرَبِيَّةَ اسم معرب، وَلَنَا فِی الْأُسْبُوْعِ اسم معرب، خَمْسَةُ اسم معرب، دُرُوْسٍ اسم معرب، يَبْتَدِءُ دَرْسُنَا اسم معرب، فِی السَّاعَةِ اسم معرب، السَّادِسَةِ اسم معرب۔

٤ـ (إِذَا أَضَرَّتِ النَّوَافِلُ اسم معرب، بِالْفَرَائِضِ اسم معرب، فَارْفُضُوْهَا)

٥ـ (مَوَدَّةُ الْآبَاءِ اسم معرب، قَرَابَةٌ بَيْنَ الْأَبْنَاءِ اسم معرب)

٦ـ (عَلَّمَ أَبُوْ اسم معرب، لَيْلَى اسم معرب، مُوْسَى اسم معرب، الْقُرْآنَ

اسم معرب۔

۷۔ سَأَلَ القَاضِي اسم معرب، الجَانِيَ اسم معرب، عَنْ جُرْمِهِ اسم معرب۔

تمرين:۵

أ- اِستَخْرِجِ الأَسْمَاءَ غَيْرَ المُنْصَرِفَةِ مِنَ الجُمَلِ التَّالِيَةِ، وَبَيِّنْ سَبَبَ مَنْعِ الصَّرْفِ فِيهَا:

مندرجہ ذیل جملوں سے اسم غیر منصرف الگ کریں اور منع صرف کا سبب بیان کریں:

۱۔ البَبغَاءُ خَضْرَاءُ غیر منصرف ،الف ممدودہ، و حَمْرَاءُ غیر منصرف، الف ممدودہ۔

۲۔ خَرَجَ المُصَلُّونَ مِنَ المَسْجِدِ مَثْنَى غیر منصرف، عدل اور وصف۔

۳۔ سَلَّمْتُ عَلَى حَمزَةَ غیر منصرف ،معرفہ اور تاء تانیث، وزَكَرِياءَ غیر منصرف ،معرفہ اور عجمہ۔

٤۔ هذا مِنْ قَبِيلَةِ مُضَرَ غیر منصرف ،معرفہ اور عجمہ۔

۵۔ فَرِحَتْ بُشْرى غیر منصرف الف مقصورہ بِنَجاحِها.

٦۔ خَرَجَتْ بُشْرى غیر منصرف الف مقصورہ مِنَ المَزْرَعَةِ.

ب- اُذْكُرْ أَرْبَعَةَ أَسْماءٍ غَيْرَ مُنْصَرِفَةٍ وبَيِّنْ سَبَبَ مَنْعِ صَرْفِها وأَرْبَعَةً مُنْصَرِفَةً.

چار اسم منصرف اور چار غیر منصرف ذکر کریں اور منع صرف کا سبب بیان کریں۔

تَمرين: ٦

ب- اسْتَخْرِجِ الأَسْمَاءَ الْمَمْنُوعَةَ مِنَ الصَّرْفِ، وَغَيْرَ الْمَمْنُوعَةِ مِنَ الصَّرْفِ مِنَ الْجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے اسم منصرف اور غیر منصرف الگ کریں

١ـ جَاءَتْ زَيْنَبُ غیر منصرف، إلى الْمَدْرَسَةِ منصرف.

٢ـ سَافَرْتُ إلى حِمْصَ غیر منصرف۔

٣ـ رَأَيْتُ عَدْنَانَ غیر منصرف، فِي الصَّفِّ منصرف.

٤ـ أَنَا عَطْشَانٌ غیر منصرف۔

٥ـ أَهْلُ الْبَيْتِ منصرف، أَدْرَى بِمَا فِيهِ.

٦ـ يُثِيبُ اللّٰهُ منصرف، عُمَّارَ الْمَسَاجِدِ غیر منصرف

٧ـ قَرَأْتُ عَنِ الصَّقَالِبَةِ منصرف، شَيْئاً كَثِيراً.

تَمرين: ٧

أ- اِسْتَخْرِجِ الْفَاعِلَ، وَنَائِبَهُ، وَالْمَفْعُولَ بِهِ مِنَ الْجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے اسم فاعل نائب فاعل اور مفعول بہ الگ کریں:

١ـ ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ نائب فاعل﴾

٢ـ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ فاعل اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فاعل﴾

٣ـ اُزْجُرِ (أنت) فاعل الْمُسِيءَ مفعول بہ بِثَوَابِ الْمُحْسِنِ.

٤ـ اُحْصُدِ (أنت) فاعل الشَّرَّ مفعول بہ مِنْ صَدْرِ غَيْرِكَ بِقَلْعِهِ مِنَ

صَدْرِكَ.

٥۔ أَدَّتْ زَيْنَبُ فاعل الصَّلاةَ مفعول بہ۔

٦۔ قُرِءَ الكِتَابُ نائب فاعل۔

٧۔ عُوقِبَ المُسِيءُ نائب فاعل۔

تَمرِين: ٨

أ - إِسْتَخْرِجِ المُبْتَدأَ والخَبَرَ، وعَيِّنْ نَوْعَ الخَبَرِ فيمَا يَأتِي مِنَ الجُمَلِ.

مندرجہ ذیل جملوں سے مبتدا اور خبر الگ کریں اور خبر کی قسم بیان کریں

١۔ اَلظُّلْمُ	مبتدا	مَرْتَعُهُ وَخِيمٌ	خبر	مفرد
٢۔ المُؤمِنُ	مبتدا	بِشْرُهُ فی وَجْهِهِ	خبر	جملہ اسمیہ
٣۔ قِرَاءَةُ القُرْآنِ	مبتدا	تَزِيدُ الإيمَانَ	خبر	جملہ فعلیہ
٤۔ اَلطَّامِعُ	مبتدا	فی وَثَاقِ الذُّلِّ	خبر	جملہ ظرفیہ
٥۔ اَلإِيمَانُ	مبتدا	مَعْرِفَةٌ بِالقَلْبِ	خبر	جملہ ظرفیہ
وَإِقْرَارٌ	مبتدا	بِاللِّسَانِ	خبر	جملہ ظرفیہ
وَعَمَلٌ	مبتدا	بِالأَرْكَانِ	خبر	جملہ ظرفیہ
٦۔ اَلطِّفلُ	مبتدا	يَلْعَبُ	خبر فی البَيْتِ۔	جملہ فعلیہ

تَمرِين: ٩

أ- إِسْتَخْرِجِ الأَسْمَاءَ المَرْفُوعَةَ مِنَ الجُمَلِ التَّالِيَةِ، وعَيِّنْ نَوْعَها:

مندرجہ ذیل جملوں سے اسم مرفوع الگ کریں اور ان کی قسم بیان کریں

۱۔ لا دَرْسَ صَعْبٌ اسم مرفوع. خبر لا

۲۔ صَارَ العَجِينُ اسم مرفوع خُبْزاً. اسم افعال ناقصہ

۳۔ ﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الإِسْلَامُ اسم مرفوع﴾ خبر حروف مشبہ بالفعل

٤۔ هذا الطَّالِبُ ذَكِيٌّ وَلٰكِنَّهُ لَعُوبٌ اسم مرفوع خبر حروف مشبہ بالفعل

۵۔ لَيْتَ الجَاهِلَ يَعْلَمُ اسم مرفوع خبر حروف مشبہ بالفعل

٦۔ مَا زَالَ الطَّالِبُ اسم مرفوع مُجِدًّا. اسم افعال ناقصہ

۷۔ لَعَلَّ أَبَاكَ مَشْغُولٌ اسم مرفوع خبر حروف مشبہ بالفعل

تَمرین: ۱۰

أ- عَيِّنِ المَفْعُولَ وبَيِّنْ نوعَهُ في الجُمَلِ التَّالِيَةِ.

مندرجہ ذیل جملوں سے مفعول کو الگ کریں اور ان کی قسم بیان کریں:

۱۔ ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا مفعول مطلق﴾

۲۔ ﴿وَتُحِبُّونَ الْمَالَ مفعول بہ حُبًّا مفعول مطلق جَمًّا﴾

۳۔ تَعَلَّمَ الطِّفلُ الصَّلاةَ. مفعول بہ

٤۔ أَكْرَمَنِي أَخُوكَ. مفعول بہ

۵۔ اَلنَّارَ النَّارَ. مفعول بہ

٦۔ أَبَاكَ مفعول بہ، أَكْرِمْتُهُ.

تمرين: ١١

نادِ الأسْمَاءَ التَّالِيَةَ:

مندرجہ ذیل جملوں سے پہلے مناسب حرف نداء لگائیں:

أ- يَاأَبُ، يَا رَجُلُ، يَا أَخِي، يَا أَيَّتُهَا المرْأَةُ،

يَا أَمِيْرَ المُؤمِنينَ، يَا رَبَّ العَالَمِينَ يَا أَيُّهَا الإِنسانُ.

تمرين: ١٢

أ- اِسْتَخْرِجِ المَفَاعِيلَ مِمَّا يَلِى وَبَيِّنْ نَوْعَها:

مندرجہ ذیل جملوں سے مفعول کو الگ کریں اور ان کی قسم بیان کریں:

١ـ جِئْتُ يَومَ	مفعول فیہ	الجُمُعَةِ.
٢ـ وَقَفَ المُدَرِّسُ أَمَامَ	مفعول فیہ	الطُّلابِ.
٣ـ يَلْعَبُ الطُّلابُ فِي سَاحَةِ	مفعول فیہ	المَدْرَسَةِ.
٤ـ وَضَعْتُ الكُرْسِيَّ	مفعول بہ	
فَوْقَ	مفعول فیہ،	المِنْضَدَةِ.
٥ـ وَقَفْتُ احْتِراماً لأَبِي.	مفعول لہ	
٦ـ أَعْطَيتُ الفَقِيرَ	مفعول بہ	
رَأْفَةً بِهِ.	مفعول لہ	
٧ـ كَيْفَ حَالُكَ وَالحَوادِثَ.	مفعول معہ	
٨ـ جِئْتُ أَنَا وَخَالِداً.	مفعول معہ	

۹۔ دَرَسْتُ وَخَالِداً. مفعول معہ

۱۰۔ وَقَفْتُ وَرَاءَ مفعول فیہ المَنَصَّةِ.

تَمرِین: ۱۳

أ- عَيِّنِ الحَالَ، وَصَاحِبَ الحَالِ، وَالعَامِلَ فِي مَا يَلِي مِنَ الجُمَلِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے حال، ذوالحال اوران کے عامل کو الگ کریں

۱۔ وَقَفَ عامل، المُذْنِبُ صاحب حال، خَائِفاً حال.

۲۔ تَكَلَّمَ عامل، خَالِدٌ صاحب حال، فِي دَائِرَتِهِ جَالِساً. حال

۳۔ هذا عامل، عَلِيٌّ صاحب حال، واعِظاً. حال

٤۔ جَاءَ عامل، الأَبُ والابْنُ صاحب حال، رَاكِبَيْنِ حال سَيَّارَةً.

٥۔ خَرَجَ عامل، المُعَلِّمُ صاحب حال، راضِيًا حال عَنِ الطُّلَّابِ.

٦۔ جَاءَ عامل، الطَّالِب صاحب حال، وَكِتَابُهُ مَفْقُودٌ. حال

۷۔ رَأَيْتُ عامل، النَّاسَ صاحب حال، وَهُمْ يَرْكُضُونَ. حال

تَمرِین: ١٤

أ- اُذْكُرِ التَّمْيِيزَ، وَالمُمَيَّزَ فِي الجُمَلِ الآتِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے ممیز اور تمیز کو الگ کریں

۱۔ اِشْتَرَيْتُ خَاتَمَ ممیز، فِضَّةٍ تمیز

۲۔ لَدَيَّ قَلَمُ ممیز، حِبْرٍ تمیز

۳۔ زَارَنِي عِشْرُونَ ممیز، صَدِيقًا تمیز

٤ـ وَجَدْتُ أَحَدَ عَشَرَ مميّز، كِتَاباً تمیز مُفِيداً.

٥ـ عِنْدِي مَنَوانِ مميّز، عَسَلاً تمیز

٦ـ هذا سَلِيمٌ مميّز، نَفساً. تمیز

تَمرِين: ١٥

أ- عَيِّنِ الْمُسْتَثْنَى وَالْمُسْتَثْنَى مِنهُ، وَبَيِّنْ مَا هُوَ إعْرابُ الْمُسْتَثْنَى فِيمَا يَلِي مِنَ الْجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کو الگ کریں اور مستثنیٰ کا اعراب بیان کریں

١ـ مَا جَاءَ إِلَّا سَلِيمٌ. مستثنیٰ، عامل کے مطابق

٢ـ جَاءَ الْمُسافِرونَ عَدَا سَمِيراً. مستثنیٰ، نصب

٣ـ مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِالأَحْسَنِ أَخْلاقاً. مستثنیٰ، عامل کے مطابق

٤ـ مَا جَاءَ الطُّلَّابُ سِوَى مُعَلِّمِهِمْ. مستثنیٰ، مجرور

٥ـ لا يَقُمْ إِلَّا حَمِيدٌ مستثنیٰ، عامل کے مطابق

تَمرِين: ١٦

أ- إِسْتَخرِجِ الأَسْمَاءَ الْمَنْصُوبَةَ مِنَ الْجُمَلِ التَّالِيَةِ وَ عَيِّنْ نَوْعَهُ وَ عَامِلَهُ.

مندرجہ ذیل جملوں سے اسماء منصوب کو الگ کریں اور اس کی قسم اور عامل بیان کریں۔

١ـ لا إِيْمَانَ اسم لا، منصوب، لِمَنْ لا أَمَانَةَ اسم لا منصوب لَهُ،

وَلا دِينَ اسم لا، منصوب، لِمَنْ لا عَهْدَ اسم لا منصوب لَهُ.

٢۔ لا طِفْلَ اسم لا، منصوب، نَائِمٌ.

٣۔ كَأَنَّ اللاّعِبَ اسم كَأَنَّ منصوب أَسَدٌ.

٤۔ إنَّ الوَضْعَ اسم، إنَّ منصوب جَيِّدٌ.

٥۔ كَأَنَّ الهِرَّ اسم كَأَنَّ منصوب نَمِرٌ.

٦۔ مَا زَالَ الأُسْتَاذُ مُنتَظِراً اسم مَا زال منصوب، الجَوابَ.

٧۔ ﴿لَعَلَّ السَّاعَةَ اسم لَعَلَّ منصوب قَرِيبٌ﴾

تَمرِين: ١٧

أ- عَيِّنْ نَوعَ الإضَافَةِ فِي الجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے اضافت کی قسم کو الگ کریں

١۔ جَاءَ حَاصِدُ الزَّرْعِ لفظی الآنَ.

٢۔ ﴿قَالَ إنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إمَامًا﴾ لفظی

٣۔ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) لفظی

وَعَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ (رضی اللہ عنہ). لفظی

٤۔ جَاءَ أَبِي مِنَ المَتْجَرِ. معنوی

٥۔ مَنْ هُوَ فَاتِحُ خَيْبَرَ؟ لفظی

تَمرِين: ١٨

أ- عَيِّنِ النَّعْتَ فِي الجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے صفت کو الگ کریں۔

١۔ هذا رَجُلٌ عَالِمٌ صفت

٢۔ اَلطِّفْلُ الصَّغِيرُ صفت مَحْبُوبٌ.

٣۔ اَلعَامِلُ المُجِدُّ صفت مَمْدُوحٌ.

٤۔ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمنِ صفت

الرَّحِيمِ صفت

٥۔ الجُنْدِيُّ الجَبانُ صفت مَذْمُومٌ.

٦۔ سَمِيحٌ طالِبٌ صفت مُوفَّقٌ.

تَمرِين: ١٩

أ- ضَعْ مَعْطُوفاً فِي الفَرَاغاتِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ کو مناسب معطوف سے پر کریں۔

١۔ جَاءَتْ سَلمى وفَاطِمَةُ مِنَ السُّوقِ.

٢۔ ذَهَبَ سَعِيدٌ ثُم حَمَّادٌ إلى المَدْرَسَةِ.

٣۔ رَأَيْتُ أَنا و حَامِدٌ الهِلالَ.

٤۔ سَافَرَ خَالِدٌ و حَمَّادٌ بالقِطَارِ.

٥۔ سَلَّمتُ عَلى أَبِيكَ و عَلى أَخِيكَ

٦۔ مَرَرْتُ بِكَ وبِحَمَّادٍ

تَمرِين: ٢٠

أ- عَيِّنِ الأَلفاظ المُؤَكِّدَة وَبَيِّنْ نَوْعَها فِي الجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے مؤکد الفاظ الگ کریں اور ان کی قسم بیان کریں

١ـ إِنَّ إِنَّ مؤکدہ، الوَلَدَ نَائِمٌ. لفظی تکرار بلفظ

٢ـ جاءَ جاءَ مؤکدہ، سَعِيدٌ لفظی تکرار بحرف

٣ـ هٰذِهِ خالَتُكَ عَيْنُها مؤکدہ، معنوی بالعین

٤ـ أَنْتَ نَفْسُكَ مؤکدہ، لَمْ تُعْطِ أَخَاكَ حَقَّهُ ـ معنوی بالنفس

٥ـ جَاءَتِ المُعَلِّمَاتُ أَنْفُسُهُنَّ مؤکدہ، معنوی بالنفس

٦ـ أَكَلْتُ أَنَا مؤکدہ، البُرْتَقالَ. معنوی تکرار ضمیر

٧ـ ذَهَبَ الطِّفْلانِ كِلَاهُمَا مؤکدہ، معنوی بکلاهما

تَمرين :٢١

أ- اِسْتَخْرِجْ عَطْفَ البَيَانِ و البَدَلَ، وعَيِّنْ نَوْعَهُ فِي مَا يَأْتِي :

مندرجہ ذیل جملوں سے عطف بیان اور بدل کو الگ کریں اور ان کی قسم بیان کریں

١ـ مَا أَعْظَمَ جِهَادَ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدٍ البَاقِرِ عطف بیان

٢ـ سَافَرَ مَسْعُودٌ أَخُوكَ. بدل کل من کل

٣ـ كَسَرْتُ القِنِّينَةَ رَأْسَهَا. بدل بعض من کل

٤ـ رَأَيْتُ مَجِيداً حَامِداً. بدل غلط

٥ـ أَعْجَبَنِي أَبُوكَ عِلْمُهُ. بدل اشتمال

تَمرين :٢٢

أ- عَيِّنْ أَنْوَاعَ الضَّمَائِرِ فِي الجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے ضمائر کو الگ کریں:

۱۔ هذا هُوَ منفصل مرفوع، أَخُوكَ متصل مجرور۔

۲۔ رَأَيْتُهُمْ متصل منصوب يَدْرُسُونَ متصل مرفوع، فِي الصَّفِ.

۳۔ إِنَّهُ متصل منصوب عَالِمٌ شَهِيرٌ.

٤۔ هُمْ منفصل مرفوع أَسَاتِذَةٌ مُحْتَرَمُونَ متصل مرفوع۔

۵۔ اَلْبَنَاتُ سَافَرْنَ متصل مرفوع، إِلَى بَلَدِهِنَّ متصل مجرور

٦۔ مَنْ ظَنَّ بِكَ متصل مجرور خَيْراً فَصَدِّقْ ظَنَّهُ متصل مجرور

۷۔ (أَهٰكَذَا عَرْشُكِ متصل مجرور قَالَتْ متصل مرفوع، كَأَنَّهُ متصل منصوب هُوَ منفصل مرفوع)

تمرين : ۲۳

ب- إِسْتَخْرِجْ أَسْمَاءَ الإِشَارَةِ مِمَّا يَلِي:

مندرجہ ذیل جملوں سے اسم اشارہ کو الگ کریں

۱۔ ﴿ذٰلِكَ اسم اشارہ، لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾

۲۔ ﴿هٰذَا اسم اشارہ، مِنْ فَضْلِ رَبِّي﴾

۳۔ اُنْظُرْ ذَاكُمْ اسم اشارہ، الأَوْلَادَ.

٤۔ ذٰلِكَ اسم اشارہ، مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ

۵۔ هَاتَانِ اسم اشارہ، البِنْتَانِ عَامِلَتَانِ.

٦۔ ذٰلِكَ اسم اشارہ، الكِتَابُ مُفِيدٌ.

٧۔ اِشْتَرَيْتُ هٰذَيْنِ اسم اشارہ، الْقَلَمَيْنِ.

تَـمرِين: ٢٤

أ- عَيِّنْ أسْماءَ الأفْعالِ فِي الجُمَلِ التّالِيَةِ.

مندرجہ ذیل جملوں سے اسماء افعال کو الگ کریں

١۔ ﴿هَاؤُمُ اسم فعل، اقْرَئُوا كِتَابِيه﴾ [الحاقة: 19]

٢۔ حَيَّ اسم فعل، عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ.

٣۔ مَكَانَكَ اسم فعل، يَا سَعِيدُ.

٤۔ عَلَيْكَ اسم فعل، نَفْسَكَ يَا سَعْدُ.

٥۔ (هَيْهَاتَ اسم فعل، مِنَّا الذِّلَّةُ).

تَـمرِين: ٢٥

أ- عَيِّنْ نَوعَ (كَمْ) و تَمْييزَها فِي الجُمَلِ التّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے کم کی قسم بیان کریں اور اس کی تمیز کو الگ کریں

١۔ كَمْ استفہامیہ، دِرْهماً تمیز عِنْدَكَ ؟

٢۔ بِكَمْ استفہامیہ، دِرْهَماً تمیز اشْتَرَيْتَ الْكِتَابَ ؟

٣۔ كَمْ استفہامیہ، يوماً تمیز سَفَرُكَ ؟

٤۔ كَمْ استفہامیہ، أُسْبُوعاً تمیز صُمْتَ ؟

٥۔ كَمْ استفہامیہ، شَهْراً تمیز عُطْلَتُكَ ؟

٦۔ كَمْ خبریہ، كِتَابٍ تمیز قَرَأْتُ.

٧۔ كَمْ استفہامیہ، يَوْماً قَضَيْتَ تمیز
فِي الْمَدِينَةِ؟

تَمرِين: ٢٦

أ- اِسْتَخْرِجِ الظُّرُوفَ الْمَبْنِيَّةَ مِنَ الْجُمَلِ التَّالِيَةِ:
مندرجہ ذیل جملوں سے مبنی ظروف کو الگ کریں

١۔ ﴿إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ ظرف مبنی، لَا تَرَوْنَهُمْ﴾

٢۔ ﴿وَإِذَا ظرف مبنی، رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا﴾

٣۔ اِجْلِسْ حَيْثُ ظرف مبنی، يَجْلِسُ أَهْلُ الْفَضْلِ.

٤۔ مَا رَأَيْتُهُ مِنْ قَبْلُ ظرف مبنی۔

٥۔ إِذَا ظرف مبنی، ظَهَرَتِ الْبِدَعُ فَعَلَى الْعَالِمِ أَنْ يُظْهِرَ عِلْمَهُ.

تَمرِين: ٢٧

أ- اِسْتَخْرِجِ الظُّرُوفَ مِمَّا يَلِي:
مندرجہ ذیل جملوں سے ظروف کو الگ کریں

١۔ أَيْنَ ظرف، تَذْهَبُ ؟

وَمَتَى ظرف، تَأْتِي ؟

٢۔ مَا رَأَيْتُهُ مُذْ ظرف، سَافَرَ إِلَى دِمَشْقَ.

٣۔ لَمْ أَشْتَرِ كِتَاباً مُنْذُ ظرف، سَنَتَانِ.

٤۔ هَلْ لَدَيْكَ ظرف، قَلَمُ رَصَاصٍ ؟

۵۔ لا أُكَلِّمُهُ عَوْضُ ظرف،

٦۔ مَا قَرَأْتُهُ قَطُّ. ظرف،

۷۔ كَيْفَ ظرف، حَالُكَ ؟

تَمرِين: ۲۸

ب- أُكْتُبْ عَدَداً مُناسِباً لِلْمُمَيِّزِ الْمَذْكُورِ فِي الْجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ کو مناسب ممیّز سے پر کریں

۱۔ اِشْتَرَيْتُ مِائَةَ قَلَمٍ.

۲۔ سافَرْتُ إلى خَمْسَةِ مُدُنٍ.

۳۔ جَاءَ أَحَدَ عَشَرَ طَالِباً.

٤۔ أَخَذْتُ اِثْنَا عَشَرَ كِتاباً مِنَ الْمَكْتَبَةِ.

۵۔ كَتَبْتُ خَمْسَةَ عَشَرَ سَطْراً مِنَ الْكِتابِ.

تَمرِين: ۲۹

أ- عَيِّنْ نَوْعَ الْجُمُوعِ فِي الْجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے جمع کی قسم کو بیان کریں

۱۔ ﴿قَالَتِ الأَعْرَابُ مذکر مکسر لفظی، آمَنَّا﴾

۲۔ كَرَّمْتُ النَّاجِحِينَ مذکر سالم، فِي الصَّفِّ.

۳۔ اِشْتَرِيْتُ الْكُتُبَ مذکر مکسر لفظی، مِنَ الْمَكْتَبَةِ.

٤۔ فِي الصَّفِّ عَدَدٌ كَبِيرٌ مِنَ التَّلامِيذِ. مذکر مکسر لفظی

۵۔ هؤُلاءِ نِسْوَةٌ مؤنث مکسر لفظی، مُهَذَّبَاتٌ مؤنث سالم لفظی

تَمرِین: ۳۰

أ- اِسْتَخْرِجْ اسْمَ الفاعِلِ، واسْمَ المَفْعُولِ مِمّا يَلِي:

مندرجہ ذیل جملوں سے اسم فاعل، اسم مفعول کو الگ کریں

۱۔ رَأَيْتُ قائِدَ اسم فاعل الكَتِيبَةِ.

۲۔ يُعْجِبُنِي المُتَأَدِّبُ اسم فاعل، بِالإسْلامِ.

۳۔ اَلْخارِطَةُ مَرْسُومَةٌ اسم مفعول بِدِقَّةٍ.

٤۔ هذا المِثالُ مُسْتَخرَجٌ اسم مفعول مِنَ الكُتُبِ القَدِيمَةِ.

۵۔ سَافَرَ المُحَاسِبُ اسم فاعل، أَمْسِ.

٦۔ أَكَاتِبٌ اسم فاعل، أَنْتَ القِصَّةَ ؟

۷۔ ما ذاهِبٌ اسم فاعل، سَعِيدٌ الآنَ أَوْ غَداً.

تَمرِین: ۳۱

أ- اِسْتَخْرِجِ الصِّفَةَ المُشَبَّهَةَ، واسْمَ التَّفْضِيلِ مِنَ الجُمَلِ الآتِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے صفت مشبہ اور اسم تفضیل کو الگ کریں

۱۔ هذا أَشَدُّ اسم تفضیل، بَيَضاً مِنْ غَيْرِهِ.

۲۔ سَعِيدٌ أَحْسَنُ اسم تفضیل، أَخْلاقاً،

وصَلِحَ صفت مشبہ

أَكْثَرُ اسم تفضیل، جُوداً.

۳۔ (وهُوَ عَلَيْكَ سَهْلٌ صفت مشبہ، يَسِيرٌ،

وعَلَيْنا صَعْبٌ صفت مشبہ، عَسِيرٌ).

٤۔ الحَارِسُ شُجَاعٌ صفت مشبہ

٥۔ أبُوكَ رَجُلٌ شَرِيفٌ صفت مشبہ

تمرین:٣٢

عَيِّنِ الأفعالَ، وأنواعَها، وعَلامَةَ إعْرابِها فِي الجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں میں افعال اور ان کی قسم اور علامت اعراب کو بیان کریں

١۔ الأوْلادُ يَلعَبُونَ فعل مضارع ثبوت نون، فِي السَّاحَةِ.

٢۔ زَيْنَبُ لَمْ تَتْرُكْ فعل جہد معلوم بلم جزم كُتُبَهَا عَلى المِنْضَدَةِ.

٣۔ الطَّالِبُ يَسْعى فعل مضارع مرفوع بضمہ تقدیری كَيْ يَنْجَحَ فعل مضارع منصوب فِي الامْتِحانِ.

٤۔ الإسْلامُ يَعْلُو فعل مضارع مرفوع بضمہ تقدیری ولا يُعْلَى فعل مضارع ضمہ تقدیری عَلَيْهِ.

٥۔ ﴿إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي فعل مضارع مرفوع بضمہ تقدیری لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ﴾

٦۔ البِنْتَانِ تَلْعَبانِ فعل مضارع مرفوع بثبوت نون فِي ساحَةِ المَدْرَسَةِ.

تمرین:٣٣

عَيِّنْ أفعالَ الأمْرِ فِي الجُمَلِ التَّالِيَةِ [illegible]

الوَصْلِ فِيها:

مندرجہ ذیل جملوں سے فعل امر کو الگ کریں اور ہمزہ وصل کی حرکت کا سبب بیان کریں

١۔ اِعْمَلْ امر مفتوح الثالث لِدُنْيَاكَ كَأَنَّكَ تَعِيشُ أَبَدًا.

وَاعْمَلْ امر مفتوح الثالث لِآخِرَتِكَ كَأَنَّكَ تَمُوتُ غَدًا

٢۔ اُكْتُبِ امر مضموم الثالث الدَّرْسَ،

وَاقْرَأْ امر مفتوح الثالث الْمَجَلَّةَ.

٣۔ أَحْسِنْ امر مكسور الثالث إِلَى الْفُقَرَاءِ، وَتَوَاضَعْ لَهُمْ.

٤۔ أَيِّدِ امر مكسور الثالث الْعَامِلِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

٥۔ اللّٰهُمَّ انْصُرِ امر مضموم الثالث الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهُ.

٦۔ اِسْمَعْ امر مفتوح الثالث نَصِيحَةَ أَبَوَيْكَ.

تَمرِين: ٣٤

أ- اِسْتَخْرِجِ الْفِعْلَ الْمُتَعَدِّيَ وَاللَّازِمَ مِنَ الْجُمَلِ التَّالِيَةِ، وَعَيِّنْ مَفْعُولَهُ إِذَا كَانَ مُتَعَدِّيًا:

مندرجہ ذیل جملوں سے فعل لازم، فعل متعدی اور اس کے مفعول کو الگ کریں

١۔ أَنْبَأَ متعدی، زَيْدٌ عَمْرًا مفعول سَعِيدًا نَاجِحًا.

٢۔ أَعْطَيْتُ متعدی، الْفَقِيرَ مفعول، ثَوْبًا.

۔ .. [illegible] متعدی، تَمِيمًا مفعول، وَاقِفًا.

۔ [illegible] الطِّفْلُ.

٥۔ عَلِمْتُ متعدی الْخَبَرَ. مفعول

تَمرِين: ۳۵

أ- عَيِّنْ الفعل الناقص واسمه فِي الجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے فعل ناقص اور اس کے اسم کو الگ کریں

١- كَانَ فعل ناقص، وِئامٌ اسم بَيْنَ القَومِ.

٢- اَصْبَحَ فعل ناقص، الرَّجُلُ اسم، كَاتِباً.

٣- ظَلَّ فعل ناقص، الوَلَدُ اسم، ماشِياً.

٤- ما بَرِحَ فعل ناقص، سَعِيدٌ اسم، جالِساً.

٥- ما زَالَ فعل ناقص، الطَّالِبُ اسم، مُجِدّاً.

٦- باتَ فعل ناقص، الرَّجُلُ اسم، ساهِراً.

تَمرِين: ٣٦

أ- اِستَخرِجْ حُرُفَ الجَرِّ، وبَيِّنْ مَعَانِيَها فِيما يَأتِي مِنَ الجُمَلِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے حرف جر کو الگ کریں اور اس کا معنی بیان کریں

١- جَاءَ الوَلَدُ مِنَ حرف جر، المَدْرَسَةِ. ابتداء غایت

٢- احْذَرُوا الشَّرَّ مِنْ حرف جر، أعْمَالِ السُّفَهَاءِ. تبیین

٣- اِشْتَرَيْتُ قِسْماً مِنَ حرف جر، المَجَلّاتِ. تبعیض

٤- ما شَاهَدْتُ مِنْ حرف جر، أَحَدٍ. زائدہ

٥- ذَهَبَ سَعِيدٌ إلَى حرف جر، الصَّفِّ. انتہاء غایت

٦- الزَّبْدُ فِي حرف جر، الثَّلاجَةِ. ظرفیت

٧۔ سَهِرْتُ البَارِحَةَ حَتّٰى حرف جر، الصَّبَاحِ. انتہاء غایت

٨۔ رَأَيْتُ المُسافِرِينَ حَتّٰى حرف جر، أَمتِعَتِهِم. بمعنی مع

تَمرِين: ٣٧

أ- عَيِّنِ الحُرُوفَ المُشَبَّهَةَ بِالفِعْلِ، وبَيِّنْ مَعانِيَها فِيما يَلِي:

مندرجہ ذیل جملوں سے حروف مشبہ بالفعل اور اس کا معنی بیان کریں

١۔ (وَإِنْ حرف مشبہ بالفعل كُنتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ) توکید

٢۔ إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، سَعِيداً قَائِمٌ. توکید

٣۔ هذا عَالِمٌ لٰكِنَّهُ حرف مشبہ بالفعل، وَضِيعٌ. استدراک

٤۔ كَأَنَّ حرف مشبہ بالفعل، زَيْداً أَسَدٌ. تشبیہ

٥۔ ﴿قَالَ يَالَيْتَ حرف مشبہ بالفعل، قَوْمِي يَعْلَمُونَ﴾ تمنی

٦۔ سَلْمَانُ يَدْرُسُ ولٰكِنْ حرف مشبہ بالفعل، سَعِيدٌ يَلْعَبُ استدراک

تَمرِين: ٣٨

أ- اِستَخْرِجِ الحُرُوفَ، وَبَيِّنْ فَائِدَتَها فِي الجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے حروف کو الگ کریں اور اس کا فائدہ ذکر کریں

١۔ سَافَرَ سَعِيدٌ و حرف، خَالِدٌ. جمع

٢۔ ﴿أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ حرف، عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا﴾

ثبوت الحکم لاحد الامرین

٣۔ دَخَلَ خَالِدٌ ثُمَّ حرف، سَعِيدٌ. ترتیب

تمرین: ٤٠

أ- اِسْتَخْرِجْ حُرُوفَ الزِّيادَةِ، وبَيِّنْ وَجْهَ زِيادَتِها فِيما يَأتِي:

مندرجہ ذیل جملوں سے زائد حروف الگ کریں اور زائد ہونے کی وجہ بیان کریں

١ـ مَتَى مَا زائد، جَلَسْتَ جَلَسْتُ. — متی کے ساتھ

٢ـ ما سَافَرَ سَعِيدٌ و لا زائد، خَالِدٌ. — نفی کے بعد مع واؤ

٣ـ ﴿لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ زائد، الْقِيَامَةِ﴾ — سماعا منصوب میں

٤ـ مَا رَدَعَكَ أَلَّا زائد، تَفْعَلَ ذٰلِكَ. — أن مصدریہ کے بعد

٥ـ لَمَّا أَنْ زائد، سَافَرْتَ سَافَرْتُ. — لما کے ساتھ

٦ـ واللّٰهِ أَنْ زائد، لَوْ أَتَيْتَ أَتَيْتُ. — واؤ قسم اور لو کے درمیان

تمرین: ٤١

أ- عَيِّنْ حُرُوفَ التَّفْسِيرِ، والتَّحْضِيضِ، وبَيِّنْ مَعَانِيَهَا فِيمَا يَلِي مِنَ الجُمَلِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے حرف تفسیر اور تحضیض اور ان کے [illegible]

١ـ سَأَلَ البَيْتَ عَنِ الموْضِعِ، أيْ حرف تفسیر، اهل البيتِ.

٢ـ نَادَيْتُ أَنْ حرف تفسیر، يا سَعِيدُ تَعالَ مَعِي.

٣ـ هَلَّا حرف تحضیض أَكْرَمْتَ أَخاكَ؟ — ملامت کرنا

٤ـ أَلَا حرف تحضیض تَذْهَبُ مَعِي إلى المُحاضَرَةِ؟ — ابھارنا

٥ـ هَلَّا حرف تحضیض تَشْتَرِكُ مَعَهُم فِي الأَمْرِ؟ — ابھارنا

٦۔ لَوْلا حرف تحضیض سَیْفُ عَلِيٍّ لَما انْتَشَرَ الإسْلامُ. پہلے جملہ کا امتناع

٧۔ لَوْمَا حرف تحضیض مُحَمَّدٌ لَرَسَبْتُ. پہلے جملہ کا امتناع

تمرین: ٤٢

أ- بَيِّنْ مَعَانِيَ (قَدْ) فِي الجُمَلِ التَّالِيَةِ:

مندرجہ ذیل جملوں سے قد کے معانی بیان کریں

١۔ قَدْ ذَهَبَ أَبُوكَ. زمانہ حال کے قریب کرنا

٢۔ قَدْ يَنْقَطِعُ التَّيَّارُ الكَهْرَبائِيُّ. تقلیل

٣۔ قَدْ جَاءَ المُسَافِرُ. زمانہ حال کے قریب کرنا

٤۔ قَدْ واللّٰهِ أَجَدْتَ. تحقیق

٥۔ جَاءَ سَعِيدٌ وقَدْ يَجِيءُ حَسَنٌ. تقلیل

تمرین: ٤٣

ب- أَنِّثِ الأَفْعَالَ التَّالِيَةَ بِتاءِ التَّأْنِيثِ السَّاكِنَةِ فِي جُمَلٍ [illegible]

مندرجہ ذیل جملوں میں فعل کو تاء تانیث لگا کر مؤنث بنائیں اور [illegible]

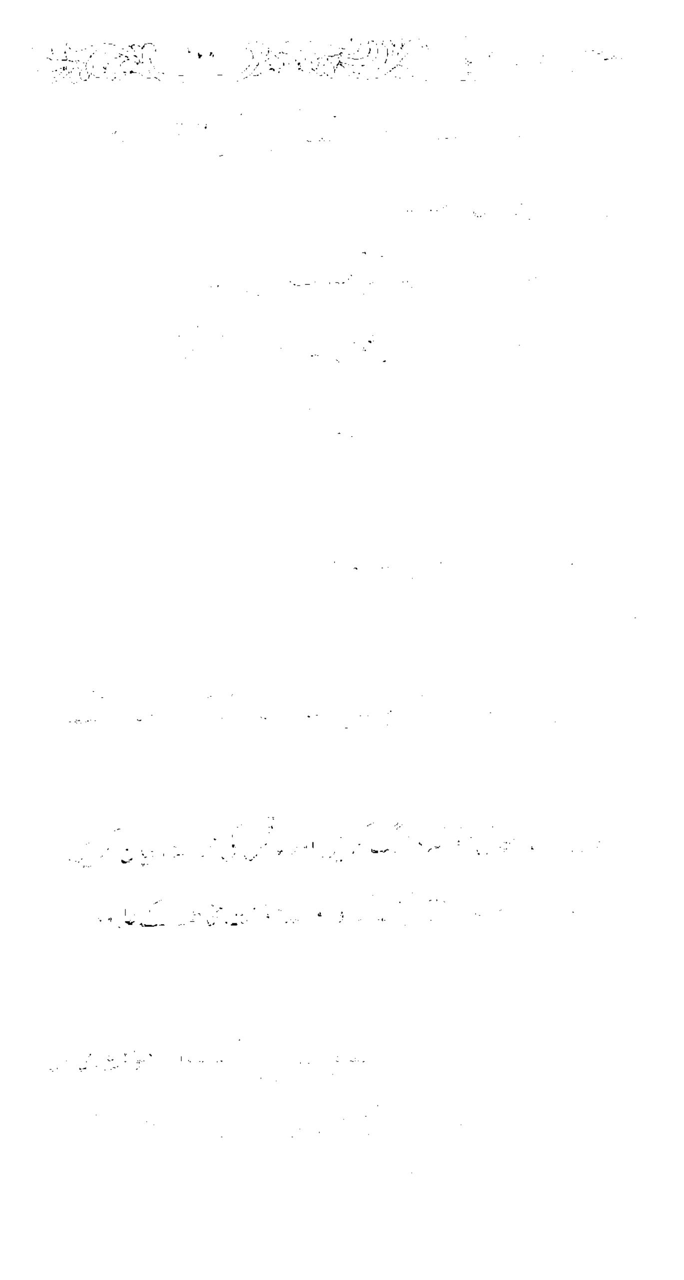
هَيَّأَتْ، كَلَّمَتْ، قَامَتْ،

جَاءَتْ، جَلَسَتْ، أَكَلَتْ.

تمرین: ٤٤

أ- [illegible] الأَسْمَاءَ المُنَوَّ[illegible] وَبَيِّنْ نَوْعَ التَّنْوِينِ فِيمَا [illegible]

مندرجہ ذیل جملوں [illegible] اسماء کو الگ کریں اور [illegible] کی قسم [illegible]







دار القدس
ڈسٹری بیوٹرز اینڈ پبلیشرز
اردو بازار لاہور 0321-7475072